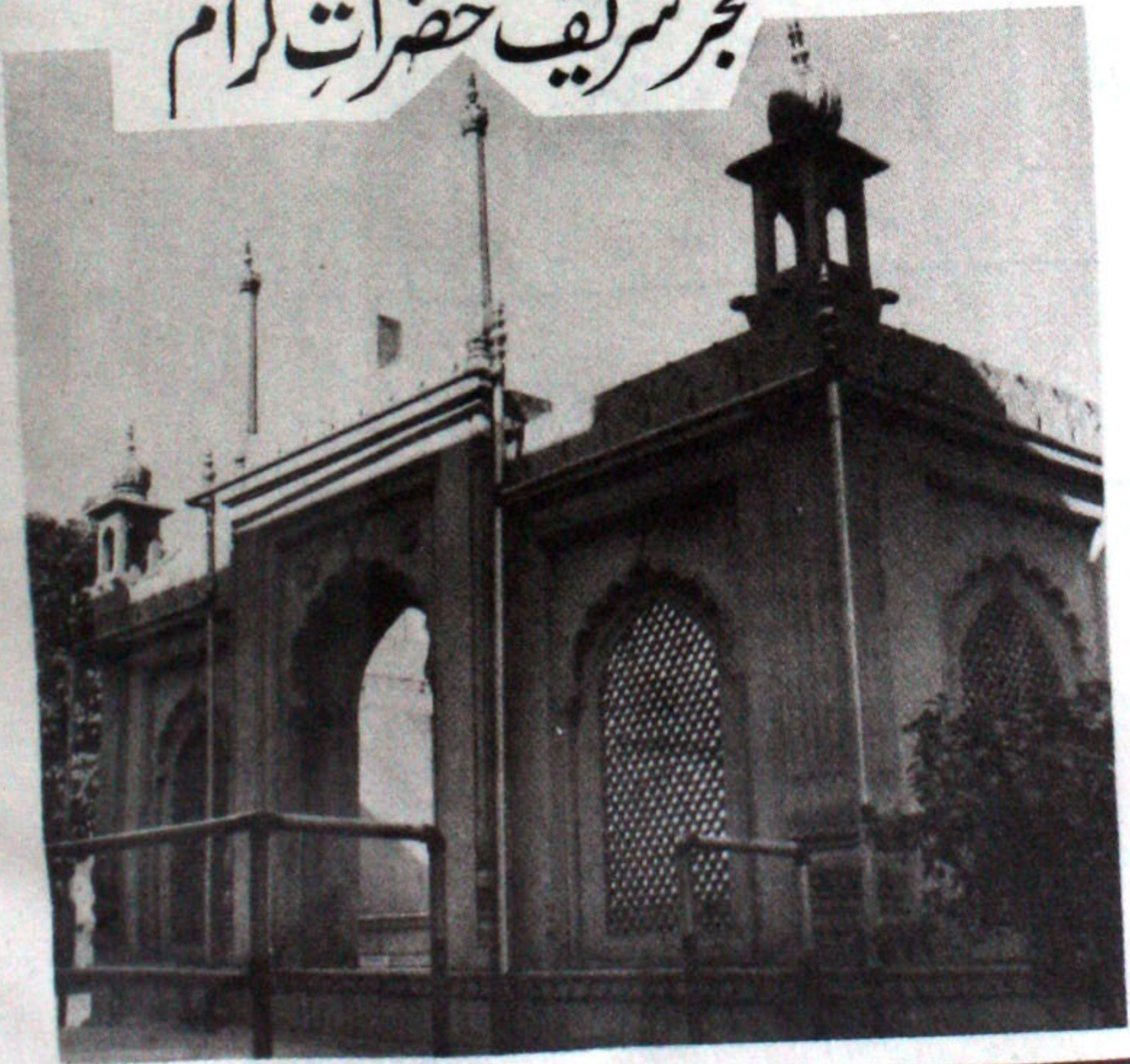




مسجد شریف درگاہ شاہ ابوالخیرؒ



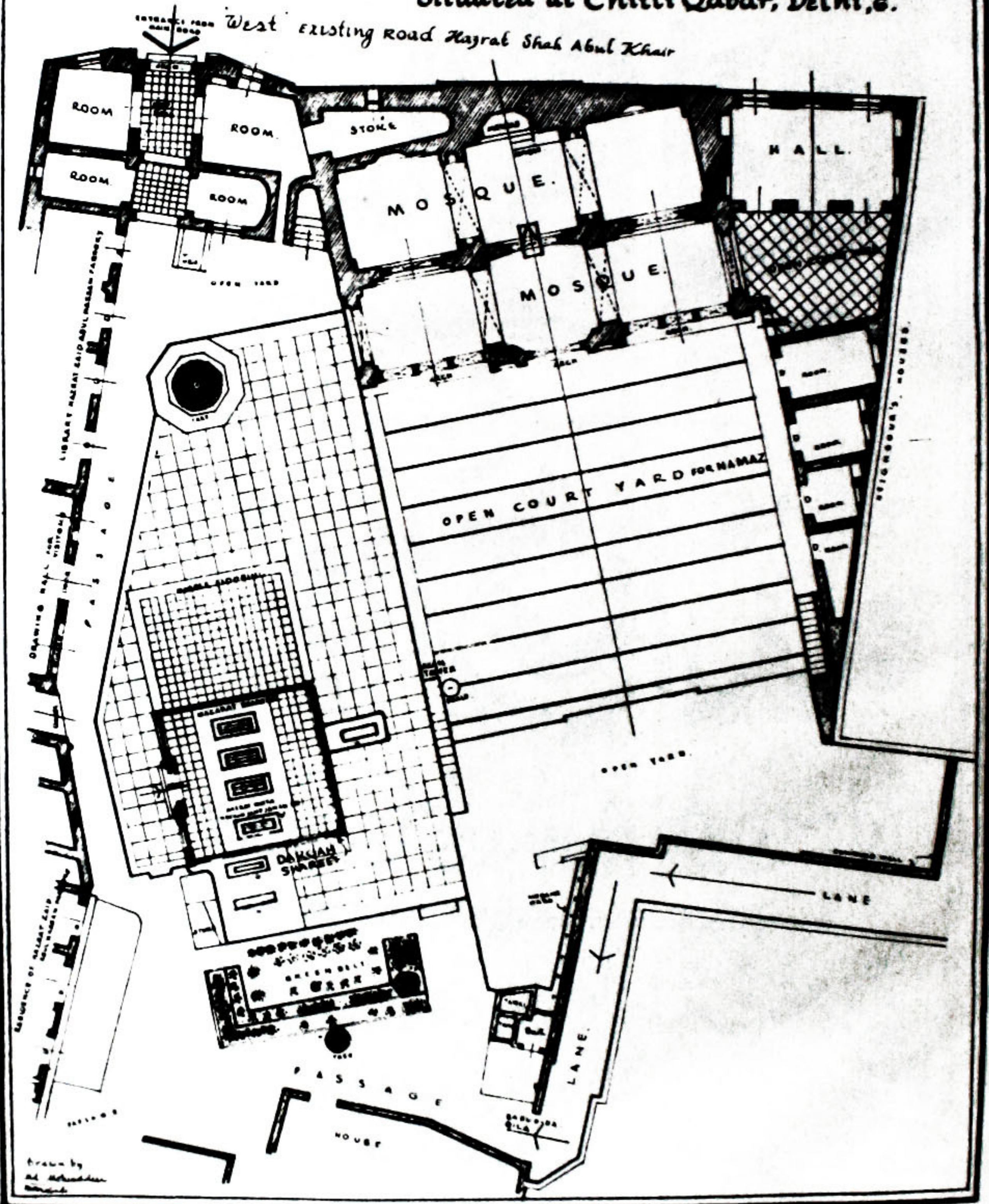
محبّر شریف حضرات کرام



نقشہ خالقہ ارشاد پناہ

المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

Plan Showing The Mosque and Dargah Shareef
Hazrat Shah Abdulah Abul Khair Farooqi Mujadadi
Situating at Chilli Qabar, Delhi, S.



ہذا کتابی است عوارا لیلہ علیٰ حضرت

سلسلہ مطبوعات شاہ ابوالخیر اکادمی

مناجیح السیر

و
مناجیح العبد

ابوالحسن زید مجدیدی فاروقی عفی اللہ عنہ وعن الدیہ حسن السہاویہ

درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہما،

شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی

کال پرنٹنگ دہلی

ماجی عبدالغفار پیرن تاجران کتب ارگ بازار قندھار افغانستان ۲۲۳۰

فہرستِ مضامین منہاج السیر مدارج الخیر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	بیان مختصر از سبب مراقبات	۵۵	مراقبات
۴	بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر	۶۰	مدرج اول دائرہ امکان
۵	بعض اصطلاحات و بیان آن	۶۱	مدرج دوم دائرہ ولایت صغری
۶	و بیاجہ رسالہ	۶۲	مراقبات لطائف خمسہ
۸	مقدمہ در بیان آفرینش و خلقت انسان	۶۲	تذییل و تحقیق کلام حضرت مسکین
۱۱	عرض امانت -	۶۸	مدرج سوم دائرہ ولایت کبری
۱۳	کلام جمیل از حضرات عالی قدر	۷۰	مراقبہ اسم الظاہر
۱۵	دائرہ امکان	۷۰	مراقبہ شرح صدر
۱۷	لطائف عشرہ	۷۱	مدرج چہارم دائرہ ولایت علیا -
۲۹	بیان دہ اصول کہ بہ مقامات عشرہ	۷۲	مراقبہ اسم الباطن
	موسوم اند	۷۳	مدرج پنجم دائرہ کمالات ثلاثہ
۳۲	یازدہ کلمات بمصطلحہ -	۷۳	کمالات نبوت
۴۰	طرق الوصول	۷۵	فائدہ
۴۱	رابطہ	۷۶	کمالات رسالت
۴۲	ذکر شریف -	۷۶	کمالات اول العزم
۴۲	ذکر اسم ذات	۷۷	مدرج ششم حقائق الہیہ
۴۶	سیر لطائف در دائرہ ظلال کہ آن را	۷۸	حقیقت کعبہ ربانی
	ولایت صغری گویند	۷۸	حقیقت تشریح کریم
۵۲	ذکر نفی و اثبات	۷۹	حقیقت صلاۃ
۵۴	تنبیہ	۸۰	معبودیت صرفہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۰	مدح ہفتم حقائق انبیاء	۸۴	لا تعین و حضرت اطلاق
۸۰	حقیقت ابراہیمی	۸۵	تمتہ در بیان بعض حقائق دیگر
۸۱	حقیقت موسوی	۸۶	خاتمہ در بیان بعض فوائد
۸۱	حقیقت محمدی	۹۳	شجرہ شریفہ
۸۲	حقیقت احمدی	۹۵	قطعات تاریخ از تالیف طبع
۸۳	حُب صرفہ		رسالہ

بیان مختصر از نسبت مراقبات کہ در دو اسبعمی باشد

نمبر	نام مراقبہ	نام ازبکہ در مراقبہ می باشد	منشاء نیض	مورد نیض	قدمی یا نظری
۱	احدیت	دائرہ امکان	ذات پاک احد کہ متصف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان است	قلب -	قدمی
۲	معیت ابتداء سیر اسم الظاہر	ولایت صغریٰ	ذات پاک پروردگار کہ با ما است	قلب -	قدمی
۳	اقربیت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ با از رخ جان ما قریب تر است	نفس مع لطائف خمسہ	قدمی
۴	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ او را دوست می دارد	نفس	قدمی
۵	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ او را دوست می دارد	نفس	قدمی
۶	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	" " " "	نفس	قدمی
۷	محبت سیر اسم الباطن	ولایت علیا	" " " "	باد - آب - آتش	قدمی
۸	کمالات نبوت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بحت	خاک	قدمی
۹	کمالات رسالت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۰	کمالات اولوالعزم	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۱	حقیقت کعبہ ربانی	حقائق الہیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۲	حقیقت قرآن کریم	حقائق الہیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۳	حقیقت صلاہ	حقائق الہیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی

شماره	نام مراقبه	نام ذکر و مراقبه می باشد	منشأ نیض	مور و نیض	نوع مراقبه
۱۳	مجمودیت صرفه	حقائق الهیه	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	نظری
۱۵	حقیقت ابراهیمی	حقائق انبیار	ذات پاک بخت	هیت وحدانی	قدمی
۱۶	حقیقت موسوی	حقائق انبیار	ذات پاک بخت	هیت وحدانی	قدمی
۱۷	حقیقت محمدی	حقائق انبیار	ذات پاک بخت	هیت وحدانی	قدمی
۱۸	حقیقت احمدی	حقائق انبیار	ذات پاک بخت	هیت وحدانی	قدمی
۱۹	حب صرفه	حقائق انبیار	ذات پاک بخت	هیت وحدانی	قدمی
۲۰	لا تعین و حضرات اطلاق	حقائق انبیار	ذات پاک بخت	هیت وحدانی	نظری

بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر

نفس	نفس	نفس	نفس	نفس	نفس	لطائف خمسہ عالم خلق
قلب	روح	سر	خفی	خاک	خفی	لطائف خمسہ عالم امر

نفس تو آن بی نور
 کین نفس غیبی
 قدرت جانی قدس سره گفته
 کفر و منکران و منکران
 کبریا کی
 کبریا کی

بَعْضُ اصْطِلَاحَاتٍ وَبَيَانُ اِنَّ

ذات بخت
غیب ہوتی
محاصرہ
مکاشفہ
مشاہدہ
جذبہ
واردات
جمعیت
حضور
فنا

ذات پاک پروردگار بدون ملاحظہ صفات
ذات احدیت بہ اعتبار لا تعین۔
تجلی فعلی یعنی تجلی صفت تکوین مرتبہ اولی
تجلی صفات پروردگار۔ مرتبہ ثانیہ
تجلی ذات وحب ذات۔ مرتبہ ثالثہ
کشش لطائف بہ اصول والی اصول الاصول
ورود فیضان الہی بر قلب کہ آن را عدم وجود عدم نیز گویند۔
در قلب و سوسہ را جائے نہ ماند۔
قلب در ہمہ وقت متوجہ بہ حق سبحانہ باشد۔
دوام آگاہی و حضور کہ چیزے مزاجم آن نہ شود و شعور بہ وجود خود ہم
نہ ماند۔

فنا
جمع الجمع
عین الیقین
جمع و تسبؤل
شہود
وصول وجود
پرداخت

ہر سہ بہ یک معنی کہ شعور بے شعوری خود ہم نہ ماند

الطینان قلب یعنی جمعیت فاطر و دوام قبول و لہا حاصل شود۔

ہر دو بہ یک معنی کہ دل واقف و آگاہ و نگران بہ حق سبحانہ باشد
بہ وقت ذکر اسم ذات مفہوم اسم شریف در لحاظ باشد کہ ذات
پاک موصوف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالْبَرَكَاتُ عَلَى مَنْ سَرَى اللَّهُ تَقَلُّبَهُ فِي السَّاجِدِينَ فَأَرْسَلَهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِحِكْمَةِ وَالْعِرْفَانِ وَالْيَقِينِ وَرَفَعَ ذِكْرَهُ فِي الْمَلَائِكَةِ
وَالْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَجَعَلَهُ سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَكْرَمَهُ بِالمُخَاطَبَةِ
وَالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُرَاقِبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُكَالَمَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَخَصَّصَهُ بِالْوَسِيلَةِ
وَالْفَضِيلَةِ وَالشَّفَاعَةِ يَوْمَ لَا تُغْنِي شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ هُوَ سَيِّدُنَا وَ
سَدُنَا وَوَسِيلَتُنَا وَشَفِيعَتُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَشَفِيعُ
الْمُذْنِبِينَ وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَتَحَّ اللَّهُ بِهِ أَذُنًا صَمًّا وَأَعْيُنًا عَمِيًّا وَالسَّنَابِكُمَا
وَقَلُوبًا غَلْفًا جَزَى اللَّهُ عَنْ أُمَّتِهِ خَيْرًا لِّجَارِي بِهِ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ وَدَالَاهُ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَى وَلِحَقِّهِ
أَدَاءً وَأَوْلَادِيْنِهِ بِهَاءٍ وَأَوْلَادِيْنِهِ صَلَاحًا وَسَلَامًا تَسْلِيْمًا كَثِيرًا إِذَا مَا أَبَدًا جَدَدَ
خَلْقِكَ وَسِرِّضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ - وَبَعْدُ -

ذرة بے مقدار و بوندہ ناکار ابو الحسن زید فاروقی مجددی نسباً و نقشبندی مجددی مشرباً و
دہلوی مولدراً و مسکناً فتح اللہ بصیرتہ و اورتہ معارف آبابہ و معاسین آجدادہ
عرض می نماید کہ یکے از دوستان صاف منش و سالکان پاک روش بعضاً از معارف حضرات مجددیہ
را بے نوعی بیان فرمود کہ بہ گوش فقیران نوع کلامی نہ رسیدہ بود۔ فقیر مراجعہ بہ تالیفات
اساطین حضرات مجددیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ نمود۔ و الیک باسماء اللہ الکتب الکی
راحعت الیہا۔ معمولات منظرہی از حضرت شاہ نعیم اللہ بہر لکھی قدس سرہ دین کتاب

رسالہ کحل الجواهر از دلیل اللہ احمد حضرت عبدالاعلیٰ متخلص بہ وحدت و شہر بہ شاہ گل تدریس سمرہ
 در سالہ حضرت مولوی غلام محیی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانان شہید قدس سرارہما
 بہ صورت اختصار آورده شده و ہما من احسن الرسائل فی ہذا الباب - وایضاح الطریقہ
 و رسائل سبغہ سیارہ و مقامات مظہری و مکاتیب شریفہ از حضرت شاہ غلام علی قدس
 سرہ - و ہدایت الطالبین از حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ این رسالہ شریفہ بہ غایت تحقیق
 در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ بلکہ حضرت ایشان بہ وجہ تمام مطالعہ
 فرمودہ تصدیق مضامین شریفہ فرمودہ اند - و مراتب الوصول از حضرت شاہ رؤف احمد
 مجددی بھوپالی قدس سرہ - این رسالہ نیز در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ
 و حضرت ایشان جستہ جستہ مطالعہ فرمودہ تصدیق نمودہ اند - و انہار اربعہ از حضرت شاہ احمد
 سعید قدس سرہ - اگرچہ حضرت مولف از اکابر خلفائے حضرت شاہ صاحب ہستند لیکن تالیف
 این رسالہ در حیات ایشان نہ شدہ - بعد از ارتحال ایشان در عرصہ ۵۰ سال تالیف شدہ
 یقول الفقیر ہذا فی آخر رسالۃ الیٰ علیٰ فی ہذا الباب - این رسائل را
 فقیر بہ وجہ کابل مطالعہ نمود و در بعض مسائل مراجعہ بہ مکتوبات قدسی آیات و رسالہ مبدا و
 معاد نیز کردہ شد - از مطالعہ و مراجعہ این رسائل مبارکہ معلوم شد کہ آن عزیز وافر تمیز عبارات
 حضرات را بہ وجہ نیک مطالعہ نہ کردہ - و یا اقتصار بر مطالعہ آن رسائل کردہ کہ درین ولای
 بہ ظہور رسیدہ اند - چہ رسائل حضرات عنقا صفت گشتہ - اگر بہ نوع رسالہ بہ دست می رسد
 از اقتنار دیگرے معذور می ماند - و ظاہر است کہ در بعض مسائل و بالخصوص در جزئیات اگر
 در کتابہ اجمال می باشد و دیگرے تفصیل بہ دست می رسد - درین مسائل عقل بے چارہ آوارہ و
 سرگردان است - معارفی را کہ این حضرات بیان فرمودہ اند از ادراک گنہ آن عوام را چہ رسد
 کہ خواص را ہم غیر از ظہار عجز نصیب نیست - در جولان گاہ آنخص خواص دیگران را چہ یار اسے
 سیاق - دلیل اللہ احمد حضرت عبدالاعلیٰ فرزند قازان الرحمہ حضرت محمد سعید فرزند حضرت مجدد
 قدس اللہ سرارہم می نویسند: بعد از ان معاملہ از عقل و فہم ما و شمار تراست اللہ تعالیٰ سبحانہ
 بہ محض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید اِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ - فَالْوَجِیْبُ
 عَلَیْكَ اَيُّهَا الطَّالِبُ لِلْحَقِّ وَالسَّاعِیْبُ فِي الصِّدْقِ اَنْ لَا تُنْكَرَ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی
 فَاِنَّهُمْ اَلْوَسِیْلَةُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْخَلِیْفَةُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّسُوْلِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا كُنْتَ فِي الْمَدَارِجِ غَيْرًا
لَا تَكُنْ مُنْكَرًا فَتَمَّ أَمْوَسُ
فَإِذَا لَمْ تَرَ الْهَلَالَ فَسَلِّمْ
ثُمَّ أَبْصَرْتَ حَاذِ قَالَ تَمَّ سِرًا
يَطْوِي أَلِ الرَّجَالِ لَا يَلْقِصَا سِرًا
لِأُنَّاسٍ سَرَّ أَوْهٌ بِالْأَنْصَا سِرًا

ازین جهت به خیال فقیر آمد که رساله درین باب تالیف باید کرد که قواعد و اصول و لطایف و طریقه ذکر شریف و مراقبات و فوائد را به لفظ مختصر بیان نماید و ما خود از رسایل فوق الذکر بود
بل ای حدیث کثیر منقول به الفاظ مبارکه حضرت باشد تا برادران طریقت و طالبان حقیقت
فوائد یاد آورند و به موجب الدال علی الخیر کفای علی برائے فقیر باعث از دید اجرو مرحمت
پروردگار گردد - لذلک این عاجز مستعیناً باللہ و متوکلّاً علیہ در صد و پنجاه و پنج مرتب این رساله شریف
گشت - چون که این لاشی از فرق تا به قدم غریب احسان های مخدوم انام و مرشد خاص و عام -
فخر امثال و امام جد حضرت سیدی الوالد مولانا شاه محمد الیدین عبدالمعز ابو الخیر قدس اللہ سرہ
و آقا ضعیفنا من برکاتہ و انوار سیرہ می باشد - هر چه درین رساله از خیر و خوبی پدید آید
فمن اللہ و ازین التفات آن مصدر الخیرات و البرکات است و هر چه از نقص و خطا
سرزند فبما کسبت یداه و من نفسه ان النفس لا تأمره بالشوء الا ما رحم سربتی -
تجاووز اللہ عن سنیاتہ و اقال عشراته و وفقه لا بتغایه فرضاتہ - ازین جهت
اظهار لفضلہ العظیم و تیمناً بسیدہ الکریم نام این رساله مناجات السیر و مدارج الخیر
نهاد شد تقبلها اللہ بقبول حسن و انبتنا نبأ تلحسنا و نفع بها السائلین الی جناب
قدسہ و المتطلعین الی معالم جبروتہ - و اقول مستعیناً باللہ و متوکللاً
علیه فانہ لا حول ولا قوۃ الا بہ -

درمانده به نارسائی و بلوا هو سی
گرمانه رسیدیم تو شاید برسی

با این همه بی حاصل و بیج کسی
دادیم ترا ز هیچ مقصود نشان

مقدمه در بیان آفرینش و خلقت انسان

در بیان آفرینش و خلقت انسان - غوامس بحر معنی حضرت مولانا جلال الیدین رومی قدس سرہ

سرؤبه و وجه خوب و پنج مرغوب در او آخر و فترت چهارم از مثنوی شریفین می فرمایند۔
 یک زمان کس چشم در خواب رود
 هیچ در یادش نیاید شهر خود
 نیست آن من در اینجا یکم گرو
 هم درین شهرش بد است ابداع و خو
 که بدستش مسکن و میلاد پیش
 می فروشد چو اختر را سحاب
 خواب دنیا را همان بین زابتلا
 گرد با از درک او نار و فتنه
 دل شود صاف و ببیند ماجرا
 اول و آخر ببیند چشم باز

اطوار و منازل خلقت آدمی از ابتدا

آمده اول به تسلیم جماد
 سالها اندر نباتی عمر کرد
 وز نباتی چون به حیوانی فتاد
 جز همان میله که آرد سوئے آن
 همچو میل کو دکان با مادران
 همچو میل معسرط هر نو مرید
 جزو عقل این ازان عقل کل است
 سایه اش فانی شود آخر درو
 سایه شاخ درخت اے نیک بخت
 باز از حیوان سوئے انسانیش
 همچنین تسلیم تا تسلیم رفت

وز جمادی در نباتی او فتاد
 وز جمادی یاد ناورد از نبرد
 نامدش حال نباتی، هیچ یاد
 خاصه در وقت بهار و ضمیران
 ترمیل خود نه داند در لبان
 سوئے آن پیر جوان بخت مجید
 جنبش این سایه زان شاخ گل است
 پس بداند ترمیل حبت و جو
 که بجنبد گرنه جنبد این درخت
 می کشد آن خالقی که دانیش
 تا شد اکنون عاقل و دانا و ز رفت

ہم ازین عقلش تحمل کردنی است
 صد ہزاران عقل بنید بوالعجب
 کے گز ازندش دران لسیان خویش
 کہ کند برحالت خود ریش خند
 چون فراموشم شد احوال صواب
 فعل خواب است و فریب است خیال
 خفتہ پندار دکہ این خود قائم است
 وار ہداز ظلمت ظن و دغل
 چون بنید مستقر و جبکے خویش

عقلہائے اولینش یاد نیست
 تا ہد زین عقل پر حرص و طلب
 گرچہ خفتہ گشت و ناسی شد ز پیش
 باز از ان خوابش بہ بیداری کشند
 کہ یہ غم بود آنچه می خوردم بہ خواب
 چون نہ دانستم کہ غم و اعتلال
 ہچنین دنیا کہ حکم نامم است
 تا براید ناگہان صبح اجل
 خندہ اش گیرد از ان غم ہائے خویش

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام بہ چه طور بودہ - از قرآن مجید و احادیث صحیحہ این قدر ثابت است کہ - اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ - وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ فَاذْ اسْوِيْتُهُ وَاَنْفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَسَجَدُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ - وَمَا كُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا وَاَللّٰهُ اَنْتَبَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اٰخِرًا جَا وِسْرًا وَاَللّٰهُ عَلِيْمٌ فَرُوْدُهٗ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبْضَتَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرٍ بِالْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمْ الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيِّنَ ذٰلِكَ - وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَالسَّهْلُ وَالْحَرْنُ وَبَيِّنَ ذٰلِكَ - وَاَللّٰهُ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ خَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاَثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْةَ يَوْمَ الْاَثَلَاثَةِ وَخَلَقَ النُّوْرَ - وَاَللّٰهُ خَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبَعَةِ وَبَيِّنَ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْاَلْحَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرُ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ - وَاَللّٰهُ اسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْءَ اَخْلَقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ وَاِنْ تَرَكَتْهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا -

و آنچه علماء کرام در تفاسیر و کتب خود درین باب تفصیلات زیاد بیان فرموده اند بیشتر آن مستفاد و
 مأخوذ از اسرائیلیات است که آن یک گونه اخبار اند لا غیر قصه های انبیاء سابق و اخبار ائم سابقه
 و تقدیر سالها تا حضرت آدم علیه السلام و امثال آن که کتب از آن مشحون اند جمله ازین قبیل است
 نه باید گفت که درین باب از حضرت صحابه رضی الله عنهم نیز بعضی روایات منقول اند چه ایشان
 از اخباریه بود و امثال عبداللہ بن سلام صحابی و کعب اخبار تابعی رضی الله عنہما که مشرف به اسلام
 شده بودند این گونه اخبار می شنیدند بلکه استفسار می فرمودند و آن را بیان نموده اند۔ بیانی که
 مولای روم فرموده اند به ظاهر به قانون نشو و ارتقا توافق دارد۔ اگر چه شیخ یوسف در منبع قوی
 شرح مشنوی تاویل کرده اند۔ می نویسند هَذَا فِي بَيَانِ أَطْوَأَسِرٍ وَمَنَاسِرِ خَلْقَةِ الْآدَمِيِّ
 مِنَ الْإِبْتِدَاءِ۔ الْأَطْوَأَسِرُ جَمْعُ طَوْرٍ وَهُوَ الْأَسْلُوبُ۔ فَإِنَّا نَتَغَذَّى بِالْحَمْلِ الْحَيَوَانِ وَهُوَ
 بِهَذَا الْأَسْلُوبِ مِنَ النَّبَاتِ وَالنَّبَاتُ مِنَ الْأَرْضِ فَكَانَ أِبْتِدَاءً وَنَا مِنَ التُّرَابِ فَقِيرٌ كَوَيْدِ
 بَرَأَسِ خَلْقِي بُوْدُنِ الْإِنْسَانِ اِحْتِيَاجٌ بِهِ ذَكَرَ اطْوَارِ نَيْسِتِ۔ كَافِي اِسْتِ كَهْ غَفْتَهُ شُوْدُ كَلْكَمَرٍ مِّنْ اَدَمِ وَ اَدَمِ
 مِّنْ تُرَابٍ۔ چُون قالب از خاک پاک باشد پس در نبات و در حیوان از کجا و از بهر چه۔

عرض امانت

باید دانست چون مشیت پروردگار جلت عظمت خواست که کمالات اسماء و صفات
 خود را از پرده غیب بر منصفه شهود جلوه دهد و اظهار ربوبیت خود فرماید تمام عالم را که آن را عالم کبیر
 گویند از سر عرش تا آخر فرش۔ به قدرت کامله خود آفرید۔ اراده فرمود که حله خلافت و اخبار امانت
 به مخلوق تفویض نماید لیکن سزاوار این عنایت و مستحق این کرامت در مخلوقات کس نه بوده۔
 آسمانها با این ارتفاع و منزلت و زمینها با این پهنا و عظمت از تادیبه این خدمت خود را عاجز
 یافته اظهار معذرت کردند اِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ
 فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ۔

دوش دیدم که ملائک در میخانه زدند گل آدم لبش تند و به پیمان زدند

آسمان بار امانت نه توانست کشید قرعه قال به نام من دیوانه زدند

چون مخلوق منفرد آتاب و توانائی این بار عظیم نه داشت۔ پروردگار حکیم دانا نسخه بدیعه انسان را

از اجزای تمام عالم - چه عالم علوی و چه عالم سفلی - به نوع ترکیب داد که در ذات خود جام جهان نما
و عالم کوچک گردید -

در جستن جام جم جهان پیمو دم روزی نه نشستم و شبی نه غنودم
ز استاد چو وصف جام جم بشنودم خود جام جهان نما می جم من بودم
ازین جا است که انسان را خلاصه ممکنات و عالم صغیر گویند - در آیه کریمه سَنَزِيهِمْ حُرَابًا مَبْنُوعًا
را در تالیفات خود بیان فرموده اند فقیر قدری از کلام شیخ اسماعیل حقی از روح البیان به صورت
اصل و ترجمه به اختصار ایرادی نماید -

هر چه از دلائل قدرت در عالم کبیر است نمودار آن عالم صغیر است که آن جسم انسان می باشد
أَيُّهَا الْإِنْسَانُ هَلْ تَزْعَمُ أَنَّكَ جِزْمٌ صَغِيرٌ وَفِيكَ الْطَّوِيُّ الْعَالَمُ الْأَكْبَرُ -
ظاهر آن اختران قوام ما باطن ما گشته قوام سما
پس به صورت عالم اصغر تویی پس به معنی عالم اکبر تویی
جمع آنچه مفصل در عالم است مجمل در نشأت انسان است از روی صورت انسان عالم صغیر است
اما از روی صنعت و قدرت مرتبه انسان بالاتر است و در عالم کبیر است -

لے آن کہ تراست ملک اسکندر و جم از حرص مباحش در پئے نیمم درم
عالم همه در تست و لیکن از جہل پنداشته تو خویش را در عالم
جسم انسان مثل عرش است و نفس مثل کرسی و قلب مثل بیت معمور و لطائف قلبیہ مثل جہان و
قوائے روحانیہ مثل ملائک و دو چشم و دو گوش و دو سوراخ بینی و دو پستان و مخربین و دہن و نواف
این دوازده مثل دوازده بر روح و قوت باصرو سامعه و ذائقه و شامته و لامسه و ناطقہ و عاقلیہ این
مثل کوکب سبعہ سیارہ - ریاست کوکب شمس را هست و قمر مستد از شمس است همچنان ریاست تویی
عقل را هست و نطق مستد از عقل است اگر یک سال سه صد و شصت روز دارد جسم انسان همان قدر
بندارد اگر در راهی دزی باشد و در دین همان قدر دنانند اگر قمر را بست بیست ہشت منازل اند و در دین بست و ہشت
مخارج اند گوشت مثل زمین است و استخوان مثل کوه و مغز مثل معاون و کم مثل سمندر و رود مثل دریا و کوه
مثل پہاڑ و بیہ مثل گل و مو مثل نبات و تنفس مثل ریاح - و کلام مثل رعد و آواز مثل صاعقہ و گریستن
مثل باران و خندہ مثل سفیدی روز و غم مثل تاریکی شب و خواب مثل مردن و بیداری مثل زندگی و

پیدائش مثل ابتداءے سفر خوردی مثل بہار و جوانی مثل تموز و میانہ سالی مثل خزان و پیری مثل زمستان و موت
مثل اتمام سفر سالہائے عمر مثل بلدان و ماہ ہا مثل منازل و اسابیح مثل فراخ و ایام مثل امیال و
انفاس مثل گامہا۔ ہر نفسے کہ می کشد قدمے بہ موت می بردارد

ہر دم از عمر می رود نفسے بچون نگہ می کنم مانند بے
لعاب و ہن شیرین است و اشک نکین و آب گوش منبتن۔ اخلاق جمیع حیوانات درواست۔
معرفت و صفائے فرشتہ۔ مکر و فریب شیطان۔ شجاعت شیر۔ افساد و گرگ۔ صبر و خیر۔ حیلہ و روباہ۔
تلقی پشک۔ کینہ شتر۔ حرص موش اند و ختن مور۔ وفائے سگ و غیر آن دارد۔ علاوہ برین بہ نظر و
استدلال و تمیز و انواع حرف و صناعات ممتاز است۔ فہذہ کلہا آیات اللہ تعالیٰ فی
انفسنا فتنار لہی اللہ احسن الخالقین۔

اے لار نہ فلک وجودت عیان بہ
پیش تو سر بہ خاک مذلت نہادہ اند
در گوش کردہ حلقہ فرمان پذیر گشت
در دادن تو حاصل دریا و کان ہمہ
با آن علوم و مرتبہ روحانیان ہمہ
خاک و ہوا و آتش و آب روان ہمہ

چمن نسخہ بدیعہ حضرت انسان بہ این کمال و خوبی و بہ چنین مزایا و جمال و حسن تقویم از کارخانہ آفتاب
حضرت مُبَدِّرِیح سبحان در دکان بازار امکان بہ ظہور آمد ہمہ در دکان جلت قدستہ مفرق و یراہ تاج
علم بیار است و مفاتیح کنوز حکمت بہ دست دے تفویض نمودہ منظر عالم و عالمیان گردانید
گرد بیان را غیر از اظہار تفصیر خود را ہے نہ ماند و عرض کردند سبحانک لا اعلم لنا الا ما علمتنا
ملائک را چہ سود از حسن طاعت
پوشیغ عشق بر آدم فرورخت

کلام جمیل از حضرت عالی قدس

حضرات ماقدس اللہ اشراہم و افاض علی العالمین من برکاتہم و فیوضا
و معاسرہم فیہم و انوارہم کہ دیدہ اے ایشان بہ کمال حواہر معرفت کجمل بودہ و بصائر ایشان
از انوار حضرت واجب الوجود روشن و بینا گشتہ۔ فرمودہ اند۔ ذات پاک حضرت واجب الوجود
الذی لیس بکثیرہ شئی بہ عالم و عالمیان ہیج مناسبت نہ دارد کجا واجب الوجود و
کجا مادہ۔

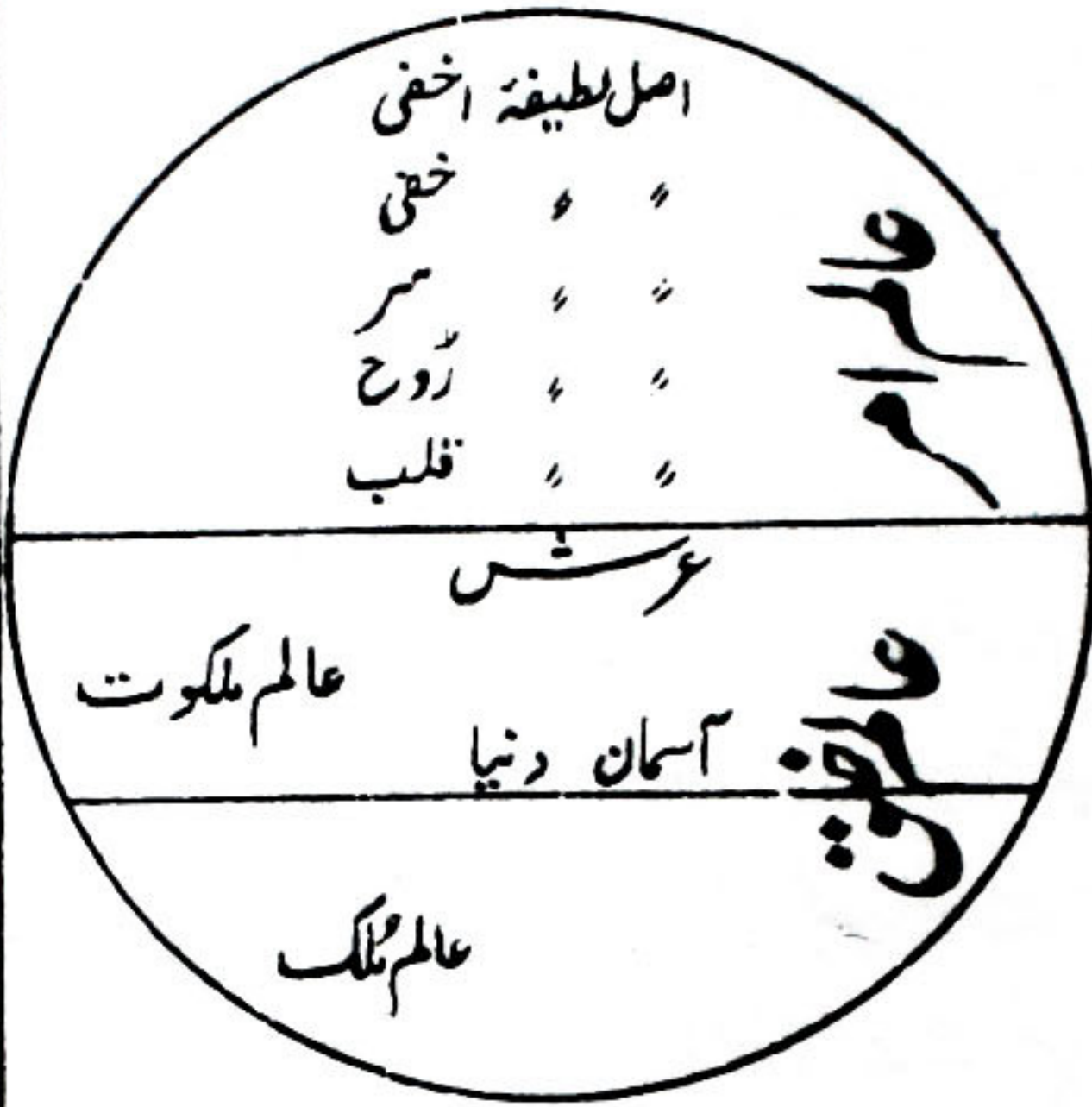
لے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
 دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر
 او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال استغنا موصوف چنانچہ می فرماید **وَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ** و بندہ
 عاجز بہ کمال فقر معروف چنانچہ گفته **وَإِنَّكُمْ لَفُقَرَاءٌ** ہرچہ در عالم ظہور یافتہ کرشمہ تجلیات
 اسماء و صفات اوست۔ اگر اسماء و صفات را تجلیات نہ می بود عالم را وجودے نہ می بود **تَعَيَّنَ** اول
 کہ در ذات احدیت جلالت عظمتہ شدہ آن تعین جہتی است **كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ**
كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحَدْتُ أَنْ أَعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ و مرکز آن تعین جہتی حقیقت
 جناب حبیب العالمین سید الانبیاء والمرسلین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم می باشد
كَيْفَ لَا وَقَدْ رَوَى ابْنُ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَأَخْرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ و **رِوَايَةُ أَبِي نَعِيمٍ**
فِي الْحَلِيَّةِ كُنْتُ نَبِيًّا وَأَدَمُ بَيْنَ الشُّرُوحِ وَالْجَسَدِ۔ و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری
 وغیرہما از اکابر علماء گفته اند کہ از احادیث صحیحہ این معنی بہ ثبوت رسیدہ کہ حق تعالیٰ بہ محبوب خود
 خطاب کردہ گفته۔ **اے حبیب من اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردے و خدائی خود را بہ ظہور**
نہ آوردے۔ وَلِنَعْمَ فَاَقَالَهُ سَيِّدِي الْعَطَّارُ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ۔

خواجہ دنیا و دین گنج و فنا
 آفتاب شرع و دریائے یقین
 جان پاکان خاک جان پاک او
 خواجہ کونین و سلطان ہمہ
 صاحب معراج و صدر کائنات
 ہر دو عالم بستہ بر فتر اک او
 پیشوائے این جہان و آن جہان
 بہترین و بہترین انبیاء
 ہدی اسلام و ہادی سبل
 حق چو دید آن نور مطلق در حضور
 اصل معلومات و موجودات بود
 صدر و بدر ہر دو عالم مصطفی
 نور عالم رحمتہ للعالمین
 جان رهاکن آفرینش خاک او
 آفتاب جان و ایمان ہمہ
 سایہ حق خواجہ خورشید ذات
 عرش و کرسی قبلہ کردہ خاک او
 مقتدائے آشکارا و نہان
 رہنمائے اصفیا و اولیا
 مفتی غیب و امام جزر و کل
 آفرید از نور او صد سحر نور
 نور او مقصود مخلوقات بود

بهر خویش آن پاک جان را آفرید
 آفرینش را جز او مقصود نیست

بهر او خلق جهان را آفرید
 پاک دامن تراز و موجود نیست

دائرة امکان



عالم کبیر که آن را دائرة امکان گویند
 و عبر بالدائرة لتساوی أطرافها لأن
 الخلق المفرغة لا یدری آیین
 طر فاهها - دو حصه دارد. و هر حصه مستقل
 عالم است. نصف فوقانی را عالم امر گویند و
 نصف تحتانی را عالم خلق. تسمیه اول به
 امر ازان است که به مجرد حکم و امر برودگار
 به ظهور آمده. محتاج به مدت و درنگ نه بوده.

إِنَّمَا أَهْرُكَ إِذَا ارَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ دلالت برین مدعای کند. اصول و
 حقائق تمام ممکنات و ارواح کل ذی نفس درین عالم قرار دارد و تعلق عالم مثال و عالم ارواح
 به همین عالم است. و این عالم نور است که بالائس عرش مجید واقع است. از مقام اصل
 لطیفه قلب شروع شده تا آخر مقام اصل لطیفه اخفی رسیده به لامکانیت متحقق می شود.
 و تسمیه آخر به خلق ازان است که تخلیق او وابسته به اسباب و علل گشته و تعلق به مدت
 و زمانه دارد و به قانون نشو و ارتقا ظهور یافته. خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
 مشیر به این معنی است. ایام هسته که در کریمیه ذکر شده از کدام قبیل است. آیا از قسم ایام معهود
 این معموره است. یا از نوع و اِنْ يَوْفَا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ. یا از جنس
 تَخْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ یا ازین
 هم کلان تر لا یَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ الرَّكْبُ ذوات و اجسام تمام ممکنات درین عالم قرار دارد
 عرش. کرسی. لوح. قلم. جنت. دوزخ. کواکب. آسمانها. زمینها. ملائک. جن. انس. جمیع
 حیوانات. نباتات. جمادات. هوا. آب. آتش. خاک. حرارت. برودت به این عالم تعلق دارد

و این را عالم اجسام نیز گویند۔ از سر عرش شروع شده تا آخر فرش به انتهای رسد۔ و این عالم دو حصه دارد۔ از اسفل ساقلین تا زیر آسمان دُنیا۔ عالم ملک است۔ و از شمار دُنیا تا انتهای عرش مجید عالم ملکوت است۔

باید دانست عرش مجید در عالم خلق است وَ عَلَيْهِ يَتَقَيَّ عَالَمُ الْخَلْقِ وَمَقَامِ اَصْلِ لَطِيْفَةِ قَلْبِ اَنْعَالَمِ اَمْرٍ اسْتَدَمِنَهُ يَبْتَدِي عَالَمُ الْاَمْرِ۔ و فراغی که مابین مقام اصل لَطِيْفَةِ قَلْبِ و عرش مجید است آن برزخ است۔ زیرا که هر آن عاجز است که مابین دو چیز باشد آن را برزخ گویند۔ چنانچه زمانه که از موت تا نشر است آن را برزخ گویند چه آن در حیات و نبوی و حیات اخروی عاجز است۔ در برزخیت آن فراغ کلام نیست۔ اگر چه به اعتبار بعض وجه عرش مجید یا مقام اصل لَطِيْفَةِ قَلْبِ نیز برزخ معنوی می تواند شد۔ چنانچه در کلام بعض بزرگواران اطلاق برزخ بر هر یک ازین دو شده بحضرت شیخ عبدالاحد قدس سره می نویسند۔

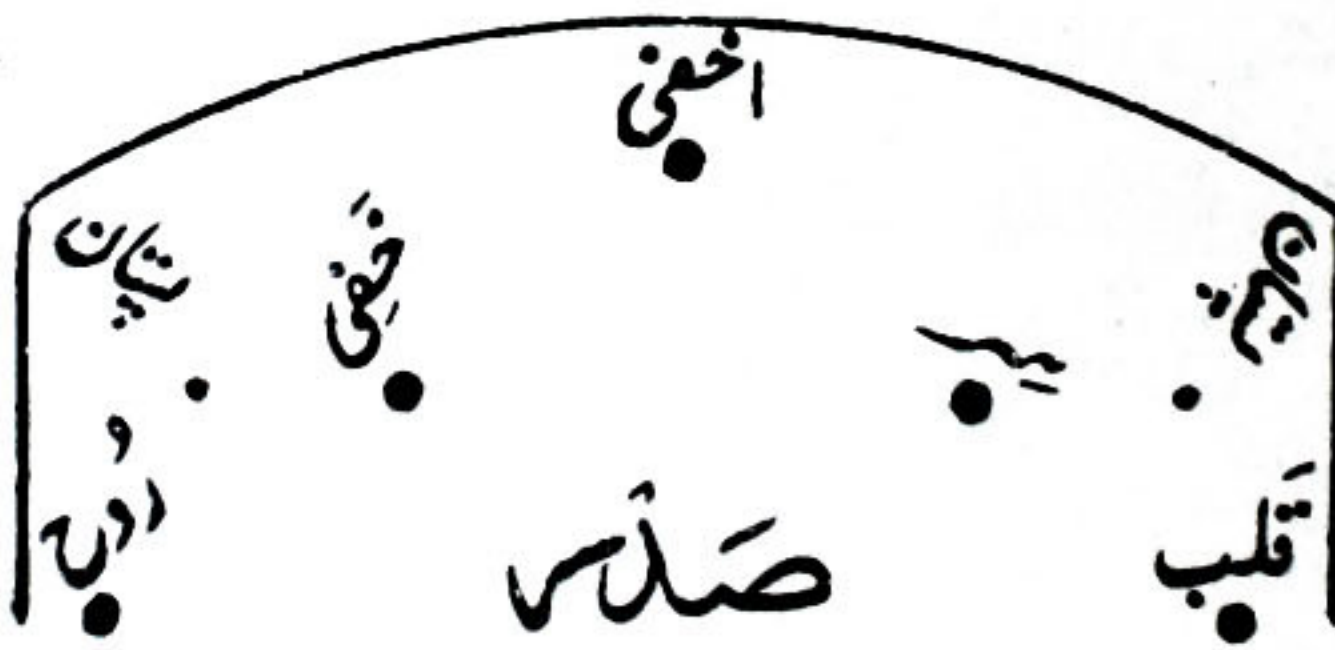
”فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر اصل قلب است لهذا قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر فرموده اند چه منتها عرش مجید است۔ و به این وجه که عرش منتها عالم خلق است و در روی به امر دارد و برزخ گفته اند“ انتهى۔ فقیر گویم می تواند شد که تسمیه عرش مجید یا مقام اصل قلب به برزخ از قبیل تسمیه الشئ بالمتصل او المجاور یا باشد لا محاله علی طریق التبدخ۔ بعض افراد که از تحقیقات حضرات ناواقف اند و به گنہ کلام آن بزرگواران نارسیده اند عرش مجید را از عالم خلق خارج کرده از عالم امر قرار داده اند۔ و عجب تر آن که بعضی بے خبران عالم خلق را تمام دایره امکان گفته اند و عالم امر را دایره ظلال قرار داده اند و دایره تجلیات اسما و صفات را در مقام دایره ظلال تصور کرده اند۔ حال آنکه عالم امر از دایره امکان است و دایره ظلال دایره دوم است که سیر آن به ولایت صغری تعلق دارد و دایره تجلیات اسما و صفات دایره سوم است که سیر آن به ولایت کبری تعلق دارد۔ کما سببانی بیات هذیه الداء اثر فی فابعد۔

باید دانست هر چه که از زیر فرش تا سر عرش در عالم خلق وجود دارد آن را حقیقت و اصل در عالم امر لایبسی است۔ چونکه عالم به تمام و کمال منظر تجلیات اسما و صفات واجب است لهذا هر شئی که در عالم به ظهور آمده است یا خواهد آمد وابسته است به تجلی صفات از صفات غیر متناهیة حضرت واجب الوجود تعالی و تقدس۔ خواه این وابستگی بالأصالت به تجلی صفات

باشد یا بالوساطت باشد چه اصول عامه خلایق از سبب دستور و کم ظرفی و قصور سمیت تاب تجلیات
اسما و صفات نه دارد بلکه اولاً ارتباط به ظلال تجلیات صفاتی پیدا می کنند - و به الوار آن ظلال
برومند شده و قوت پر و از پیدا کرده خود را تا مسرا و قات تجلیات می رسانند - هر چه اصول نفوس
زکیه و قدسیه حضرات انبیاء و ملائکه علیهم السلام اند پس لصفاء سریرتها و قوت جلالتها
و علو استعدادهای احتیاج به مساعده و وساطت ظلال نه دارند بلکه بالأصالت وابسته به
تجلیات اند - اَقَابِدُ وَاَمْتِرَاجُ التَّجَلِّي الذَّاتِي وَذَلِكَ لِلانْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَاقَابِلِ امْتِرَاجِ وَاذَلِكَ لِلْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

لطائف عشره

فرموده اند که نسخه عزیزه انسان از اجزای هر دو عالم ترکیب یافته است - و هر مرکب
از ده اجزاء است که آن را حضرات مالطائف می نامند پنج از عالم امر که آن قلب و روح و سیر و
خفی و اخفی اند که آن باطن انسان است و پنج از عالم خلق که آن نفس و باد و آب و آتش و
خاک می باشند که آن ظاهراً انسان است - چون حق تعالی اجل شأنه اراده فرمود که بار امانت و
حکومت خلافت به انسان ضعیف البنیان تفویض نماید - عناصر خمسۀ عالم خلق را به اصول آنها
که لطائف خمسۀ عالم امر اند معزز و مقوی فرمود - هر اصل را با فرع خود تعلق و عشق بخشید و
از فوق العرش فرود آورده در موضع صدر که محل علم و عرفان و جانی شرح و نور ایمان می باشد در مقام
خاص که هر یک را به آن مقام مناسبت بود -



مشکین ساخت - چنانچه لطیفه
قلب را که اصل لطیفه نفس بوده زیر پستان
چپ به فاصله دو انگشت قدری مایل
به پهلو در وضعی که قلب صنوبرش خوانند

جائے دادند صنوبر بقش برائے آن گویند که مانند صنوبر مقلوب است - و لطیفه روح را که اصل
لطیفه باد بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از مقام قلب بوده از اصحاب یمن ساخته زیر پستان
راست به فاصله دو انگشت قدری مایل به پهلو جائے دادند - و لطیفه سر را که اصل لطیفه

آب بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از روح بوده به محاذات پستان چپ در میان قلب و وسط سینه جائے دادند۔ و لطیفہ خفی را که اصل لطیفہ آتش بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از سر بوده از اصحاب یمن ساخته به محاذات پستان راست در میان روح و وسط سینه جائے دادند و لطیفہ اخفی را که اصل لطیفہ خاک بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از خفی بوده و احسن و اجمل لطائف امر و اقرب به حضرت اطلاق می باشد در وسط سینه که مرکز است و مناسبت تام به حضرت اجمال دارد جائے دادند۔ این لطائف خمسہ چون فروع خود را معین و مددگار شدند و در صدر قرار گرفتند پایہ انسان از جمیع مخلوقات بلند شد۔ و در عالم کبیر عالم اکبر ظهور یافت۔

هر دو عالم قیمت خود گفتہ تی نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز فرمودہ اند لطائف عالم امر انوار مجربہ بوده اند۔ ہر یکے را نورے است علیحدہ۔ نور قلب نور است و نور روح سرخ و نور سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز۔ چون انسان مورد انوار و موضع اسرار گردید عہد خلافت بر تن وے بیار است و تاج علم و دانش بر مفرق وے زیب داد۔ وہ اوصاف خداوندی متصف گشت و بار امانت را تحمل شدہ ظلّ اللہ فی الارضین و خلیفۃ اللہ فی العالمین قرار یافت۔

چون مرتبہ ہیبت و عدائی لطائف عشرہ در علم و فضل و قوت و کمال از ساکن عالم بالا بلند شد ایشان ارگفتہ خود آت جعل فیہا من یسفک الدماء نجالت کشیدہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا گفتمہ پیش وے سر بہ سجدہ نہادہ اعتراف فضل و شرف وے کردند۔ این است اصل انسان و این است حقیقت من عرف نفسه فقد عرف سربه و این است بیان ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ پیر بہرات حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہ می فرماید وحدت صفت ذات با کمال اوست۔ و قدرت دلیل عظمت و جلال اوست خواست کہ قدرت خود بیند عالم آفرید و خواست کہ خود را بیند آدم آفرید۔

خواست تا جلوہ دہ صورت خود را معشوق نیمہ بر معرکہ آب و گل آدم زد
 وَ هَذَا هُوَ مَحَلُّ التَّذْكِيرِ وَالْعِبْرَةِ فِي الْآيَةِ الْكُرْمَةِ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تَبْصُرُونَ
 أَمْ أَفَلَا تَبْصُرُونَ بِبَصَائِرِكُمْ أَلَا يَأْتِ الْعَظِيمَةَ وَالْأَسْرَارَ اللَّطِيفَةَ وَالْأَنْوَارَ
 الْعَجِيبَةَ وَاللَّطَائِفَ الشَّرِيفَةَ الْمُسْتَكْنَةَ فِي صُدُورِكُمُ الْمُوَدَّعَةَ فِي نَفُوسِكُمْ
 فَهَلْ مِنْ مُسْتَمِعٍ وَهَلْ مِنْ قَلْبٍ ذَاكِرٍ وَرُوحٍ شَائِقٍ وَسِرٍّ تَائِقٍ وَخَفِيِّ خَاصِعٍ

وَأَخْفَى خَاشِعَةً -

نے فلک راست مُسَلَّم نے ملک است حاصل آنچه در ترمینویدار بنی آدم است
چوں لطائف خمسہ امر از اصل مقام خود دور افتادند و در میل ظلمانی بافروع خود ہکنار شدند و
بہ سلسلہ عشق و محبت در پیکر انسانی گرفتار ماندند۔ نورانیت و لمعانیت خود را در باختمہ بہ رنگ
لطائف خلق بے نور گشتند۔ مثنوی۔

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام بندگی
گر نہ گردد باز مسکین زین سفر نیست از وی هیچ کس محروم تر

این لطائف خمسہ منورہ فی الحقیقت از درجات ولایت پنج درجات اند کہ ہر درجہ راہ موصل است
بہ حضرت ذات علیہ تعالیٰ و تقدست۔ چون کہ ارشاد عباد بہ مسالک ہدی و رشاد منوط بہ ذات
حضرات انبیا و رسل علیہم السلام است۔ همان راہ ہدی است کہ مختار و مسلوک ایشان بودہ
و این لطائف خمسہ آن پنج طرق اند کہ انبیا و اولوالعزم از ان مسالک در مقام ولایت بہ مقصود
رسیدہ اند۔ مسالک اول لطیفہ قلب است و آن اول مقام است از عالم امر و اقرب است
بہ عالم خلق۔ تعلق و ارتباط این لطیفہ بہ تجلی صفت تکوین است کہ آن صفت اضافیہ حق تعالی
است و آن صفت فعل و خلق و تخلیق و ایجاد و و احداث و اختراع می باشد۔ ایجاد ممکنات بہین
صفت متعلق است۔ ازین جا است کہ مقام اصل لطیفہ قلب را قلب کبیر و حقیقت
جامعہ انسانی گویند۔ این لطیفہ شریفہ برائے لطائف دیگر از عالم امر بہ منزلہ بنیہ و بنیگہ است
و مدار کار لطائف امر بہ تجلیہ و تصفیہ این لطیفہ جامعہ است۔ و مقام این لطیفہ شریفہ در جسد
انسانی در قلب صنوبری واقع شدہ است کہ صلاح و فساد جسد مرطوب بر صلاح و فساد
وے است۔ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَرَّ وَأَلَّا بَشْرٌ
فَأَجِبَةُ آلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ الْآوْهَى الْقَلْبُ۔ در لطائف عالم خلق لطیفہ نفس را تعلق و
ارتباط بہ اصل لطیفہ قلب است کہ ما ذکر کردیم قبلاً۔ لذلک لطیفہ نفس برائے لطائف
دیگر از خلق بہ منزلہ لب و رب است۔ ازین جا است کہ صاحبزادگان حضرت مجدد قدس الشہ
اسرار ہم بعد از تصفیہ قلب بہ تزکیہ نفس می پرداختند و می فرمودند کہ تصفیہ لطائف دیگر
در ضمن این دو لطیفہ رئیسہ حاصل می شود۔ اما طریقہ حضرت مجدد قدس سرہ سیر تفصیلی بودہ کہ

بہ تزکیہ جمیع لطائف می پرداختند۔ وصول حضرت آدم علیہ السلام از راه این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز پر قدم حضرت ایشان علیہ السلام می گویند چہ اول سالک برین راه حضرت ایشان بودہ اند۔ کسے کہ وصول او بہ جناب قدس ازین راه شود اور آدمی المشرب گویند اور استعداد سیر یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك دوم۔ لطیفہ روح است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفت تکوین کہ صفت اضافیہ می باشد یک گام بہ حضرت ذات تعالیٰ و لغت دست قریب تر است وصول حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام از راه این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز پر قدم حضرت ایشان می گویند کسے کہ وصول او ازین راه شود اور ابراہیمی المشرب گویند اور استعداد حصول دو درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك سوم لطیفہ سراسر است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شیونات ذاتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفات ثبوتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است۔ وصول حضرت موسیٰ علیہ السلام از راه این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز پر قدم حضرت ایشان می گویند کسے کہ وصول او ازین راه شود اور موسوی المشرب گویند۔ اور استعداد حصول سہ درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك چهارم لطیفہ خفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات سلبیہ تنزیہیہ دارد و نسبت بہ شیونات ذاتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است وصول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از راه این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ راز پر قدم حضرت ایشان می گویند۔ کسے کہ وصول او ازین راه شود اور اعلیوی المشرب گویند اور استعداد حصول چهار درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك پنجم لطیفہ اخفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شان جامع دارد کہ مثل برزخ است در میان مرتبہ تنزیہیہ و احدیت مجرّوہ۔ این لطیفہ شریفہ کہ احسن و اجمل لطائف و اقرب بہ حضرت اطلاق است در وسط سینیہ کہ مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد جائے دارد۔ وصول حضرت قائم الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم از راه این لطیفہ شریفہ شدہ است۔ کسے کہ وصول او ازین راه شود اور امیری المشرب گویند۔ اور استعداد تمام مراتب پنجگانہ ولایت می باشد۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

اختلاف مشارب و تعدد مسالک از برائے تیسیر است بر عباد و لاختلاف العزائم والقوی
الکامنة فی العباد۔ و این رحمت بے فایت پروردگار است لکن جعلنا منکم شرعة
ومنها جوارکوشاء الله لعلکم امة واحدة ولکن لیبلوکم فی ما اتیکم
فاستبقوا الخیرات۔

باید دانست که برائے وصول به مقصود هر یک از این طرق خمسہ وافی و کافی است۔
اگر چه در فضل و شرف و تفاوت درجات متفاوت اند تبارک الشریک فضلنا بعضهم
علی بعض منهم من کلم الله و رفع بعضهم درجات۔ هر چند که به لامر کاتب
قریب تر در شرف بالاتر کسانے که دو مراتب یافته اند از اصحاب یک امتیاز دارند و همچنان
اصحاب سه از اصحاب دو۔ و اصحاب چهار از اصحاب سه۔ و اصحاب پنج از اصحاب چهار۔ و تعیین
مراتب و تخصیص مشارب امر موهبتی است کسب را در ان اختیار نیست اللهم الا به قسر شدید
کشش زانند از پیر کامل۔ ع این کار دولت است کنون تا کرارسد۔ این طرق و مراتب
خمسہ به منزلت ابواب ثمانیہ بہشت برین اند کہ ہر باب برائے دخول بہ حوضہ رضا و
ادج قبول کافی و وافی است۔ ہر باب مخصوص بہ گروہے باشد۔ و کسانے باشند کہ استحقاق
دو باب داشته باشند۔ و کسانے از سه و کسانے ازین بیش تا آن کہ کسانے باشند کہ از ابواب
ثمانیہ برائے ایشان صدائے خوش آمدید و کلمات ترحیب اهلہ و سهلہ و مہر حبا بلند
خواہد شد سر وار و جهان سیانس و جان صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند من کان من اهل الصلوة
دعی من باب الصلوة و من کان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد و من کان
من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة و من کان من اهل الصیام دعی من
باب الشریان فقال ابو بکر رضی اللہ عنہما یا رسول اللہ ما علی احد یدعی من
تبارک الا ابواب من ضری رقی فہل یدعی احد من تبارک الا ابواب کلہا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم و اسر جو ان تکون منهم یا ابا بکر انتھی
والله یختص برحمته من یشاء۔

و باید دانست آنچه حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم واقاض علینا من برکاتہم ولایت لطائف
خمسہ را بہ حضرات انبیاء الوالعزم منسوب می فرمایند معنیش آن است کہ سائل کہ می
لطائف خمسہ حاصل می شود آن تابع و بہ منزله ظل آن قرب است کہ انبیاء علیہم السلام را در مقام

ولایت حاصل شدہ است مقام نبوت آن سروران را نشان دیگر است کہ در آزار آن علوم و معارف
ولایت بیچ مناسبت نہ دارد۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوبے نوشتہ اند۔ زیر قدم
بودن لطیفہ یکے از انبیاء علیہم السلام بہ آن معنی است کہ صفتے از صفات حقیقتاً مرنی آن نبی است
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن صفت جزئیات بسیار دارد کہ یک جزئی آن مرنی سالک است الخ
تشریح این کلام بہ پنجے است کہ حق تعالی اجل مجدّد را غنار ذاتی مسلم است۔ او تعالی و تقدس
بہ عالم و عالمیان بیچ مناسبت نہ دارد ہرچہ بہ ظہور رسیدہ کرشمہ تجلیات اسما و صفات آن
بے نیاز است کہ بہ واسطہ آن ہر آن و ہر جاتازہ فتوحات و فیوضات بہ تمام کائنات می رسد۔ چون
عالم بتامہ من اولہ الی آخرہ منظر اسما و صفات واجبہ است لہذا ہر فرد از افراد انسان لا
مخالہ منظر صفتے است از صفات غیر متناہیہ او تعالی و تقدس۔ و ہر صفت بہ رنگ کلی است کہ
جزئیات کثیرہ غیر متناہیہ دارد چہ ہر صفت را تجلیات بے شمار است و ہر تجلی را اطلاق بے اندازہ
و ہر ظل را نقاط بے عدد و بے پایان۔ تعلق و ارتباط حضرات انبیاء علیہم السلام بہ کلیات است و
ترتیب ایشان بہ آنها شدہ۔ و تعلق و ارتباط سائر ناس بہ ظلال و نقاط ظلال است کہ بہ منزلی
جزئیات می باشند و ترتیب ایشان از ان جزئیات شدہ۔ صفت تکوین کہ منتشر صد و افعال است
رتب حضرت آدم است علیہ السلام ترتیب ایشان بہ این صفت شدہ کہ ترتیب او از
جزئیات این صفت شدہ آن جزئی مبداء تعیین اوست و او را آدمی المشرب گویند ولایت او زیر
قدم حضرت آدم است علیہ السلام و وصول او از رہ لطیفہ قلب است۔ و ترتیب حضرت نوح و
حضرت ابراہیم علیہما السلام از صفات ثبوتیہ است خصوصاً از صفت علم کہ اجمع صفات ذاتیہ
است۔ و ترتیب حضرت موسی علیہ السلام از شیونات ذاتیہ است و شان الکلام رب ایشان است
و ترتیب حضرت عیسی علیہ السلام صفات سلبیہ است کہ موطن تقدیس و تمیزیہ است۔ و ترتیب
حضرت خاتم الرسل علیہ و علیہم الصلوٰات و التسلیمات از جامع صفات و شیونات و تقدیسات و
تمیزیہات است کہ مرکز دائرہ این کمالات است و در مرتبہ صفات و شیونات تعبیر از ان بہ
شان العلم مناسب است کہ این شان عظیم الشان جامع جمیع کمالات است۔ کسانے کہ از
جزئیات این مقامات ترتیب یافتہ اند آن جزئیات مبادی تعینات ایشان است و
مشارب ایشان ابراہیمی یا موسوی یا عیسوی یا محمدی می باشد۔ سیر محمدی المشرب بہ ترتیب
از قلب بہ روح و از روح بہ سر و از سر بہ خفی و از خفی بہ اخفی بہ حضرت اعدتیت بر شاہ را و مستقیم

واقع است کہ چنگانہ عالم امر را بہ ترتیب طے نموده۔ در اصول اینہا و باز در اصول اصول ہیں
ترتیب را امری داشتہ کار را بہ انجام می رسانند۔ بہ خلاف اصحاب ولایات دیگر کہ گویا از ہر درجہ
نقبے کندہ خود را تا بہ مطلوب می رسانند۔ شک نیست کہ افعال و صفات و شیونات و تنزیہات
از ذات او تعالیٰ و تقدس منفک نیست اگر انفاک است در ظلال است۔ پس در اں موطن
و اصلان افعال و صفات و شیونات و تنزیہات را نیز نصیبی از تجلیات ذات بے چون تعالیٰ و
تقدس حاصل خواهد شد اگر چه صاحب آغنی را در علو و سفلی امتیاز بے حاصل است۔

باید دانست کہ بعثت انبیاء علیہم السلام بہ عالم خلق است و دعوت ایشان مقصود
بر عالم خلق ساختہ اند۔ لہذا مکلف اجزائے خلق اند کہ قالب است۔ تمنعات بہشت و آلام و زخ
و دولت دیدار و بے دولتی حرماں ہمہ وابستہ بہ خلق است امر را بہ آن تعلق نیست تعلق فریض
و واجبات و سنن بہ قالب و اجزائے خلق است۔ نصیب اجزائے عالم امر از اعمال نافلہ است۔
باید دانست سیر سالک در دائرہ امکان و در دائرہ ظلال کہ آن را ولایت صغری گویند
سیرانی الشری باشد و از اصل مبداء تعین اعنی از دائرہ ولایت کبری از تجلیات اسماء و صفات تا
تجلیات ذات و حضرت احدیت مجرورہ سیر سالک را سیر فی اللہ گویند و چون از اں جا رجوع واقع
شود اں را سیر عن اللہ گویند۔

و باید دانست کہ معنی وصول از راہ یکے از لطائف خمسہ مبارکہ آن است کہ ورود فیض
بر اں لطیفہ شریفہ بیشتر می باشد لذت و علاو تے و لذات و لذات کہ در اں لطیفہ شریفہ می باشد از اں
گونہ احوال خصوصی در لطائف دیگر نہ می یابید و معنی تہذیب لطائف شریفہ آن است کہ
لطائف بہ کیفیات و احوال ماسبق بر سندنو رانیت خود را در یا بند و کارخانہ باطن از سر نو تازہ
و روشن گردد۔ بتلا از لطیفہ قلب می شود۔ چون لطیفہ اصل خود را بہ یاد می آرد۔ آتش
شوق و بیادری گیرد۔ قصد طیراں بہ اصل مقام خود می نماید تا بہ اصل خود پیوندد۔ از
فایت شوق شعلہ رومی نماید کہ اں را حضرات مفتح باب می گویند رفتہ رفتہ این شعلہ قوی
و بلند تری شود تا اں کہ از قفس عنصری می بر آید۔ و ہمیں معنی مراد است آنکہ گویند لطیفہ
از قالب بر آمد۔ اں زماں از لطیفہ تا اصل مقام او کہ بالائے عرش برین است را ہے کشادہ
از نور ظاہری گردد و بعضے افراد متارہ از نور معلوم می کنند تا بہ اصل خود می پیوندد۔ و معلوم
باد کہ از وقت بر آمدن بطائف از قالب و تا وصول آنہا بہ اصول خود و قیام نمودن آنہا در

مواطن سالک التوار لطائف را بیرون سینه خود مشاهده می کند و این الحضرات را سیر آفاقی گویند چون لطائف
به اصول خود می رسند و در آن مواطن قیام می نمایند سیر انفسی شروع می شود. آن زمان سالک هر چه
می بیند من الاوار و الاسرار. درون سینه خود می بیند و به ستر کریمه سَسْرُ كَرِيمَةٍ اَيَّا تِنَا فِي الْاَفَاقِ
وَفِي اَنْفُسِهِمْ می رسد.

حضرت مجدد قدس سره می نویسد قلب از عالم امر است و در راه عالم خلق تعلق و عشق داده
به عالم خلق فرود آورده اند و به مضغه که در جانب چپ است تعلق خاص بخشیده اند در رنگ آن که
با شاه راه کُنَّاسِ عشق پیدا می شود و به سبب آن در منزل کُنَّاسِ نزول نماید و روح که الطف از قلب
است از اصحاب یکین است و لطائف ثلاثه که فوق لطیفه روح اند به شرف خَيْرُ اَلْمَوْسِمِ
اَوْ سَطْحُهَا مشرف اند هر چند لطیف تر به وسط مناسب تر لَآ اَنَّ السِّرَّ وَالْخَفِيَّ عَلَى طَرَفِي
الْاَخْفَى اَحَدُهُمَا عَلَى الْاَيْمَنِ وَالْاُخْرَى عَلَى الشِّمَالِ و نفس مجاور حواس است تعلق به دماغ
در دو ترقی قلب منوط است به وصول او در مقام روح و به مقام مافوق روح و همچنین ترقی روح و
مافوق او منوط است به وصول آنها به مقامات فوقانی لیکن این وصول در ابتداء به طریق احوال است
و در انتها به طریق مقام و ترقی نفس به رسیدن اوست در مقام قلب به طریق احوال در ابتداء و به طریق
مقام در انتها و در آخر کار این لطائف سه به مقام اخفی می رسند و همه به اتفاق قصد طیران به عالم
قدس می نمایند و لطیفه قالب را خالی و تهی می گزارند اما این طیران نیز در ابتدا به طریق احوال است و
در انتها به طریق مقام و حِينَئِذٍ يَحْضُرُ الْقَنَاءُ و مَوْتِی که پیش از موت گفته اند از این جُدائی
لطائف سه است از لطیفه قالب. و می نویسند لازم نیست که جمیع لطائف در مقام جمع
شوند و از آنجا طیران نمایند گاه باشد که قلب و روح هر دو به اتفاق این کار کنند و گاه هر سه و گاه
هر دو چهار و آنچه اول مذکور شد اتم و اکمل است و مخصوص به ولایت محمدی علیه وآله الصلوات التلیات
و ماعدائے اوقسمه از اقسام ولایت است. و نوشته اند بعد از مفارقت لطائف سه و عروج
آنها در عالم امر هر آینه خلیفه آنها درین عالم همین بدن خواهد ماند و کار همه آنها خواهد کرد و بعد
ازین اگر الهام است بر همین مضغه است که فلیفه حقیقت جامع قلبیه است و آنچه
در حدیث نبوی علیه الصلوات و السلام آمده است مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا
ظَهَرَ تَبَيُّعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ مراد ازین قلب و الله سبحانه و
اعلم همین مضغه است و در احادیث دیگر این مراد متعین است کَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي بِعُرْوِضِ غَيْنٍ بِرِضْفِ اسْتِ نَهْ بِرِحْقِيَّتِ جَامِعِهِ كَمَا
 أَوْ بِكَلِمَةِ اَزْغَيْنِ بِرَأْمِهِ اسْتِ وَدِرَاعَادِيثِ دِيكِرِ آمَدِهِ اَنْ تَقْلِبَ قَلْبُ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمَانِ - الْحَدِيثُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ كَرِيشَةٍ فِي اَرْضٍ فَلَاةٌ - الْحَدِيثُ وَقَالَ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ - وَالتَّقْلِبُ وَعَدَمُ
 الثَّبَاتِ ثَابِتَةٌ لِهَذِهِ الْمُضْغَةِ لِأَنَّ الْحَقِيقَةَ الْجَامِعَةَ لَا تَقْلِبُ لَهَا اَصْلًا بَلْ هِيَ
 مُطَهَّنَةٌ رَاسِخَةٌ عَلَى الْاِطْمِينَانِ - وَالْخَلِيلُ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 اَيْطَلَبُ اِطْمِينَانَ الْقَلْبِ اِرَادِيهِ الْمُضْغَةَ لَا غَيْرُ لِأَنَّ قَلْبَهُ الْحَقِيقِيَّ قَدْ كَانَ
 مُطَهَّنًا بِلَا رَايٍ بَلْ نَفْسُهُ اَيْضًا كَانَتْ مُطَهَّنَةً بِسِيَاسَةِ قَلْبِهِ الْحَقِيقِيِّ - قَالَ
 صَاحِبُ الْعَوَارِفِ قُدْسٌ سِرٌّ اِنَّ اِلَهَامَ صِفَةِ النَّفْسِ الْمُطَهَّنَةِ الَّتِي عَرَجَتْ
 فِي مَقَامِ الْقَلْبِ وَاِنَّ التَّلَوِّيَّاتِ وَالتَّقْلِيْبَاتِ حِيْنَئذٍ تَكُوْنُ صِفَاتِ النَّفْسِ
 الْمُطَهَّنَةِ وَهُوَ كَمَا تَرَى مُخَالِفٌ لِاِحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ وَلَوْ تَبَسَّرَ الْعُرُوْجُ مِنْ
 هَذَا الْمَقَامِ الَّذِي اَخْبَرَ الشَّيْخُ عَنْهُ تَعْلَمُ الْاَمْرَ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا حَ صِدْقٌ مَا
 اَخْبَرْتُ بِهِ وَطَابَقَ الْكُشْفُ وَاِلَهَامٌ بِالْاَخْبَارَاتِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ - وَلَقَدْ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اَخْبَرْتُ بِهِ مِنْ خِلَافَةِ الْمُضْغَةِ
 وَوُفُوْدِ اِلَهَامِ عَلَيْهَا وَصَيْرُوْرَتِهَا صَاحِبِ اَحْوَالٍ وَتَلَوِّيَّاتٍ مَا عُبِّرَ عَلَى
 الْمُتَعَصِّبِيْنَ الْجَاهِلِيْنَ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ حَقِيقَةِ الْاَمْرِ فَتَقْلِبُ عَلَيْهِمْ فَمَا ذَا الْقُوْ
 لُوْنَ فِي الْاَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَهِي الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَيْثُ قَالَ اِنَّ فِي حَسْبِ
 نَبِيِّ اَدَمَ لِمُضْغَةٍ اِذَا صَدَحَتْ صَلَّى الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا اَسْدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ اِلَّا وَ
 هِيَ الْقَلْبُ وَجَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُضْغَةَ هِيَ الْقَلْبُ عَلَى سَبِيْلِ الْمُبَالَغَةِ وَ
 وَنَاطِصَ اِلَهَامِ الْجَسَدِ وَفَسَادُهُ بِصَلَاحِيْهَا وَفَسَادِهَا فَيَجُوْرُ لِهَذِهِ الْمُضْغَةِ مَا
 يَجُوْرُ بِالْقَلْبِ الْحَقِيقِيِّ وَاِنَّ كَانَ عَلَى سَبِيْلِ النِّيَابَةِ وَالْخِلَافَةِ - وَنُوشَةُ اَنْدَ
 حَوْلَ لَطَائِفِ سِتَّةٍ بَعْدَ اَزْمَارِقَتِ اِذَا قَالِبٌ وَصُوْلٌ بِمَقَامِ قُدْسٍ وَتَلُوْنٌ بِصَبْغِ اَنَّ اَكْرَبَ قَالِبُ
 بَا زَجْمِ نَمَا يَنْدُ تَعْلُقُ پِيْدَا كُنْدُ سَوَائِي حَتَّى وَحَكْمُ قَالِبُ كِيْرِنْدُ وَبَعْدَ اَزْمَتْرَاجِ بَا زِيْكَ قَسْمُ فَنَائِي پِيْدَا
 كُنْدُ وَحَكْمُ مَيَّتِ بَكِيْرِنْدُ دَرِيْنَ وَتَمَّتْ بِتَجَلِيْ غَا صِ تَجَلِيْ كَرْدِنْدُ وَاَزْمَرِحَاتِ پِيْدَا كُنْدُ وَبِمَقَامِ

بقابله منتهی شوند و منجلی به اخلاق الله گردند۔ درین وقت اگر آن خلعت را بخشیده به عالم بازگردانند
مرتبہ از ذنوبه تندی خواهد انجامید و مقدمه تکمیل پیدا خواهد شد۔ و اگر به عالم باز نه گردانند و تندی
بعدد نوحاصل نه شود از اولیای عزت خواهد بود و تربیت طالبان تکمیل ناقصا از دست او خواهد
آمد۔ این است حدیث بدایت و نہایت به طریق رمز و اشارت۔ اما فهمیدن آن به غیر قطع منازل محال
است۔ و نوشته اند۔ باید دانست کہ این رجوع و اصل کہ به کلیت واقع شود از اتمل مقامات
دعوت است۔ این غفلت سبب حضور جمع کثیر است۔ فافلان زین غفلت غافل اند و حاضران
ازین رجعت جاہل۔ این مقام از قبیل مدح بما لیشبہ الذم است۔ فہم ہر کویہ اندیش اینجانہ رسد
اگر کمالات این غفلت را بیان کنم ہرگز کسی آرزوی حضور نہ کند۔ این آن غفلت است کہ خواص
بشر را بر خواص ملک فضیلت بخشید۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم را رحمت عالمیاں گردانید۔ این آن غفلت است کہ از ولایت بہ نبوت می رساند۔ این آن
غفلت است کہ از نبوت بہ رسالت می رساند۔ این آن غفلت است کہ اولیای عشرت را بر
اولیای عزت مزینت می بخشد۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم را بر صدیق اکبر سبقت می دهد بعداً فاکاننا کاذباً فی حقہ۔ این آن غفلت است کہ
صحور را بر سکر ترجیح می نماید۔ این آن غفلت است کہ نبوت را بر ولایت افضل می گرداند علی ترغ
ألف القاصرین۔ این آن غفلت است کہ پیسب آن قطب ارشاد از قطب بدل الفضلیت
پیدا می کند۔ این آن غفلت است کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرزوی آن می نماید آن جا کہ
می فرماید یا لیتنی صحو محمداً این آن غفلت است کہ حضور کمینہ فادوم اوست۔ این آن
غفلت است کہ وصول مقدمہ حصول اوست۔ این آن غفلت است کہ بہ صورت تنزل
است و بہ حقیقت ترفع۔ این آن غفلت است کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد۔ و قبایب
کمالات ایشان می گردد و شرح اگر بگویم شرح این بے حد شود و نوشته اند۔ قبایب اولیاء اللہ صفات
بشریت ایشان است۔ بہ ہر چه سائر مردم محتاج اند این بزرگواران نیز محتاج اند۔ ولایت ایشان
را از احتیاج نہ می بر آرد۔ و غضب ایشان نیز در رنگ غضب سائر مردم است۔ ہر گاہ سید انبیاء
علیہم الصلوٰت والتسلیما ت فرماید أَعْضَبُ كَمَا يَعْضَبُ الْبَشَرُ بِه اولیاء چہ رسد۔ همچنین
این بزرگواران در اکل و شرب و معاشرت با اہل و عیال و مواسست با ایشان، با سائر ناس شریک
اند۔ تعلقات شتی از لوازم بشریت است از خواص و عوام ز اہل نہ می گردد و حق سبحانہ در شان انبیاء

عليهم الصلوات والتسليمات می فرماید وَمَجَعَلْنَا لَهُمْ جَسَدًا آلاَ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَكفارة ظاهر بین می
 گفتند فَاَلِهَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمَشِي فِي الْأَسْوَاقِ - پس هر که نظر او بر ظاهر اهل الله
 افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد - همین ظاهر بین ابو جهل و ابولهب را از
 دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت - سعادتمندان است که نظر او از ظاهر بین
 اهل الله کوتاه گشت و حدت نظر او به صفات باطنه این بزرگواران نفوذ کرد و در باطن مقصور گشت -
 قَهُمْ كَيْبِلَ مِصْرَ بِلَاءٍ لِلْمُحْجُوْبِيْنَ وَقَاءٌ لِلْمُحْجُوْبِيْنَ عَجَبِ كَارِءِ اسْت - صفات بشریه
 آن قدر که در اهل الله ظاهری گردد - در سایر مردم ظاهر نیست و جهش آن است که ظلمت و کدورت
 در محل هموار و مصفا اگر چه اندک باشد بیشتر هویدای گردد و از آن چه در محل ناهموار و غیر مصفا اگر چه
 بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت می کند و در قالب و قلب و روح
 می رود - و در خواص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز از این ظلمت
 مبری است مقصور بر قالب است و بس - و ایضا این ظلمت در عوام موجب نقصان خسارت است
 و در خواص موجب کمال و نصارت - همین ظلمت خواص است که ظلمتهای عوام را از اهل می گرداند
 قلبهائے ایشان را تصفیه می بخشد و نفسهارا تزکیه می دهد - اگر این ظلمت نه می بود خواص را به عوام
 هیچ مناسبت نه می کشود و راه افاده و استفاده مسدود می نمود - و این ظلمت در خواص آن قدر نه
 می ایستد که مگر سازد بلکه ندامت و استغفار که در قفای او دست دهد چندین ظلمت و کدورت
 دیگر را هم زد آید (صاف و روشن کند) و ترقیات می فرماید - همین ظلمت است که در ملائک مفقود
 است و به سبب آن راه ترقی مسدود - اسم ظلمت بروی از قبیل مدح بکایشبه الذم است -
 عوام کالانعام صفات بشریت اهل الله را در رنگ صفات بشریت خود می دانند و محروم و
 مخدول می مانند - قیاس فانی بر شاهد فاسد است - هر مقام را خصوصیات علیحده است و هر محل را
 لوازم جدا - و نوشته اند حضرت حق سبحانه و تعالی او لیام الله را بر نهی مستور ساخته است که ظاهر
 ایشان از کمالات باطن ایشان خبر نه دارد فکیف ما هدائے ایشان - باطن ایشان را نسبتی که به مرتبه
 بیچونی و بیچگونی حاصل گشته است نیز بیچون است و باطن ایشان چون عالم امر است نیز نصیبی از
 بیچونی دارد و ظاهر که سراسر چون است حقیقت آن را چه دریا بد بلکه نزدیک است از نفس
 حصول آن نسبت انکار نماید لغایبه الجهل و عَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ و تواند بود که نفس حصول نسبت
 را دانند مانده اند که متعلق آن کیست بلکه بسا است که نفی متعلق حقیقی او نماید و کل ذلک

لَعَلَّو تِلْكَ النَّسَبَةَ وَدُنُوهُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ خَوْفٌ مَغْلُوبٌ أَلْ نَسَبَتِ اسْتِ وَازْدِيدُ وَدَانِش رَفْتِه اسْتِ
 چه داند که چه دارد و به که دارد پس ناچار غیر از عجز از معرفت راه نه باشد لهذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرمود الْعَجْزُ مِنْ دَرَكَ الْأَدْرَاكِ إِذْ رَأَى نَفْسَ أَدْرَاكِ عِبَارَتِ از نسبت خاصه است که
 عجز از ادراک آن لازم است لِأَنَّ صَاحِبَ الْأَدْرَاكِ مَغْلُوبٌ لَا يَعْلَمُ إِذْ رَأَى آدَ
 وَغَيْرَهَا لَا يَعْلَمُ حَالَهُ كَمَا مَرَّ وَنُوشْتِه اند۔ الہی چہیت کہ اولیائے خود را کردی کہ باطن
 ایشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ از آن چشید حیات ابدی یافت و ظاہر ایشان سخم قاتل کہ ہر کہ
 بہ آن نگرست بہ موت ابدی گرفتار آمد ایشان اند کہ باطن ایشان رحمت است و ظاہر ایشان زحمت
 باطن بین ایشان از ایشان است و ظاہر بین ایشان از بدکیشان۔ بہ صورت جو نما اند و بہ حقیقت
 گندم بخش۔ بہ ظاہر از عوام بشر اند و باطن از خواص ملک۔ بہ صورت بر زمین اند و بہ معنی بر فلک جلیس
 ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ
 حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔
 این است قدرے از کلام و تحقیق این بزرگواران فَالْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْقَطْرَةُ
 تَبَيِّنُ عَنِ الْقَلْبِ بِرَحْمَةِ تَعَالَى ایشان را اجر با عنایت فرماید کہ برائے ما دون ہمتاں اقرب و اسہل طرق
 تجویز فرمودہ اند کہ البتہ موصل الی المقصود می باشد آثار و خطوط این راہ ہدیٰ امام الطریقہ بہاؤ الحق
 والدین حضرت سید السادات محمد نقشبند مشکل کشا بخاری قدس اللہ سرہ تجویز کردہ اند بعد از آن کہ
 پانزدہ روز سر بہ سجدہ نہادہ در جناب الہی تضرع نمودند کہ ہر ارادے نشان دہ کہ اسہل و اوصل باشد
 چنانچہ دعائے ایشان بہ اوج قبول رسید و این طریقہ شریفہ بہ ایشان عنایت شد کہ اندراج ہنایت
 در بدایت دارد۔

نوبتِ آخر بہ بخارا زدند	بیکہ کہ دریشرب و بطحی زدند
جز دل بے نقش نشد نقشبند	از خط آن بیکہ نہ شد بہرہ مند
معدن او خاک بخارا بود	آن گہر پاک نہ ہر جا بود
زاخری او حبیب تمتا تھی	اول او آخر ہر منتهی

حضرت ایشان فرمودہ اند ہر طریقہ عنایت کردہ اند کہ البتہ موصل است و یافت بسیار دارد۔
 دران نہ محرومی است نہ مجاہدہ۔ ما فضلیا نیم و ما مراد انیم۔ اتباع سنت و عمل بر عزیمت و ذکر خفی
 طریقہ من است۔ خلفا و جانشینان حضرت ایشان طریقہ شریفہ ایشان را واضح تر و روشن تر کردہ

رفتند تا آن که آفتاب کمال بر چرخ ہدایت ظہور نمود۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ آں راہ عظیم المرتبت را شاہراہ کثیر المنفعت ساختہ و راہی اقصی الغایات رسانیدہ عالم را منور ساختند۔ فَجَزَّاهُمُ اللّٰهُ بِمَحَازِنِہٖ وَتَعَالَى عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا۔ این بزرگواراں برائے وصول الی اقصی الغایات چند ضوابط و قواعد نہادہ اند تا سالک بران کار بند شدہ شاہراہ محبت را قطع نماید۔ لہذا فقیر اولاً آن اصول و کلمات مبارکہ را بیاں می نماید و باز کیفیت سلوک و مدارج آن را بیاں خواهد کرد۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ۔
در قافلہ کہ اوست دامنم نہ رسم این بس کہ رسد ز دور بانگ جزہم

بیان دہ اصول کہ بمقامات عشرہ موسوم اند

فرمودہ اند کہ قطع منازل سلوک عبارت از طے مقامات عشرہ است۔ کہ بنات سلوک بران گزارشتہ شدہ۔ اول آن مقام توبہ و انابت است۔ دوم عزلت و ریاضت سوہم و رع و تقوی۔ چہارم طاعت و ملازمت ذکر و ہجرت و قناعت ششم توجہ در جاہ مفتوح صبر و تسلیم ہشتم توکل و اعتماد بر پروردگار نهم حمد و شکر دہم ریضا و خوشنودی بہ فضلے پروردگار جل شانہ و علم احسانہ۔ باید دانست کسائے کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشتہ اند ایشان مقامات و مراتب عشرہ را بالذات قطع می کنند۔ و کسائے کہ سیر جذبی را مقدم داشتہ اند مقامات عشرہ را در ضمن تصفیہ لطائف عالم امر قطع می نمایند۔ چہ در قطع دائرہ امکان قطع این مراتب ہم دست می دہد کہ منوط بہ فنائے قلب است و بہ فنائے قلب سالک داخل زمرہ اولیاء می گردد۔

فرمودہ اند چون کہ ہم درین زماں قاصر اند و اول مقام از مقامات عشرہ توبہ است۔ برائے حصول آن مدتے در کار است اگر برائے تحصیل آن تکلیف تفصیل کردہ شود شاید درین مدت فتویے راہ یابد و طالب از مقصود بازماندہ مقام توبہ را ہم بہ انجام نہ رساند۔ لہذا کتفا بر اجمال کردہ تفصیل را حوالہ بہ مرد را یام کند۔ بعد از حصول توبہ بہ طریق اجمال شیخ طالب را مناسب استعداد او تعلیم نماید و توجہ بہ کار او دارد و التفات بہ حال او مرعی نماید۔ آداب شراطط راہ را بہ او نشان دہد و بہ متابعت کتاب و سنت و اقوال ائمہ و آثار سلف صالحین ترغیب فرماید و اعلام نماید کہ کثیوف و قانع را کہ سر مواز کتاب و سنت مخالفت داشتہ باشند۔ اعتبار نہ کند بلکہ ازاں متنفر ماند و بہ تصحیح

حقانہ بہ مقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و تعلیم احکام فقہ از مسائل ضروریہ
 بہ موجب آن تاکید عمل فرماید کہ دریں راہ بے حصول دو جناح اعتقادی و عملی طیران میسر نیست۔

محال است سعدی کہ راہ صفا تو او رفت جز در پئے مُصطفا

و تاکید نماید کہ در تقمہ احتیاط نیک مرعی دارد۔ ہر چہ کہ یا بد و از ہر جائے کہ بدست رسد
 نہ خورد تا وقتے کہ در آن باب فتویٰ از شریعت غرادرست نہ کند بالجملہ در جمیع امور قائل کہ
 الرَّسُولُ فَخَذُوا مِنْهُ مَا تَكَلَّمُ عَنْهُ فَأَنْتُمْ حَمِيمٌ - رانصب عین خود سازد۔

باید دانست کہ حصول مقامات عشرہ بہ تفصیل و ترتیب مخصوص بہ سالک مجذوب است
 کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشته است۔ و بر سبیل اجمال و خلاصہ نصیب مجذوب
 سالک است۔ چہ اور اعنایت ازلی گرفتار محبت ساخته است کہ بہ تفصیل مقامات عشرہ نہ می تواند
 پرداخت۔ اور از ضمن جذبہ محبت خلاصہ مقامات برو چہ اتم حاصل است کہ صاحب تفصیل را میسر
 نیست۔ و باید دانست کہ سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک۔ بعد از طے منازل و رفع حجب
 ہر دو طائفہ داخل اند۔ و نفس و حصول یکے را بر دیگری بیچ مزیت نیست۔ چنانچہ دو شخص از منازل
 بعیدہ بہ کعبہ معظمہ می رسند یکے بہ معالِم راہ و کیفیات ہر منزل را بہ قدر استعداد خود و نشانی
 ساختہ و دیگری از تماشائے معالِم و منازل چشم دوختہ از شراب محبت مدہوش گشتہ بہ کعبہ رسیدہ
 در وصول بہ کعبہ ہر دو مساوی اند یکے را بر دیگری شرف نیست اگر چہ در معرفت معالِم را و متفاد
 افتادہ اند۔ و باید دانست کہ بعد از وصول بہ مطلوب ہر دو طائفہ را جہل لازم است خواہ آن
 سالک مجذوب بود کہ از اہل کشف و معرفت می باشد۔ یا مجذوب سالک بود کہ از اہل جہل و
 حیرت است اِنَّ الْمَعْرِفَةَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَهْلٌ وَ عَجْزٌ عَنِ الْمَعْرِفَةِ۔ و قطع این مقامات
 عشرہ منوط بہ تجلیات ثلاثہ اند۔ تجلی افعال کہ آن را محاصرہ گویند و آن تجلیات صفت تکوین است۔
 و تجلی صفات کہ آن را مکاشفہ گویند۔ و تجلی ذات کہ آن را مشاہدہ گویند۔ جمیع مقامات غیر از مقام
 رضا وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات اند۔ و مقام رضا منوط بہ تجلی ذات است تعالیٰ و تقدس
 و بہ محبت ذاتیہ کہ مستلزم مساوات ایلام محبوب است بہ انعام او نسبت بہ محب۔ پس لا جرم
 رضا متحقق شود و کراہت بر خیزد۔ حصول مقامات تسعہ اگر چہ وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات
 است اما بلوغ آہنابہ حد کمال و فنائے اتم وابستہ بہ تجلی ذات است۔ ہر گاہ سالک قدرت کاملہ
 حق سبحانہ را بر خود و بر جمیع اشیا مشاہدہ می کند بے اختیار بہ توبہ و انابت رجوع کردہ بہ گریہ زاری

آمدہ عزلت و ریاضت اختیار کند و از ترس و بیم و رع و تقوی را شیوہ خود ساخته بہ طاعت و ملازمت
ذکر خود را مشغول سازد۔ چوں عظمت و کبریائی او تعالی و تقدس مشاہدہ کند نیایے دنی در نظر او
خوابے اعتبار در آید۔ و ناچار بے رغبتی در دنیا پیدا شود و زہد و قناعت اختیار کند۔ و چوں مہربانی
و رأفت او تعالی متجلی شود در مقام توجہ و رجاء آید۔ و چوں او را مولای نعم دانند و اعطای و
منع از او شناسد صبر و تسلیم او بدین خود ساخته از راه توکل و اعتماد رفته در مقام شکر و حمد در آید۔
و مقام رضا آن زمان صورت بند کہ ایلام محبوب بہ الغام اومساوات پیدا کند۔ کراہت از
میان برخیزد ہرچہ از محبوب آید محبوب نماید۔

فَلَنْ قَالَ لِي مَثْمَثًا مَعَاوِطَاعَةً وَقُلْتُ لِدَارِ عِي الْمَوْتِ أَهْلًا وَمَرْحَبًا

وصول بہ این مقام عالی بعد از قطع سلوک و جذبہ و مشاہدہ است اما بلوغ بہ حد کمال و فنا ہے اتم
گنایند چوں در بہشت ہمیں خواہد شد کہ وابستہ بہ دیدار پروردگار و خوشنودی او سبحانہ و تعالی می
باشد در صحیحین از ابو سعید روایت است کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ان الله يقول
لَا هِلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا وَسَعْدًا يَا كَ وَالْخَيْرِ كَلَّةُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هَلْ ضَمِينُمْ فَيَقُولُونَ وَقَالَ لَنَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ
إِلَّا أَعْطَيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ
أَحُلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا أَمْقَامَاتٍ تَسْعُهُ رَادِرِ آخِرَتِ
تصور نیست۔ در آن جا توبہ و انابت از چہ بود۔ و عزت و ریاضت از بہر کہ۔ و رع و تقوی را چہ
کار و فیہا کُلُّ مَا تَشْتَهِيهِ إِلَّا كَفَسُ وَتَلَدًا لَآ عَيْنُ۔ نے طاعت و نے ذکر۔ زہد و قناعت
را چہ جائے۔ توجہ و رجاء را چہ گنجائش صبر و تسلیم از چہ۔ توکل و اعتماد را چہ حاجت۔ آرزے حمد و شکر را آن
جا وجودی باشد لیکن آن از شعاب مقام رضا است نہ میان از رضا۔

نے از توحیات جا و در آن می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم

نے کام دل و راحت جاں می خواہم ہر چیز رضائے تست آن می خواہم

حق تعالی ماتہی دستاں و از پا افتادگان را ازین مراتب بلند و مقامات ارجمند حظ وافر نصیب فرماید۔
از گریہاں کار ہاد شوار نیست۔ بحر متہ نسید البشر صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔
در مراتب کمال فوق از مقام رضا مقامے نیست اللہ عز و جل مقام محبت ذاتی کہ مخصوص
بہ محبوب رب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم کہ معترتی است از جمیع نسب و اعتبارات۔

این دولت عظمیٰ حسن ظن است به محبوب تا آنکه اگر محبوب بر حلقوم محب اجرات بسکین نماید و اعضا
 او را یک یک کرده قطع نماید محب ازاں لذتے یابد و صلاح و بهبود خود در اں تصور کند۔ در
 مقام رضا رفع کراهت به دست می رسد و درین مقام التذاذ نقد وقت می گردد و فِشْتَانِ بَيْنَ
 تَرْفَعِ الْكَرَاهَةَ عَنِ الْفِعْلِ وَ بَيْنَ الْاِلْتِذَاذِ عَنِ الْفِعْلِ۔ و جائز است که در اں
 موطن خادم را از خادمان اولش خوریه تبعیت و ضمنیت و وراثت جائے دهند و قَاذِلِكْ عَلَيَّ
 اللهُ بَعَزِيْزٍ كَمَا اَفَادَهُ حَضْرَةُ الْمَجْدِيْدِ قَدِيْسٍ سَيِّدِيْ۔ و نیز حضرت ایشان نوشته اند۔
 باید دانست که کراهت ظاهری منافی رضائے باطن نیست و مرارت صورت نافی علالت حقیقت
 زیرا که ظاهر و صورت عارف کامل را بر صفات بشریت و اگر نوشته اند تا قیاب کمالات او گردد و
 ابتلا و آزمائش پیدا کند و محق با مبطل متمیز بود۔ این ظاهر و صورت عارف کامل را نسبت به باطن
 و حقیقت او در رنگ جامه یکتا تصور باید نمود نسبت به شخص لابس آل جامه۔ و معلوم است
 که جامه را نسبت به آل شخص چه مقدار است۔ همچنین است قدر صورت نظر به حقیقت او۔
 این صورت عارف را بے بصیراں در رنگ کوه می انگارند و مثل صورت بے حقائق خود خیال می کنند
 لاجرم در مقام انکاری آیند و حرام کسب می نمایند۔ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَ
 التَّرَاهُ مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَىٰ۔

یازده کلمات مصطلح

بنائے طریقہ شریفه بر یازده کلمات طیبه می باشد که ازان جمله هشت منقول از خواجہ خواجگان
 حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سره است و سه از امام الطریقہ حضرت سید محمد بها و الدین
 نقشبند بخاری قدس سره۔ وَ اِلَيْكَ بِهَذِيْهِ الْكَلِمَاتِ۔
 سہ ہوش در دم۔ عبارت از بیدار و ہشیار بودن سالک است در ہنس ازانفاس خود
 تا بغفلت نہ بر آید۔ انسان در شباز و زبست و چہار ہزار نفس یا قدرے زیادہ ازاں می کشد۔
 و فردا بہ روز قیامت در انفاس خود خواہد نگرست کہ کدامش بغفلت گزشتہ و آں زمان
 پشیمانی و حسرت خواہد کرد و قِيَا لَطُوْلِ الْحَسْرَةِ۔ وَ لَاحَتِ حِيْنَ مَنَدَمِ۔ حضرت پیرو مرشد
 برحق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَ اَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ بہ طالبان حق تاکید بلیغ می فرمودند کہ

در شب بار و زبست و پنج هزار بار ذکر شریف کرده باشند تا به حد و انفاس نوشته بر آئے آخرت
 بہم رسانند اَللّٰیْسُ مِنْ دَانَ نَفْسُهُ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ الْعَلِیُّزُّ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هُوَ ا
 هَا وَ تَمَّتْ عَلٰی اللّٰهِ الرَّحْمٰنِی. حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند دریں طریقہ شریفیہ حفظ نفس
 را ہم داشته اند. حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند. دریں راہ بنائے کار بر نفس است
 نہ گزارد کہ ضائع گردد سعی نماید کہ در دخول و خروج غفلت فرو نہ رود و غفلت نہ بر آید و در مابین النفسین
 غفلت بہ قلب لایہ نیاید. از راہ این محافظت سالک بہ دولت حضور و آگاہی می رسد. حضرت
 نجم الدین کبری قدس سرہ گفته اند. ذکرے کہ بر نفوس حیوانات جاری است انفاس ضروریہ ایشان
 است. در فرود رفتن و بر آمدن نفس حرف شریف ہا پیدا است کہ اشارت بہ غیب ہوتی حق
 تعالیٰ است. کسے خواهد یا نہ خواهد این حرف شریف پیدا است. پس طالب ہوشمند آن است
 کہ در وقت تلفظ این حرف ہوتی ذات حق سبحانہ ملحوظ وے بود در دخول و خروج نفس واقف
 و آگاہ بود تا در نسبت حضور مع اللہ فتورے واقع نہ شود تا بہ جائے برسد کہ این نسبت شریفیہ
 بے تکلف در دل او حاضر بود و بہ تکلف آں را دور کرده نہ تواند.

باغیب ہوتی آمد اے حرف شناس انفاس ترا بود بر اں حرف اساس
 باش آگہ از اں حرف در امید ہر اس حرفے گفتم شکر اگہ در اری پاس

باید دانست کہ غیب ہوتی بہ اصطلاح اہل تحقیق عبارت از ذات پاک پروردگار است
 بہ اعتبار لا تعین کہ ہیچ علم و ادراک بہ کنیہ او نہ رسد. بعضے از فضلا ر گفته اند کما ذکرتہ ابو
 البقاء کہ اصل لفظ اسم جلالہ حرف ہا است کہ آن ضمیر فانیہ است کما قالہ اللکوفیون
 اِنَّ الْوَاوِلِیِّ شَبَاحِ الضَّمَّةِ وَ هِیَ تَرَا اَیْدَا لِسْقُوطِهَا فِیْ هَا وَ هُمْ چوں بہ عقول خود
 اثبات او تعالیٰ کردند اشارہ بہ ہا کردند. و چوں دانستند کہ او تعالیٰ مالک تمام اشیا است لام
 بلک لایماں افزودند و گفتند لہ. اِی لَہُ فَا فِی السَّمَاوَاتِ وَ فَا فِی الْاَرْضِ وَ بَا ز الْف
 لَامِ تعریف بر اں داخل کردند و لفظ مبارک اللہ شد و آں را علم بر ذات او سبحانہ و تعالیٰ
 گردانیدند فِسْبْحَانَ الَّذِیْ تَاةَ الْعُقَلَاءُ فِیْ ذَاتِہِ وَ صِفَاتِہِ لِاحْتِجَابِہَا بِاَنْوَا سِ
 الْعِظَمَةِ وَ اَسْتَا رِ الْجَبْرُوتِ کَذٰلِکَ تَحْیِرُ وَا فِی اللَّفْظِ الدَّالِّ عَلَیْہِ اَنَّهُ اسْمٌ
 اَوْ صِفَةٌ مُّشْتَقٌّ اَوْ غَیْرُ مُشْتَقٍّ عِلْمٌ اَوْ غَیْرُ عِلْمٍ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ کَا نَہُ الْعَكْسِ
 اِلَیْہِ مِنْ مَسَاةَ اشْبَعَةٍ مِنْ تِلْکَ الْاَنْوَا سِ فَقَصَّرَتْ اَعْيُنُ الْمُسْتَبْصِرِیْنَ عَنِ اِدْرَاکِہِ اِلٰی

لے ماندہ ز بحر علم بر ساحل عین
 بردار صفا نظر ز موج کو نین
 در بحر سراغ است در ساحل شین
 آگاہ بہ بحر باش بین النفسین
 ۱ نظر بر قدم عبارت ازان است کہ سالک در راہ رفتن چشم بر پشت پائے خود
 دوزد تا از مشاہدہ اشیاے متفرقہ خاطر پر آگندہ نہ شود و نظر بے جا نیفتد۔ لہ تمش فی
 الآخرین مہ حاشیر بہ این معنی است چہ تشبہ نظر باعث مہرح می باشد۔ چون نظر
 بر پشت پائے باشد۔ از کبر و خیلا دوری می باشد۔ و گفتمہ شدہ کہ نظر بر قدم عبارت از معرفت
 مشرب خود است سالک بر احوال و لطائف خود نظر داشته باشد کہ بر قدم کدام بنی از انبیار
 علیہم السلام رواں است و نیز گفتمہ شدہ کہ نظر بر قدم اشارت بہ سرعت سیر است کہ قدم
 سالک در راہ سلوک از نظر او پس نماید۔ چون نظر بہ جائے رسید و عقبش قدم ہم برسد۔ مولانا جامی
 در مدح امام الطریقہ قدس اللہ امرارہا گفتمہ۔

کم زدہ بے ہمدی و ہوش دم
 بس کہ ز خود کردہ بہ سرعت نظر
 در نہ گزشتہ نظرش از قدم
 باز نہ ماندہ تدمش از نظر

معنی اول مناسب احوال مبتدیان است و معنی دوم مناسب متوسطان و معنی سوم مناسب
 منتہیان کما قالہ بعض المشائخ۔

۳ سفر در وطن۔ عبارت ازان است کہ سالک از صفات بشریہ بہ صفات ملکیہ از صفات
 ملکیہ بہ صفات الہیہ سفر کند۔ از اخلاق ذمیمہ برآمدہ بہ اخلاق قدسیہ پیوندد کہ معنی تخلقوا
 یاخلاق اللہ است۔ خواجگان ما بہ سیر آفاقی کہ راہ دور دراز است نہ می پردازند بلکہ
 در ضمن سیر نفسی آن را قطع می نمایند۔ و بہ جائے سیرانی سیر کیفی را اختیار می فرمایند فرمودہ اند کہ
 سالک در بدایت حال چنداں سفر کند کہ خود را بہ ملازمت عزیزے رساند و در خدمت اوستی جمیل
 در حصول ملکۃ آگاہی نماید۔ مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ فرمودہ اند خبیث ہر جا کہ
 رود خبیث است۔ خباثت وے ز اہل نہ شود تا از صفات خبیثہ بہ صفات قدسیہ انتقال نہ کند
 حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند بہ خدمت عزیزے رسیدہ آیینہ دل را از صورت و نقوش
 حشویات کونیہ پاک و صاف کند ملکۃ و وصف تمکین را حاصل کند و نسبت خواجگان را بہ دست
 آرد۔ بعد ازاں ہر جا کہ رود ہر جا کہ ماند مانع نیست۔

یارب چہ خوش است بے وہاں خندیدن
 بے واسطہ چشم جہاں را دیدن

نشیں و سفر کن کہ بہ فایت خوب است بے منت پاگرد جہاں گردیدن
 سک خلوت در انجمن عبارت ازان است کہ در محل تفرقہ و در بزم و انجمن غفلت و پراگندگی
 بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر یا خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی
 الباین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ و ش این چنین زیباروش کم می بود اندر جہاں
 این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب
 مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد
 کہ ابتداءً این طریقت ازان است و سیر آفاقی در ضمن آن طے می شود۔ بہ خلاف دیگر سلاسل
 کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایت فی البدیۃ
 کردہ شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر
 ظاہر یا باطن جمع سازد اولی باشد و لیسعربہ قولہ تعالیٰ و اذکر اسم ربک و تتبثل
 الیہ تبیتلاً حضرت مافرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در
 شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عاقبت کبیرا اولیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفتہ اند کہ
 اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آن و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کسی نہ شنود
 حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف
 نمایند بہ این درجہ خواهد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید۔ قاضی
 محمد از حضرت احرار نقل کردہ اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و قاب
 بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کسی بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف
 می پنداشتم۔ کسے کہ بتدانش بہ این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد حق قیاس کن ز گلستان
 من بہامرا۔ حضرت ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا بر این گونہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن
 در این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش شمس میں سحر کند بر دہنہ طعنہ زند بر چلہ
 باید دانست کہ در بعض اوقات از جہت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از
 علم العلم می باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ
 سبب حضور جمیع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

نشیں و سفر کن کہ بہ فایت خوب است بے منت پاگرد جہاں گردیدن
 سک خلوت در انجمن عبارت ازان است کہ در محل تفرقہ و در بزم و انجمن غفلت و پراگندگی
 بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر یا خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی
 الباین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں
 این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب
 مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد
 کہ ابتداءً این طریقت ازان است و سیر آفاقی در ضمن آن طے می شود۔ بہ خلاف دیگر سلاسل
 کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایت فی البدیۃ
 کردہ شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر
 ظاہر یا باطن جمع سازد اولی باشد و لیسعربہ قولہ تعالیٰ و اذکر اسم ربک و تتبثل
 الیہ تبیتلاً حضرت مافرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در
 شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عافیت کبیرا اولیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفتہ اند کہ
 اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آن و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کسی نہ شنود
 حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف
 نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید۔ قاضی
 محمد از حضرت احرار نقل کردہ اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و قاب
 بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کسی بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف
 می پنداشتم۔ کسے کہ بتدائش بہ این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد و قیاس کن ز گلستان
 من بہا مرا۔ حضرت ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا بر این گونه صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن
 در این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش شمس میں سحر کند بر دہنہ طعنہ زند بر چلہ
 باید دانست کہ در بعض اوقات از جہت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از
 علم العالمی باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ
 سبب حضور جمیع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

باب نقل کرده شده و در کریمه بر حال لا تلهیهم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ اشارت
به این حال می باشد۔

سہ یاد کرد عبارت است از طرد غفلت به ذکر شریف۔ ذکر شریف اسم ذات بود یا نفی
و اثبات۔ به قلب بود یا به لسان۔ به نوعی باشد کہ خواب بود یا بیداری۔ در تکلم باشد یا خاموشی
در حرکت باشد یا در سکون در آن فترت پیدانه شود۔

یک چشم زدن غافل ازاں ماه نہ باشی شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی

باید دانست کہ در ذکر لسان از فترت ضروری است و در ذکر قلب و لطائف احتیاج فترت
نیست۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَايِعًا لِدِكْرِهِ أَي يَأْتِيهِ بِاللُّطَائِفِ وَاللِّطَائِفِ وَالْقَالِبِ۔ چه در خواب و چه در بیداری در ہمہ وقت و ہمہ حال ذکر بود و نہ
چنانچہ فرمودہ اند تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ذکر لسان بہ اعتبار امور و قلیل است و حق
تعالی می فرماید۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔ و ذکر قلب و سایر لطائف و
تمام قالب در سلطان ذکر بہ اعتبار امور و کثیر است۔ و باید دانست کہ مقصود از ذکر شریف توجہ
الی اللہ و دوام آگاہی و حضور است کہ قلب بہ وصف محبت و تعظیم آگاہ و ہشیار باشد اگر در
صحبت اللہ باب جمعیت این دولت بہ دست رسد خلاصتہ ذکر و مقصود حاصل شد و اللہ ذکر
شریف حصول این دولت بے غایت نماید۔ و باید دانست تا وقتہ کہ طرد غفلت بہ تکلف
بود یاد کرد است و چون از عہدہ تکلف بر آید آن را یاد داشت گویند۔

خیال ماسوی از دل برو کن گزرا چون و حبت بے چگون کن

سلا بازگشت عبارت ازاں است کہ عقب ذکر شریف۔ اسم ذات بود یا نفی و اثبات
بعد از چند بار بہ کمال عاجزی و نیاز مندی التجا نماید و عرض دارد خداوند مقصود من تویی در رضائے تو
محبت و معرفت خود عطا کن حضرت شاہ غلام علی و تدریس سرہ نوشتہ اند اگر سالک صوفی منش و
زاہد است۔ بیفزاید بعد از رضائے تو ترک کردم برائے تو دنیا و آخرت را۔

مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تومی زیم و ز برائے تو زیم

اگر ذکر بہ لسان می کند مناجات نیز بہ زبان کند و اگر ذکر قلبی است پس مناجات نیز بہ لسان دل کند
بعض حضرات نوشتہ اند کہ مشائخ ما درین زمان در نفی و اثبات از بازگشت برین نوع اکتفا کردہ
اند کہ در وقت لَدَالَةِ إِلَّا اللَّهُ ملاحظہ مقصود می کنند کہ نسبت مقصود من غیر از معبود۔

چہ معبود بہان است کہ مقصود باشد قال تعالیٰ آخِرَ آيَاتٍ مِّنْ اتَّخَذَ اللَّهُ هَوَاهُ -
 نگاہ داشت - عبارت است از محافظت کیفیت آگاہی و حضور کہ بہ ذکر شریف
 حاصل شدہ است بہ نوعی کہ خطرہ از غیر حق بہ دل راہ نہ یابد۔

ہر فکر بجز ذکر خدا و سوسنیست شرمے ز خدا بدار کین و سوسہ چند
 حضرت سعد الدین کاشغری گفتہ اندیک یاد و ساعت یا ازاں زیادہ ہر قدر کہ میسر شود خطرہ از
 غیر حق بہ دل راہ نیابد۔ حضرت قاسم خلیفہ حضرت احرار فرمودہ اند کہ نگاہ داشت بہ آل
 درجہ برسد کہ از طلوع فجر تا چاشت بلند از خطور اغیار بہ نوعی دل را نگاہ دارد کہ قوت متخیلہ ہم
 از عمل خود باز ماندہ باشد۔ حضرات ما فرمودہ اند عزلی قوت متخیلہ از عمل اگر چہ نیم ساعت باشد
 از بس عظیم است و کمل را احیانا دست می دہد۔ فرمودہ اند کہ محافظت دولت آگاہی بہ نوعی
 باید کرد کہ از اسما و صفات ہم فافل شدہ احدیت مجرودہ را منظور نظر داشته باشد۔

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شو کمال این است و بس
 مقصود حضرات ما توجہ بہ نسبتی است کہ سرحد وادی حیرت و مقام تجلی الوار ذات است و بعضی
 گفتہ اند کہ نگاہ داشت عبارت از محافظت خطور خطر است در وقت اشتغال بہ کلمہ طیبہ۔
 یاد داشت و آن عبارت از سوخ یاد کرد و نگاہ داشت است۔ حضرت احرار در شرح
 یاد کرد و باز گشت و نگاہ داشت و یاد داشت می فرمایند کہ یاد کرد عبارت از تکلف است در ذکر و
 باز گشت عبارت از رفع تکلف و رغبت بہ حق سبحانہ و تعالیٰ است ہراں وجہ کہ ہر بار عقب کلمہ
 طیبہ بہ دل اندیشید خداوند مقصود من تویی۔ و نگاہ داشت عبارت از محافظت این رجوع
 است و یاد داشت عبارت از سوخ نگاہ داشت است۔ و بہ این معنی یاد داشت تعلق بہ
 ذکر شریف دارد۔ و آنچه خواجہ خواجگان از یاد داشت خواستہ اند پس تعلق بہ ذکر شریف نہ دارد
 کہ آن عبارت از حصول دوام آگاہی است بہ حق سبحانہ و تعالیٰ بر سبیل ذوق۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال میدار نہفتہ چشم دل جانب یار
 بعضی آل را بہ حضور بے فہیت تعبیر کنند و بعضی اہل تحقیق بہ استیلائے شہود حق بر دل بہ توسط
 حس ذاتی تعبیری نمایند کہ آن را مشاہدہ گویند۔

درود یار چو آئینہ شد از کثرت شوق ہر کجای نگرم روعے ترا می بینم
 باید دانست اگر دوام آگاہی بہ نوعی مستولی گردد کہ کثرت کونین مزاج ہم آل نہ شود و شعور بہ

دو خود ہم نہ مانڈاں را فنا گویند۔ وقتے کہ شعور این بے شعوری ہم نہ مانڈاں را فنا گویند کہ
آں را جمع الجمع و عین الیقین نیز خوانند۔ فنا عبارت از ذہول مطلق اشیا است بہ سبب
تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ۔

قرب نے بالا و پستی رفتن است قرب حق از قید ہستی رستن است
پسیت معراج و فنا این نیستی عاشقان را مذہب و دین نیستی
۹ و قوت زمانی۔ بہ دو معنی است۔ یکے آں کہ سالک واقف بر انفس خود باشد
ہر ساعت پاس نفسہا را ملحوظ دارد کہ بہ حضور می گزرذ یا بہ غفلت۔
غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش شاید ہمیں نفس نفس واپسین بود
دوم آں کہ سالک در ہر وقت واقف بر احوال خود باشد۔ در صورت طاعت شکر بجا آرد و در
صورت معصیت عذر خواہ گردد۔ حضرت مشائخ این را محاسبہ می گویند۔ در حال بسط شکر و در
حال تبض استغفار باید کرد۔

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ و قوت زمانی کار گزارندہ راہ است کہ در
ہر زمان واقف احوال خود باشد کہ موجب شکر است یا سزاوار عذر باید کہ ہر ساعت محاسبہ کنیم
کہ حضور است یا غفلت۔ چون بینیم کہ ہمہ نقصان است باز گشت کنیم و عمل از سر گیریم۔
وصل اعدام گر توانی کرد کار مردان مردواری کرد

و فرمودہ اند کہ و قوت زمانی عبارت از محاسبہ است۔ وَ اِلَى الْمَحَاسِبَةِ اِشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ
جَلَّ وَعَزَّ وَ اَيْنَبُوا اِلَى رَبِّكُمْ وَ اَسْلَمُوا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ۔ وَ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا۔

طوطیاں در شکرستان کامرانی می کنند در تحسیر دست بر سر می زند مسکین گس
حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ قبل از نوم چند بار تسبیح و تحمید و تکبیر کار محاسبہ می
نمایند بہ تکرار کلمتہ تسبیح اعتدال از سیئات می کند و آنچه از تفصیلات بہ جناب قدس عائد شدہ
تقدیس می نماید و استیصال معاصی می خواہد و در استغفار طلب ستر آن است۔ کجا استیصال
کجا استتار و بہ تکرار کلمتہ تحمید شکر می کند و در تکرار کلمتہ تکبیر اشارت است بہ آن کہ جناب قدس
او بالا و تراست ازاں کہ این اعتذار و شکر شایان او باشد۔

بے توجہان استمرار نہ توانم کرد احسان ترا شمار نہ توانم کرد

گر بر تن من زباں شود ہر موتے یک شکر تو از ہزار نہ تو انم کرد
 بنا و قوف عدوی۔ عبارت از نفی و اثبات است بارہایت عدد طاق در ہر نفس جس نفس
 شرط نیست البتہ مقید و مفید است۔ چہ حرارت قلب و ذوق و شوق و رقت و نفی خواطر از
 فوائد جس نفس است۔ گویند این ذکر شریف بارہایت جس نفس ماثور از حضرت خضر است
 علیہ السلام و این اول سبق است از علم لدنی۔ چہ حصول کیفیات و کثرت اسرار و دریافت آن،
 ہمہ ازین ذکر شریف است۔ فرمودہ اند بسیار گفتن شرط نیست۔ ہر قدر گوید از سر و قوف
 و حضور گوید تا فائدہ بر او مترتب شود و چوں عدد از بست و یک بگذرد و اثرے ظاہر نہ شود
 دلیل بے حاصلی است۔ و اثر ذکر آن است کہ در زمان نفی و وجود بشریت منعی گردد و در زمان
 اثبات اثرے از آثار تصرف جذبات الہیہ مطالعہ افتد۔ و می تواند شد کہ نسبت بہ اہل ہدایت
 مطالعہ این آثار، مرتبہ اول از علم لدنی بود، و ہو علم لایکتہ کنہہ و لایقادر قدرہ،
 گویندہ این علم محقق است کہ از یافت سخن گوید نور بر سخن وے، و آشنائی بر روئے وے،
 و عبودیت در سیرت وے پیدا، برقی از نور اعظم در دل وے تافتہ و چراغ معرفت وے
 افروختہ و اسرار غیبی اورا کشف شدہ، چنانکہ حضرت خضر را بود۔ و نسبت بہ اہل نہایت
 آں بود کہ ذکر بر سر بیان اُحدیث حقیقیہ در مراتب اعداد کونیہ واقف شود۔ چنانچہ بر سر بیان واحد
 عدوی در جمیع مراتب اعداد حسابی و قوف دارد۔

فَالْکُلُّ وَاحِدٌ یَّتَجَلَّى بِکُلِّ شَانٍ

اعداد کون و صورت کثرت ناشی است

و در شرح عبارات فرمودہ

ساری است اُحد در ہمہ افراد عدد

در مذہب اہل کشف ارباب خرد

ہم صورت و ہم مادہ اش بہت اُحد

زیرا کہ عدد گرچہ برون است ز حد

آرے معانی کلمہ طیبہ ریائے بے کران است۔ بعضے از اسرار آں ہدایت علم لدنی است و بعضے نہایت،
 حضرت بہاؤ الدین قدس سرہ در ذکر نفی و اثبات جس دم و رعایت عدد طاق را لازم نہ می شمردند۔
 و قوف قلبی محمول بر چند معانی است۔ اول آن کہ در زمین ذکر شریف ارتباط و آگاہی
 بہ حضرت مذکور تعالی و تقدس دست دہد۔ دل واقف و آگاہ بہ اوسبحانہ و تعالی باشد۔ و این را
 شہود و وصول و جو نیز گویند۔ و این معنی از مقولہ یادداشت است۔ دوم آن کہ ذاکر در
 اثنائے ذکر شریف متوجہ بہ قلب صنوبری باشد کہ حقیقت جامعہ و مقرر لطیفہ قلب می باشد

تا این مضغہ از مفہوم ذکر شریف فافل نہ ماند بلکه گویا بہ اسم پاک سبحان باشد۔
مانند مرغے با سن ہاں بر بیضیہ دل پاسباں پکڑ بیضیہ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ
و این معنی از مقولہ یادداشت نیست۔ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اہتمام و قوف قلبی بہ این ہر دو
معنی از رعایت قوف عددی زیاد می فرمودند۔ چہ مقصود ذاکر آن دوام حضور و آگاہی است در قوف
قلبی حاصل است۔ سووم۔ عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ فرمودہ اند کہ ذاکر نگراں
باشد بر دل تا تفرقہ و نقوش ماسوی راہ نیابد۔ و این معنی نیز از مقولہ یادداشت می تواند شد۔
چہ ہمارم حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند کہ قوف قلبی عبارت از آگاہ بودن دل است
بہ جناب قدس سبحانہ و تعالیٰ بہ وجہی کہ ہیچ بایستے غیر حق نہ باشد۔ بہ این معنی تخصیص بہ قلب و تعلق
بہ ذکر نہ دارد بلکہ از اجزائے نفس است۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ نوشتہ اند۔ توجہ بہ قلب۔ بے آل کہ شکل سنوری
دل۔ بانقش اسم ذات۔ در متصور آید این را و قوف قلبی گویند۔ این توجہ قائم مقام ضرب است
کہ در طرق دیگر ذکر شایع است۔ و نوشتہ اند۔ در توجہ بہ ذات الہی داشتن، نگراں بہ جهت
فوق باشد کہ منتظر فیض است۔ رعایت جهت فوق بہ پاس ادب است کہ اللہ تعالیٰ فوق ہمہ
اشیاء است۔ و قوف قلبی و توجہ بہ مبدأ فیاض از ارکان ذکر و طریقہ علیا است کہ حصول نسبت
بے این محال است۔ از حضرت مجدد قدس سرہ روایت است ہرگز ذکر قلبی در نہ گیرد ویرا از
ذکر باز داشتہ بہ مجرد قوف قلبی امر باید کرد۔ و توجہات باید نمود تا ذکر در گیرد۔ باید دانست در
ارشاد سراسر سداد و قوف قلبی بہ معنی سووم می باشد۔ واللہ اعلم و صلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی
آلہ و اصحابہ اجمعین۔

طرق الوصول

برائے حصول دولت آگاہی و حضور کہ سرمایہ صحت عبودیت است حضرت خواجگان
ما قدس اللہ سرار ہم سے طریق مقرر نموده اند۔ یکے رابطہ۔ دوم ذکر شریف۔ سوم مراقبہ۔
بیان ہر یکے بہ صورت اختصار کردہ می شود۔

وَفَقِنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِمَا يُجِيبُهُ وَرِضَاةً وَبَلِّغْنَا إِلَىٰ أَقْصَىٰ الْغَايَاتِ

من شوم عرباں ذقن او از خیال تا خرامم در نہایات الوصال

رابطہ

رابطہ از ربط است کہ بستن را گویند و بہ اصطلاح حضرات مشائخ دل را بہ خیال پیرو
مُرشدِ حق بستن است۔ پیرو کہ بہ مقام مُشاہدہ رسیدہ باشد و بہ تجلیات ذاتیہ متحقق گشتہ
کہ دیدار او بہ مقتضای **هُمُ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ فَادَّكَرُوا** ذکر و ہدو صحبت او بہ موجب
هُمُ جَلَسَاءُ اللَّهِ نتیجہ صحبت مذکورہ بخشد۔ چون صحبت جنین عزیزے دست دہد خود را بہ او
سپارد و آئینہ دل را از حشویات صوری کونیہ صاف کند و نسبت خواجگان را بہ دست آورد۔
صحبت او را ہر قدر تواند حاصل کند۔

یک زمانہ صحبت با او لیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
فرمودہ اند نظر را میان دو ابروئے پیر گمارد و تصور کند کہ بہ جز وجود مُرشد ہیچ چیز نماندہ و
از خود منسلخ شدہ بہ وجود پیر خود متصف گردد۔ تا زمانے کہ در خدمت او باشد بہ ایس ہیچ
رابط خیال اور امرت بعد از خری کردہ باشد تا آن کہ کیفیت معبودہ ملکہ سے گردود در غیبوت پیرو
مُرشد صورت و خیال اور اور در کہ خیال خود محفوظ دارد۔ صورت پیرو مُرشد را روئے قلب
خود تصور نماید یا درون خانہ دل نگاہ دارد یا خود را در صورت شیخ خود تصور نماید۔
ظاہر بیان و حقیقت ناشناساں بر رابطہ و حفظ صورت شیخ در نگار خانہ دل یا قبالہ
قلب قیل و قال می کنند بعضے از جاہلین متجاسرین آں را شرک گویند و بعضے آں را بدعت
سینہ خوانند۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را غدر بہ چلنہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند
حق تعالی ایساں را فہم درست و عقل صحیح و بصیرت نافعہ عنایت فرماید۔ فکر کنند و نیک
بیندیشند کہ اولیائے حضرت پروردگار بہ آلائش شرک العیاذ باللہ یا بہ اوساخ بدعت
سینہ چساں ملوث خواہند شد۔ **أَوْ لَا يَنْظُرُونَ أَنَّ الْكِرَامَةَ لَا تَنْظُرُ عَلَى يَدِ الْفَاسِقِ**
وہر دست حق پرست این بزرگواریاں ہزاراں ہزار کرامات بہ ظہور رسیدہ اند و از پیروان
پاک نہادان ایساں تا این زمان بہ ظہور می رسند و ان شاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید۔

در سفالین کاسه رندلاں به خواری منگرید کیں حریفان خدمت جام جہاں میں کردہ اند
 قدسیاں بے بہرہ اند از جرعه کاس الکریم این تطاول میں کہ باعشاق مسکین کردہ اند
 مع ہذا فقیر اند کے از کلام امین بزرگواراں ایراد می نماید تا ناواقف آگاہ و آگاہ خورسند و مستقیم تر گردند
 علی عبدالرزاق و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و حاکم از ابن عباس در
 تفسیر کریمہ لَوْلَا اَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ نَقَلَ كَرِهَ اَنْدَ كَ حَضْرَتِ يُوْسُفَ صَوْرَتِ پَدْرِ خُوْدِ رَا وِ يَدِ
 حاکم تصحیح این روایت کرده است و ابن کثیر در تفسیر خود از ابن عباس و سعید و مجاہد و سعید بن
 جبیر و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحاق و غیر ہم روایت کرده کہ حضرت
 یوسف پدر خود را دید کہ انگشت بہ دندان گرفته بود۔

سط در تفسیر کونوا مع الصادقین فرمودہ اند کینونت عام است صورۃ باشد یا معنی۔ در صحبت
 ایشان کینونت ظاہری است و در غیبوت بہ حفظ خیال شریف ایشان کینونت معنوی حاصل است
 علی ترمذی در جامع خود این دعائے مبارک را از آل سرور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ۔ اَللّٰهُمَّ
 اَسْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا سَرَزَقْتَنِيْ فَمَا اِحْبَبْتَهُ
 قُوَّةً لِيْ فِيمَا تُحِبُّ۔ الحدیث۔ محبت ارتباط قلب را گویند کہ با کسے یا چیزے باشد۔ ازین حدیث
 شریف ہر آں محبت و ارتباط قلب کہ با کسے باشد و موصل الی اللہ بود مطلوب است و ظاہر است
 تا وقتے کہ صورت و خیال محبوب در خلوت خانہ دل قرار نہ گرفته باشد محبت بہ چہ نوع خواهد بود۔

بہ چہ تسکین و ہم آں دیدہ و دل را کہ مدام دل ترامی طلبد و دیدہ ترامی خواهد
 بیان مرتبہ احساں آل سرور علیاں صلی اللہ علیہ وسلم بہ این پنج فرمودہ اند اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَا تَعْبُدُ
 تَوَّابًا۔ الحدیث۔ برائے دریافت این مرتبہ عالی کہ حضرات مشائخ آل رافقانی اللہ گویند ما مورہ ہم کہ
 وسیلہ تلاش کنیم وَابْتَغُوا لِيْهِ الْوَسِيْلَةَ فَرَمَانَ او تعالیٰ تقدس است و آں وسیلہ جلیبہ
 ذات پاک جناب محبوب کبریا است صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ۔ ازین جا است کہ ارشاد
 شدہ لَا يُؤْمِنُ اَحَدٌ كُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالتَّامِّ اَجْمَعِيْنَ۔
 رواہ الشیخان۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین از فرط شوق و محبت در اثناے روایت حدیث شریف
 می فرمودند كَا تَعْبُدُ اَللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ و کسے از فایت محبت
 می گفت قَالَ حَبِیْبِ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ در زمان آل
 سرور الس و جاں صلی اللہ علیہ وسلم صغیر السن بودند۔ پہل بہ سن تمیز و رشد رسیدند از احوال خود

ہند بن ابی ہالہ کہ وصاف محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم بوده استفسار علیہ مبارکہ آن جناب
می نمود چنانچہ بیان می فرماید سَأَلْتُ خَالَيَ هِنْدُ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَافًا عَنِ حَلِيَّةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا اتَّعَلَّقُ بِهِ - الحديث
قَالَ الْقَلْبِيُّ فِي الشَّرْحِ قَوْلَهُ اتَّعَلَّقُ بِهِ أَيِ اتَّشَبْتُ بِذَلِكَ الْوَصْفِ وَأَجْعَلُهُ
مَحْفُوظًا فِي خَزَائِنِ خَيَالِي -

از دل بردن کن غم دنیا و آخرت یا خانه جائے رخت بود یا خیال دست
ہمیں فدائیت و محبت را کہ بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شود حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم
فنا فی الرسول گویند۔ برائے این مرتبہ علیا و دریافت این فضیلت قصوی ضروری است کہ واسطہ
پیدا کنیم۔ چہ آب درجئے بہ مددیاری رود۔ حضرت حسن از احوال خود ہند بن ابی ہالہ را تلاش فرمود
حضرات تابعین حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم را ذریعہ حصول این دولت بے غایت گرفتند کہ در حق
ایشان ارشاد شدہ است مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِأَبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ
ہر غلت سلف خود را کہ از زمرہ ہم الدین اذار او اذکر اللہ بودہ ذریعہ خود ساختہ تخم محبت را
در قلب خود کشتہ از تعلق کونین خود را خلاص کردہ۔ بہ دولت حضور و آگاہی کہ پر توے است
از تجلی ذات تعالیٰ و تقدست خود را رسانیدہ۔ در صحبت و خدمت این بزرگواراں و بہ یمن و محبت
حفظ خیال ایشان در اندک مدت این دولت بے غایت بہ دست می رسد۔

صنارہ قلندر سزدار بہ من شمالی کہ دراز و دور دیدم رہہ در سیم پارسائی
ہمیں حفظ خیال و ترویج محبت را کہ منجر بہ محبت خدا و رسول خدا می گردد حضرات مشائخ بہ تصور
یا رابطہ می نامند کہ منشا ظہور عجائب و غرائب است۔ فرمودہ اند تنہا ذکر شریف بے رابطہ
موصول نیست و تنہا رابطہ با رعایت آداب صحبت البتہ کافی و موصل است۔ حضرت عطار
قدس سرؤمی فرماید۔

گر ہوائے این سفر داری دلا	دامن رہبر بگیر و بس برا
در ارادت باش صادق لے شرید	تا بیابی گنج عرفاں را کلید
دامن رہبر بگیر اے راہ جو	ہر چہ داری کن نثار راہ او
گر روی صد سال در راہ طلب	راہ بر نبود چہ حاصل زان تعب
بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق	عمر بگذشت و نہ شد آگاہ عشق

پیر خود را حاکم مطلق شناس
 ہر چہ نسر ماید مُطیع امر باش
 تا بہ راہ فقر گردی حق شناس
 تو تیاے دیدہ کن از خاک پاش
 تانہ گوید او بگو خاموش باش

ذکر شریف

باید دانست ہر عملے کہ بروفق شریعتِ غزآ کردہ آید داخل ذکر است اگرچہ بیج و تشری
 بود پس در جمیع حرکات و سکنات مراعات احکام شرعیہ باید نمود تا آہنہا ہمہ ذکر گردد۔ کما افادہ
 حضرت سیدی المجدد قدس سرہ و در عرف عام اطلاق ذکر شریف بر تلاوت قرآن مجید و خواندن
 اوراد و وظائف و احزاب و اذکار می باشد لیکن بہ اصطلاح حضرات مشائخ ما قدس اللہ سرہ ہم
 اطلاق ذکر شریف بر اسم ذات پاک پروردگار و بر نفی و اثبات لا الہ الا اللہ می باشد۔
 ابتداء بہ اسم پاک می کنند۔

ذکر اسم ذات پاک

طالب را باید چون نزد پیر و مرشد برائے اخذ طریقہ شریفہ حاضر شود قلب خود را از جمیع
 خطرات و حدیث نفس خالی کند اندیشہائے گزشتہ و آئینہ را دور نماید و برائے رفع خواطر بہ جناب
 الہی تضرع نماید قلب خود را حاضر ساختہ مقابل قلب شیخ بدارد۔ چشم فر از کند۔ دہان استوار
 دارد۔ زبان را بہ کام چسپاند۔ دندان را بر ہم نہد و بہ ادب و تعظیم تام حسب ارشاد پیر و مرشد
 بہ ذکر اسم ذات مشغول شود۔ اول از لطیفہ قلب مشغول شود۔ محل وقوع این لطیفہ شریفہ و
 لطائفِ آخری در بیان لطائف عشرہ گزشتہ۔ آن جا باید دید طالب را باید کہ مفہوم اسم
 شریف را در لحاظ دارد کہ ایمان آورد کہ بر ذات پاک کہ موصوف بہ صفات کاملہ و منزہ از
 سمات ناقصہ می باشد۔ این لحاظ مفہوم شریف را بہر داخت گویند۔ در اثنائے ذکر شریف
 توجہ و جذبہ صرفہ بہ حضرت ذات تعالیٰ و تقدست باید کرد۔ چہ ذکر بے توجہ بیش از دوسوہ
 نیست۔ و در دوران ذکر شریف بعد از چند بار بازگشت ضروری است۔ بگوید خداوند

صفوہ را باید دید۔

مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود عطا کن۔

اے خدا شربان احسانت شوم این چه احسانها است قربانت شوم
در اثنائے ذکر شریف توجہ بہ قلب صنوبری کہ محل لطیفہ قلب است نیز داشته باشد کہ آن
مضغہ ہم از مفہوم ذکر شریف غافل نہ ماند بلکہ آن ہم ہمراز لطیفہ شریفہ گشته بہ نام پاک
پروردگار گویا باشد۔

مانند مرغی باش ہاں بر بیضیہ دل پاسبان کز بیضیہ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ
چہ بعد از طیران لطائف خمسہ مبارکہ بل لطائف ستہ بہ عالم امر و عروج آہنادر عالم قدس خلیفہ
آہنادر جسد انسانی ہمیں مضغہ است کہ صلاح و فساد جسد بوطبر صلاح و فساد او است کما ورد فی الحدیث۔
إِنَّ فِي جَسَدِ بَنِي آدَمَ لَمُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ
كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ دریں حال کار ہمہ آہنار ہمیں مضغہ خواهد کرد اگر الہام است بروے
است و اگر عرض غین است بروے است۔ کما تقدم بیانہ۔

ذکر کن ذکر تا ترا حبان است پاکی دل ز ذکر سبحان است

چوں لطیفہ قلب ذکر شود ذکر شریف از لطیفہ ثانیہ لطیفہ روح کند و باز از ثالثہ لطیفہ
سرو باز از رابعہ لطیفہ خفی و باز از خامسہ لطیفہ اخفی و باز از لطیفہ نفس کہ محل آن در پیشانی است
و باز از لطیفہ قالبیہ کہ محل آن تمام بدن از موئے سرتا ناخن قدم است تا از بن ہر ہر موئے
و از ہر ہر رگ و پے صدائے اسم مبارک اللہ بہ سمع خیال رسد۔ این ذکر قالبیہ را سلطان ذکر
گویند۔

اے طالب صادق سعیہا باید نمود و جانے باید کند تا شاہد مقصود از گوش بہ آغوش و
از شنید بہ دید رسد شہودے کہ لطائف خمسہ مبارکہ را پیش از گرفتاری جسد انسانی بودہ باز
حاصل شود۔ ہر یکے را شعلہ درگیر و تا بالار اچھے منور و کشادہ معلوم گردد۔ دریں وقت احوال
عروج و نزول ظہوری یا بند۔ در عروج لطیفہ را بہ جانب فوق کشاں کشاں می یابد و در نزول
می بیند کہ تختہ نورانی از بالا بہ اسفل روان است کما تقدم بیانہ۔ تا این وقت ہر چہ از اسرار
عجائب ملک و ملکوت دیدہ سیر در عالم خلق بودہ کہ آن را سیر آفاقی گویند چوں لطائف در اصول
خود مستہلک و محمل می گردند و لطیفہ نفس بہ مقام اصل قلب می رسد و آن جا جذبے و عروجے
پیدامی کنند آن وقت سیر در عالم امر شروع می شود کہ آن را سیر انفسی گویند بعد ازین سالک

ہر چہ می بیند در نفس خود می بیند و بہ کُنہ سِرِّ سِرِّ نُهْمِہِ آیَاتِنَا فِی الْاَفَاقِ وَ فِی اَنْفِیہِ عَمْرِی رَسَدَ
 نور لطیفہ قلب زرد و نور لطیفہ رُوح سُرخ و نور لطیفہ سر سفید و نور لطیفہ حُفٰی سیاہ و نور لطیفہ
 اخفی سبز و نور لطیفہ نفس بے رنگ و بے کیفیت می نماید۔ بعضے افراد تمیز مابین الوان انوار نہ می توانند و
 آن نقصانے نہ می رسانند حضرت عبداللہ احد از حضرت مجدد قدس اللہ اسرارہا نقل فرمودہ اند کہ
 ادائے صلاۃ فجر و غسل مٹھر فناءے اخفی است۔ از انوار و برکات لطائف سینہ مطلع انوار و
 مصدر اسرار می گردد۔

ز دریا موج گوناگون بر آمد
 ز بے چونی بہ رنگ چوں بر آمد
 گہے در کسوت لیلان شد
 گہے بر صورت مجنوں بر آمد
 چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون
 ہموں نقش دروں بیرون بر آمد

سِرِّ طَائِفِ دَرِ اَعْلَمِ ظِلَالِ اِلٰہِ دَائِرَةِ وِلَايَتِ صُغْرٰی کُوہِ

باید دانست کہ حضرات اکابر نقش بند یہ قدس اللہ اسرارہم اصل کار بر جمعیت و حضور و شہادت
 اند۔ بہ صورت اشکال غیبی متوجہ نہ می شوند کثوف و انوار را چندان اعتبار نہ نہادہ اند۔ طالب را بہ
 حصول چہار چیز رغبت می نمایند۔

جمعیت و حضور و جذبات و واردات جمعیت عبارت ازان است کہ در حیرت
 دل ہوا جس و وساوس را جائے نماز و خیال ماسوی بالکلیہ دور شود۔

خیال ماسوی از دل بروں کن
 گزار از چون و حبت بے چگون کن
 و حضور عبارت ازان است کہ دل بہ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ بہ مبداء فیاض باشد۔ بیداری بود
 یا خواب خاموش بود یا مصروف کلام در قہر بود یا در مجالہ مصداق کَا نَہْ یَزِی اللہَ باشد۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال
 می دار نہفتہ چشم دل جانب یار
 و جذبات عبارت ازان است کہ کشش لطائف بہ اصول خود شود و ازاں اصول بہ اصول
 اَنہَا و ہَلُمَّ جَرَّ اَمِّنَ الْاُصُولِ اِلٰی اُصُولِہَا اِلٰی اَنْ یُبْلَغَ الْکِتَابَ اَجَلَّہُ۔

بر سر خاک ما بیانغمہ عشق را سرا
 بعد ہزار سال اگر بر قبرم گزر کنی
 کہ جذبات شوق تو نعرہ ز خاک بر زم
 مشک شود عبا من روح شود ہمہ تنم

و واردات عبارت از احوال است که از جهت فوق بر قلب فیضانے رو نماید کہ تا ب تحمل
آن متعسر باشد۔

تو در دلی بہ غم این و آن کہ پردازد بہ جائے جاں کہ تو باشی بہ جاں کہ پردازد
زناز نیست ترا فرصت و مر از نیاز کنوں بہ حال دل نا تو اں کہ پردازد

باید دانست رعایت جهت فوق از وجه شرف و بہ سبب ممارست توجہ بہ آن جهت است۔ وَاِلَّا
حق سبحانہ و تعالیٰ را بیرون از دائرۃ جہات باید حسبت۔ و این واردات را در طریقہ عدم وجود عدم
می گویند۔ در ابتداء بر دل سالک گاہے ماسہ و رود می نماید و باز نوبتے در ہفتہ و عشرہ۔ و رفتہ رفتہ
در شباروز مرتے تا بہ مرد لیبالی و انہر بہ توالی و تو اترو رود می نماید تا آن کہ بہ اتصال می انجامد۔

وصل اعدام گر توانی کرد کار مرداں مردواری کرد

فنائے لطائف خمسہ و کمال سیر انفسی در دائرۃ ولایت صغریٰ کہ دائرۃ ظلال و محل ظہور توحید و
اسرار معیت است حاصل می شود۔ امام الطریقہ حضرت نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ اولیاء اللہ
بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند ہر چہ می شناسند در خود می شناسند حیرت الیثاں در
نفس خود می باشد۔ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

بچونا بنیامبر ہر سوئے دست با تو در زیر کلیم است آنچه ہست

حضرت مجدد قدس سرہ در مکتوب نود و نہم از دفتر دوم می نویسند۔ پرسیدہ بودند کہ سیرے کہ برین
انفس نوشتہ اند آن کدام باشد۔ سیر مراتب عشر عالم خلق و عالم امر و سیر ہیئت و حدانی داخل
انفس می نماید پس سیر در ماورائے انفس کدام باشد۔ بدانند کہ انفس در رنگ آفاق ظلال
اسما الہی است جل سلطانہ و چون ظل بہ فضل خداوندی جل شأنہ خود را فراموش ساختہ متوجہ
اصل خود گردد و محبت بہ اصل خود پیدا کند ناچار بہ حکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ خود را ہماں اصل
خود خواهد یافت و آنائے خود را بر ہماں اصل خود خواهد انداخت۔ و ہمچنین چون آن اصل را
اصل دیگر است ازین اصل بہ آن اصل خواهد رفت بلکہ خود را عین اصل خواهد یافت۔
وہَا مَجْرَأٌ إِلَىٰ أَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابَ أَجَلَهُ ایں سیر ماورائے آفاق و انفس است اما بدانند
جمعے سیر انفسی را سیر فی اللہ گفتہ اند۔ آن سیر کہ گفتہ شد در رائے ایں سیر است کہ گفتہ اند چہ ایں
سیر حصولی است و آن سیر وصولی۔ و فرق در میان حصول و وصول در مکاتیب مُتَعَدِّدَہ
نوشتہ است از انجام معلوم کردہ باشند۔ الخ۔

علامت رسیدن قلب به دائرہ ولایت صغریٰ آن است که توجہ فوق مضمحل شدہ احاطہ
شش جہت می فرماید و معیت بے چوئی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ محیط خود و محیط ہمہ عالم بہ ادراک
بے چوئی می بیند۔ دوام ذکر و فکر و غلبہ شوق و محبت بہ سوتے محبوب حقیقی پیدامی شود و جذبہ و توجہ
بہ حضرت قدس رومی نماید آئینہ دل از رنگ غفلت و اذران ہوا جس صاف شدہ بمنزلہ جام
جہاں نمائے می نماید۔

تو کتابی در تو مسطور است عالم ہرچہ بہت چسپیت آن کو در کتاب لوح دل مسطور نیست
و سیر در ظلال اسماء و صفات واجبی شروع می شود۔ سالک بے چارہ و عاشق دلدادہ کہ نادیدہ
بہ محبوب خود تعشقی بہم رسانیدہ بود چوں در آئینہ قلب خود عکوس ظلال اسماء و صفات واجبی
ملاحظہ می کند از نا فہمی خود آن را عین محبوب تصور کردہ بہ شطیبات تکلم می کند و صورت محبوب را
در نگار خانہ باطن خود دیدہ از ہوش رفتہ خیال وصال می کند۔

عکس روئے تو چو در آئینہ جام فتاد عارف از خندہ منی در طمع جام فتاد
جلوہ کرد رخس روز ازل زیر منقاب عکس از پر تو آن بر رخ افہام فتاد
این ہمہ عکس می و نقش مخالفت کہ نمود یک سر و رخ ساقی است کہ در جام فتاد
چوں از غایت و ارستگی و در ماندگی و از نہایت مدہوشی و سرشاری فرق در ظل و اصل نہ می توان
کرد لاجرم نعرہ اتحاد و عینیت از نہادش می بر آید۔

چوں عکس رخ دوست در آئینہ عیاں شد بر عکس رخ خویش نگارم نگراں شد
غلبہ این دیدہ بہ جائے می رساند کہ تعین و تشخص خود نیز از نظرش مرتفع می شود۔ کسے بہ سنجائی
ما اعظم شائی دم می زند کسے را صدائے قافی جبتی الا اللہ از نہادش بلند می شود و کسے را
نعرہ آنا الحق تا سرداری رساند۔

مرد رہ حق سخن محقق گوید از ہر کہ جزاوست ترک مطلق گوید
در راہ حقیق اگر دو صد پارہ کند ہر پارہ از دو صد آنا الحق گوید
آرے آرے اے برادر پاک سیر بہ گوش ہوش بشنو۔ در حدیث قدسی وارد است۔ آنا
عند ظن عبدی بنی ان خیراً فحیراً وان شرّاً فشرّاً۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ نی مابقی تو استخوان و ریشہ نی
گر گل است اندیشہ تو گلشنی و در بود خارے تو ہمیمہ گل خنی

ہوش کن ہوش کن کہ دربارہٴ این گشتگانِ پاک نہاد خیالِ فاسد را در دلِ خود جاتے نہ وہی عالم
 الشرائر یَجَلُّ سَنَانُهُ دانا است کہ این صدا از کجا برخواستہ و این شور از چہ پیدا شدہ
 نہ ساز مطرب پُر سوز این رسید بہ گوش کہ چوب و تار و صدائے تین و تن ہمہ زو
 این آن نعر تیسست کہ از شعثانِ انوار ذات و صفات و اجبی ذرات ممکنات از نظر سالک مخفی شدہ
 وے دراصلِ خود خود را فراموش ساختہ اناے خود را بر اصلِ خود انداختہ۔ و این آن صدائے است
 کہ جامِ دلِ بائے عقل و خرد بے چارہٴ و سبلِ با خود بردہ ویرام صرف آہ و فغاں ساختہ۔
 عشق آمد عقل او آوارہ شد صبح آمد شمع او بے چارہ شد
 عقل سایہ حق بود حق آفتاب سایہ رابا آفتاب او چہ تاب
 صاحب این کیفیت از خود و از بایستہائے خود فانی گشتہ۔ دامنِ وے از طعن و ملامت
 دور است۔ وے داخلِ زمرةٴ اولیائے پاک پروردگار است وے از گروہ عاشقانِ مجذوبانِ
 حضرت کردگار است۔ وجود او را آتش شوق در ہم گرفتہ و خرمین ہستی اورا شعلہٴ محبت خاکستر
 کردہ و از خود غائب است بہ ستر کلامِ خود چہ رسد۔

آتش آن نیست کہ بر شعلہٴ او خند و شمع آتش آن است کہ در خرمین پروانہ زند

ہاں ہاں کہے کہ در دائرہٴ ولایتِ صغریٰ قدم نہ نہادہ است و سیر در ظلالِ اسما و صفاتِ واجبہ
 نہ کردہ است برائے او سخنانِ توحید گفتن و اعتقاد و وحدت وجود نمودن حرامِ قطعی است۔ ایشان
 را فکر باید کرد کہ دعوتِ حضراتِ انبیاء علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰت و التسلیمات لا الہ الا اللہ
 است کہ موقوف بر کثرت است چہ انتفائے الہیہ باطلہ و اثباتِ وحدانیت مر خدا را در اثبات
 کثرت صورت می بندد اگر کثرت نہ بودے اثباتِ وحدت از کجا بودے و از بہر چہ بودے متشاخ
 وقتِ راحی تعالیٰ انصاف دہد کہ اعتقادِ ملحدانہ بہ پیروانِ خود تلقین می نمایند۔ عوام کالانعام
 را در تخیلِ مراتبہٴ توحید وجودی انداختن غیر از خسارتِ دنیا و آخرت چیزے نہ می افزاید۔
 بے خوردے چند ز خود بے خبر عیب پسندند بہ ز نغم ہنسر
 باد شوندار بہ دماغے رسند دود شوندار بہ چراغے رسند
 البتہ بعض سالکان را قبل از قطعِ دائرہٴ امکان بلکہ قبل از برآمدن لطیفہ از قالبِ حالتے شبیہہ
 بہ توحید وجودی و ہمہ اوست ظاہری شود۔ موجدیش آنکہ بہ تخیلِ مراقبہٴ توحید صورت توحید در تخیل
 ایشان منصوری شود۔ چوں این تخیل غلبہ می کند سخنانِ توحید بے تحاشی می گویند۔ خصوصاً در

اوقات سماع و آواز خوش و تازہ نغمہ کہ در قلب حرارتے و ذوقے پیدا می شود بے باک ترمی شوند
اشعار توحید شنیده خود را ہم حال قائلان آل اشعار می شناسند نہ می دانند کہ ارباب این احوال
لا آداب و فرائط است کہ در اینہا مفقود است۔ و جمعہ راعنصر ہوا دست می دہد چون کہ این
عنصر الطائفے است کہ در ذرات ممکنات ساری است ایشان از کوتہ نظری خود آل را وجود حق
تصور نموده سخنان توحید بر زبان می آرند۔ نہ می دانند کہ این سیر داخل دائرہ امکان است و
مقام توحید بعد از انقطاع دائرہ امکان است۔ و بر خے را بہ سبب انگشتان عالم ارواح و
بے چونی آل عالم نسبت بہ عالم اجسام و نیز احاطہ عالم ارواح بر عالم اجسام ایشان آل را
قیوم عالم تصور نموده بہ خدائی می پرستند۔ درین مقام بعضے اکابر را نیز اشتباہ واقع شدہ
چوں عنایت پروردگار شامل حال این بزرگواران بودہ ایشان را از اہل مقام عروج واقع شد
آں زمان حقیقت اشتباہ بر ایشان ظاہر شد۔

ہزار تکتہ باریک تر ز مو اینجا است نہ ہر کہ سر برتر شد قلندری دانند
چوں لطائف خمسہ را سیر تفصیلی واقع می شود اول گزر ایشان در دائرہ امکان واقع می شود
کہ عالم ملک و ملکوت کہ آل را عالم اجسام گویند و عالم ارواح و عالم مثال کہ آل برائے دیدن
است نہ برائے ماندن و عالم امر ہمہ داخل این دائرہ اند چون اذین دائرہ عروج می شود قدم
در دائرہ ولایت صغری می نہند در اینجا سیر در ظلال اسماء و صفات واجبہ واقع می شود۔
ہر نقطہ اذین اثرہ ناشی است از اصل دیگر و آل اصل را اصل دیگر است و ہکتم جزا تا آل کہ بعد
از قطع سیر تفصیلی سیر بہ نقطہ اجمالی می رسد کہ تعین اول و حقیقت محمدی است کہ ناشی
است از ذات بحت و احدیت مجرودہ۔ کما سیاتی بیانہا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اے برادر بے نہایت در گہیست ہر چہ بروے می رسی بروے منیست
باید دانست کہ دائرہ ظلال مبداء تعین جمیع ممکنات است غیر از انبیاء و ملائکہ علیہ السلام
کما تقدم۔ ہر فردے لانا افراد عالم بہ توالی و تواتر از جناب الہی و صفات تازہ بتوسط مظاہر
اسماء و صفات غیر متناہیہ و ظلال انہا می رسد۔ اذین جہت ظلال را مبداء تعین افراد
گویند و آل را عین ثابتہ نیز می نامند۔ و آنچه حضرات صوفیہ فرمودہ اند الطریق الی اللہ
تعالیٰ و تقدس بعدد انفاس الخلائق اشارت بہ ہمیں نقطہ ہائے ظلال اند کہ
مبادی تعین افرادی باشند۔ در دائرہ ظلال لطائف خمسہ را فنا و بقا حاصل می شود۔

لطیفه قلب را فنا و بقا در ظلال تجلیات افعال الهیه یعنی صفت تکوین می باشد در وقت فنا
تعلق حقیقی و علمی از ماسوی و در ساحت مینه نه می ماند و خطره از غیر به دل راه نه می یابد۔
خیال ماسوی از دل بروں کن گذر از چون و حجب بے چگون کن
در وقت بقا افعال خود و افعال جمیع ممکنات را آثار افعال حق سبحانه و تعالی می بیند چون این
دید غالب می شود صفات و ذوات ممکنات را منظر صفات و ذوات پروردگاری بیند و لب به
توحید و جود می کشاید۔

غیرتش غیر در جهان نه گذاشت لاجرم عین جمله اشیا شد
و لطیفه روح را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات ثبوتیه الهیه می باشد در وقت فنا سالک
صفات خود و صفات جمیع ممکنات را معدوم می بیند مثل سمع و بصر و قدرت و اراده و کلام
و غیره در وقت بقا اثبات صفات جمیع را به حق سبحانه و تعالی می کند و می گوید۔

عشقم که در دو کون و مکانم پدید نیست
ز ابر و دغمه هر دو جهان صید کرده ام
گویم به هر زبان و به هر گوش بشنوم
این طرفه ترک گوش و زبانهم پدید نیست
و لطیفه سر را فنا و بقا در ظلال تجلیات ثبوتیه الهیه می باشد در وقت فنا سالک ذات خود
و ذوات جمیع ممکنات را در ذات پاک و حده لا شریک که مضمحل و کم می یابد و در وقت بقا ذات
پاک ذوالجلال را به جائے جمیع ذوات می بیند۔

چند بنگرم در آئینه عکس جمال خویش
خورشید آسمان ظهورم عجب مدار
گرد همه جهان به حقیقت مصورم
ذرات کائنات اگر گشت منظرم
و لطیفه حسی را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات سلبيه الهیه می باشد در وقت فنا سالک در صفات
سلبيه فانی می شود در وقت بقا نظریه جناب کبریا از جمیع مظاهری نماید۔

آن کس که ترا شناخت جان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی
فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه تو هر دو جهان را چه کند
و لطیفه اخفی را فنا و بقا در ظلال تجلیات شان جامع الهی است در وقت فنا سالک از
اخلاق خود می گذرد و در وقت بقا متعلق به اخلاق پاک پروردگاری گردد۔
منبع آداب و اخلاق حسن
مجموع اوصاف ربّ ذوالمنن

اگرچہ لطائف خمسہ را فتا و بقادر دائرہ ظلال حاصل می شود لیکن نہ باید فہمید کہ سیر و عروج
 این لطائف بہ انتہا رسید ہنوز این لطائف را از دائرہ ظلال بہ دائرہ تجلیات اسما و صفات
 رسیدن است کہ آن در دائرہ اولی از ولایت کبری متحقق می شود و آل وقت سیر این لطائف
 و عروج آنہا بہ کمال خواہد رسید۔

این مرتبہ را بلندی و پستی نہ بود خود بینی و خوشی تن پرستی نہ بود

در ہر قدمی نہ نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود

فائدہ۔ آل کہ حضرت فرمودہ اند۔ طریقے کہ ما در صدر و قطع آنیم ہمگی ہفت گام است
 مراد از آل لطائف سبعہ اند۔ پنج از عالم امر و دو از عالم خلق کہ یکے نفس و دیگرے قالب است۔
 و آل کہ دو قدم فرمودہ اند پس بہ اعتبار عالم امر و عالم خلق گفتہ اند چہ لطیفہ قلب از امر و لطیفہ
 نفس از خلق بہ منزلیہ بنگہ و برزخ است مرطائف دیگر را کما تقدم بیانہ۔

ذکر نفی و اثبات

طالب را باید کہ با وضو و بہ قبلہ مُریج یاد و زانو بنشیند دست ہا را بر روی رانہا بنهد و متوج
 قلب صنوبری شدہ حواس را جمع ساختہ چشم بر ہم نمودہ نفس را زیر ناف بند کردہ بہ ادب و تعظیم
 تمام کلمہ لا از ناف بہ طرف بالا کشیدہ تا بہ پیشانی و دماغ رساند و متوجہ شود کہ از دماغ پریدہ
 الہ را بہ طرف راست برابر کتف فرود آوردہ **إِلَّا اللّٰهُ** را سخت بر دل صنوبری زند بہ نوس
 کہ گزرد اثر آل بہ لطائف خمسہ شود و حرارت بہ تمام اعضا رسد با رعایت عدد و طاق کہ این را
 وقوف عددی گویند تا ہر جانواندا عدد را رساند لیکن آواز نہ کند و در اخفار سعی بلیغ نماید تا آن کہ
 اگر شخصے نزد او باشد معلوم نہ کند کہ در کدام چیز مشغول است چون نفس فرو گزارد **مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ بگوید۔ بعد از چند بار باز گشت کند کہ خداوند مقصود من تویی و رضائے تو محبت و معرفت
 خود عطا کن۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم خلکے شوم و زیر پائے تو زیم

مقصود من خستہ نہ کونین تویی از بہر تو می زیم و زبرائے تو زیم

اگر در حبس نفس تنگی یا مضرتے محسوس کنی پس بدن حبس نفس مشغول نماید چہ حبس دم دریں ذکر شریف

بمنزلہ قید است نہ شرط۔ البتہ معنی را بہ خوب وجہ ملحوظ دارد۔ در وقت نفی جمیع محدثات و ممکنات را بہ نظر فنا نیستی دیدن است و در وقت اثبات وجود پروردگار را مقصود بہ دانستن و بہ نظر بقا و دوام ملاحظہ کردن است تا آن کہ بہ تکرار این کلمہ مبارکہ توجید در قلب ممکن گردد و اثر ذکر بروے ظاہر گردد و در زمان نفی وجود بشریت منتفی گردد و در اثبات اثرے از آثار جذبات الہی مطالعہ افتد۔ چہ کمالی مراتب ذکر آن است کہ مذکور بہ نوعی ہر دل مستولی گردد کہ نام مذکور ہم فراموش گردد۔

چوں با دہ شوق تو کند براقی گردد تن و روح جملہ مست ساقی
تن مست شراب و روح مست ساقی آں گردد فانی و این گردد باقی

حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بسیار گفتن سودمند نیست ہر چہ گوید از سر و قوف گوید چوں عدد از بست و یک بگذرد و اثرے از آثار جذبات الہیہ ظاہر نہ شود دلیل بے حالی است و عمل باطل است باز از سر گیرد۔ ذکر شریف آن قدر کند کہ یک ہزار ضرب بہ حساب آید۔ این ذکر شریف بہ این پنج کہ ابتدا از ناف کنند و بہ دماغ رسایندہ بہ کتف راست فرود آورده بر قلب ضرب دہند از برائے آن است کہ حرارت خمیض بہ جمیع لطائف عشرہ برسد و ہمہ راعوبے حاصل شود۔ نہ گویند کہ عروج و نزول بہ لطائف خمسہ امر و لطیفہ نفس متصور است نہ بہ لطائف اربعہ باقیہ کہ آں را عناصر اربعہ گویند۔ چہ مراد از عروج قالب طہارت ہر عنصر است از اوج ترفع و تکبر و خود سری و از خمیض پستی و دنارت و زالت۔ عناصر از افراط و تفریط پاک شدہ رو بہ اعتدال آرند البتہ عروج و نزول لطائف خمسہ را نشانے دیگر است کما تقدم بیانہ۔

حضرت مجدد قدس سرہ نوشته اند۔ اگر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ نہ می بود راستی بہ جناب قدس خداوندی جل سلطانہ کہ می نمود و نقاب از چہرہ توحید کہ می کشود و رخ ابواب جنات کہ می فرمود۔ کوہ کوہ صفات بشریہ بہ استعمال کلند این لا کندہ می شود و عالم عالم تعلقات بہ برکت تکرار این نفی منتفی می گردد و نفی آں الہیہ باطلہ را منتفی می سازد و آں معبود حق را جل شانہ مثبت ببالک مدارج امکانی را بہ مدد او قطع می نماید و عارف بہ معارف و جوہی بہ برکت او ارتقائی و سرماید اوست کہ از تجلیات افعال بہ تجلیات صفات می برد و از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رساند۔

تا بہ جا روبرو لا نہ رویی راہ نہ رسی در سراے الا اللہ

و نوشته اند۔ ہمہ عالم در جہت این کلام معظم کاش حکم قطرہ می داشت نسبت بہ دریائے محیط۔
 این کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت است۔ مردم تعجب دارند کہ بہ یک گفتن این کلمہ چگونه
 دخول جنت می شود۔ و محسوس و مشہود این فقیر شدہ اگر تمام عالم را بہ یک گفتن این کلمہ بخشند و
 بہ بہشت برند گنجائے دارد۔ و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بہ تمام عالم ہمہ، ابدال آباد
 معمور و سیراب کند۔ و نیز نوشته اند حصول برکت و ظہور عظمت این کلمہ را بہ اعتبار درجات
 قابل آن است۔ ہر چند گوئندہ عظیم تر ظہور برکت آن بیشتر و این مصراع بر زبان گوہر
 افشان خود مانند **عَرَّ يَزِيدُكَ وَجْهَهُ حُسْنًا إِذَا مَارَ آيَتَهُ نَظْرًا**۔

فائل کا: حضرت ماقدرس اللہ اسرار ہم فرمودہ اند کہ برائے دور کردن ادران و ذائل
 از آلہ اوساخ و ماتم کہ در باطن رسوخ یافتہ و متمکن گشتہ مثل حسد و کینہ و خست و دنارت
 و عجب و نخوت و غرور و ریاد کبر و غیظ و غضب و بے صبری و بے قناعتی و امثال آن این کلمہ
 طیبہ از بس نافع است بہ نوعی کہ بہ وقت لالہ گفتن انتقائے آن خصلت بد خود کند کہ
 ازاں رستگاری طلب دارد و از آلہ اللہ طالب خست پروردگار باشد۔ مثلاً برائے زوال
 حسد گوید **لا اله یعنی نیست حسد در من الا اللہ** مگر محبت پروردگار۔ کلمہ طیبہ را بہ زبان خواند
 یا بہ دل اختیار دارد البتہ بہ عاجزی و حضور گوید۔ تا آن کہ ذمیمہ زائل گردد۔ و همچنان تمام
 ذائل را یک یک کردہ از باطن خود دور کند تا باطن را تصفیہ حاصل شود۔

تنبیہ

فرمودہ اند تا وقتے کہ سالک بہ دولت حضور و آگاہی و بہ فنائے نفس و تہذیب اخلاق
 مشرف نہ شدہ است غیر از نماز فرض و واجب و سنن موکدہ اشتغال بہ نوافل و تلاوت قرآن
 و اوراد و اذکار و ادعیہ صحیح نیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشته اند۔ آدمی تا بہ مرض قلب
 مبتلا است بیج عبادتے۔ اورا نافع نیست بلکہ مضر است لهذا اولاً ساحت سینہ خود را
 از ادران و ذائل صاف کند و دولت حضور و آگاہی را حاصل کند کہ اعلیٰ ترین اذکار است بلکہ
 مقصود از اذکار ہمیں کار است۔ و باید دانست کہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرار ہم
 العلیہ بعد از حصول دولت آگاہی و دوام حضور اشتغال بہ امور یقینیہ و علوم دینیہ می فرمایند۔

بہ ذکر شریف و تلاوت قرآن مجید و مطالعہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہما السلام والتحیۃ
 و درود شریف و نماز با نیاز و استغفار و تسبیح و تحمید و تکبیر اوقات شریفہ خود را معموری دارند۔
 بہ اوراد و احزاب و عملیات نہ می پردازند۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند طریق ماطریق
 دعوت اسمانیست۔ انج۔ کسانے کہ بہ چنین امور اشتغال دارند از جمعیت خاطر محرومی مانند
 دل گفت مرا علم لدنی ہوس است تعلیم کن اگر ترا دست رس است
 گفتم کہ الف گفت و گر گفتم بیچ درخانہ اگر کس است یک حرف بس است
 روزے نیک مردے کہ در طریقہ شریفہ حضرات قادریہ بیعت بود از جناب پیرو مرشد برحق
 قدس سرہ طالب اجازت حزب! ببحر شد۔ آن جناب اجازت مرحمت فرمودہ ارشاد کردند۔ این
 دعائے حضرت ابوالحسن علی شانلی قدس سرہ بسیار بابرکت دعا است کہ مشتمل است بر آیات
 شریفہ و ادعیہ ماثورہ و کلمات الہامیہ اگر شما این دعا را خالصاً اللہ برائے حصول خوشنودی
 او بخانہ و تعالیٰ بخوانید و ہمنا فتوحات دنیویہ بہ شما حاصل شود بہتر است تا از ثواب محرومی نہ
 آید و اگر شما برائے حصول اغراض دنیویہ خواندید پس از ثواب محرومی یقینی است۔ اگر دنیوی
 مقصود حاصل شد ثمرہ بخشید و الا نہ فائدہ دین و نہ فائدہ دنیا۔ فقیر گوید ذکر الشجرۃ اینی
 فی لواقح الانوار القدسیۃ ان الامام احمد روى فی مسندہ من عمل من ہذی
 الامۃ عمل الاخیرۃ للذنیافلئس لہ فی الاخیرۃ من نصیب۔ ہذا وروی البخاری
 ومسلم عن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الاعمال
 بالنیات و انما الامرئی ما نوی فمن کانت ہجرۃ الی اللہ ورسولہ فہجرۃ الی اللہ و
 رسولہ ومن کانت ہجرۃ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتز وجہا فہجرۃ الی ما ہجر
 الیہ۔ ہوشیاراں کس است کہ فکر فرود آمدن گیرد و الکیس من دان لنفسیہ و عمل لیا
 بعد الموت۔

در دم از یار است و در ماں نیز تم دل فدائے او شد و جاں نیز ہم

مُرَاقِبَاتُ

مُرَاقِبَہ ما خود از بر قوت بہت و مراقبت است بہ معنی حفاظت کردن و انتظار کشیدن و در

اصطلاح حضرات مشائخ چشم بند کرده انتظار و درو فیض از حضرت مبداء فیاض نمودن است به اعتبار صفتی از صفات یا وجهی از وجوه یا بدون اعتبار صفتی یا وجهی انتظار فیض از ذات بحت کردن است بر لطیفه از لطائف یا بر ہیئت وحدانی به نوعی که خطرہ ماسوی را در حریم دل جائے نہ باشد و اگر اندیشہ سرایت کند فوراً آن را دفع نماید۔ خواجہ خورشید در فواح می نویسند۔ الْمُرَاقِبَةُ كَيْفِي الْخُرُوجِ عَنِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْإِعْرَاضِ عَنْ جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَوْصَافِ مُنْتَظِرًا لِلِقَائِهِ وَمُشْتَقًا إِلَى جَمَالِهِ وَمُسْتَعْرِقًا إِلَى هَوَاهُ وَحُبَّتِهِ قَالَ إِمَامُنَا نَقَشَبَنْدُ قَدِيسِ سِرَّةِ الْمُرَاقِبَةِ أَقْرَبُ الطَّرِيقِ۔

دل آرا می که داری دل درو بند
دگر چشم از همه عالم سر و بند
حضرت سعد الدین کاشغری از سید الطائفه حضرت جنید بغدادی قدس سرارہا حکایت می کنند کہ استاد من در مراقبہ گرفتہ بودہ۔ روزے بر سوراخ مویشے نشسته دیدم۔ بہ نوعی متوجہ آن حیثیت بودہ کہ بر جسمش مویشے را حرکت نہ بودہ من از روی تعجب دروے می نگریستم کہ ناگاہ صدائے از غیب بہ گوشم رسید کہ اے پست ہمت۔ در مقصود تو کمتر از مویشے نیستی کہ مقصود دگر بہی باشد تو در طلب من کمتر از گربہ مباحث۔ ازاں پس در مراقبہ افتادم۔

دانی کہ مرایا چہ گفت است امروز
جز ما بہ کسے در منگر دیدہ بدوز
حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند۔ طریقہ مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلیٰ و اقرب است۔ از طریق مراقبہ بہ مرتبہ وزارت و تصرف در عالم ملک و ملکوت می توان رسید۔ اشرف بر خواطر و القائے سکینہ و بہ نظرے موہبت کردن و بہ توجیہ باطن را منور ساختن از دوام مراقبہ می باشد۔ از ملکہ مراقبہ اطمینان قلب و جمعیت خاطر و دوام قبول لہا حاصل می شود۔ و این معنی را جمع و قبول می گویند۔ حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ سالکے کہ سیر او در تفصیل اسماء و صفات افتاد راہ وصول او بہ حضرت ذات جل سلطانہ مسدود گشت چہ اسماء و صفات را نہایتے نیست تا بعد از قطع آنہا بہ مقصد آشنی تواند رسید۔ مشائخ ازین مقام خبر داده اند کہ مراتب وصول را نہایت نیست زیرا کہ کمالات محبوب نہایت نہ دارد۔ مراد از وصول اینجا وصل اسمانی و صفاتی است۔ سعادت مند کسے است کہ سیر او در اسماء و صفات بہ طریق اجمال واقع شدہ و بہ سرعت واصل حضرت ذات تعالیٰ و تقدس گشتہ ہر قلبے روے جانان را نقابے دیگر است ہر قلبے را کہ طے کردی حجابے دیگر است
حضرت ایشاں قدس سرہ این راہ دور و دراز را برابر اساس شریعت غرآ و قواعد ملت بیفشار شفقہ

عَلَى الْعِبَادِ وَعَمَلًا بِمَا جَاءَ فِي الْخَبْرِ لَيْسَ وَأَوْلَا تَعْسِيرًا وَأَبْهَ نُوعًا وَاضِحَةً الْإِعْلَامِ وَ
 وسہل المنال ساختند کہ نظیرش در تصور نہ آید چہ جائے کہ فوق آں مذکور شود۔ ہزاراں ہزار افراد کہ
 در بحر بے کران توحید غوطہ زن بودند از ان راہ بہ ساحل شہود رسیدہ اند۔ جَنَّا اَہُ اللّٰہِ عَنَّا وَعَنِ
 الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ خَيْرَ الْجَنَائِءِ۔

یارب زرہ راست نشانی خواہم از بادہ آب و خاک جانے خواہم
 از نعمت خود جو بہرہ مندم کردی در شکر گزاریت زبانی خواہم
 اے برادر صاف منش و اے سالک پاک روش رَزَقَنِي اللّٰهُ وَاَيُّكَ الْبَصِيْرَةَ لِتُرِيَّ اٰيَاتِ
 اللّٰهِ فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِنَا وَنَصِّلِ اِلَى اَعْلَى دَرَجَةِ الْاِحْسَانِ بِاَنْ نَعْبُدَا
 اللّٰهَ كَاَنْتَا نَرَاہُ۔

تا دوست بہ چشم سر نہ بینم از پائے طلب کجا نشینم
 مردم گویند خدا بہ چشم سر نہ تو اں دید آں انساں اند من چشم ہر دم
 بہ پائے جد و استقامت سعیاں باید نمود تا از خیابان ایماں افراد امن مراد پرکنیم۔ پیر بہرات
 حضرت عبد اللہ انصاری قدس سرہ می فرمایند۔ در ویشاں طائفہ اند کہ ہمہ ہشیاراں مستند و
 بیداراں استند۔ نہ بر شادمانی دل بستند نہ از قوت کامرانی خود را خستند۔ غنی دلاں تنگ
 دستند۔ راہ کوباں ہوا پرستند۔ پاکانے اند کہ از ہستی و نیستی رستند و از قفس ما و من جہنم
 قرابہ حب جاہ شکستند و در حرم لی مع اللہ نشستند۔

خجندا تو می کہ داد بندگی را وادہ اند ترک دنیا کردہ اند و از ہمہ آزادہ اند
 روز ہا بار روز ہا در گوشہ بنشستہ اند باز شہادہ مقام بندگی استادہ اند
 طرفتہ العینے نہ بودہ فافل از حضرت و کی سیلہا با این ہمہ از چشم خود بکشادہ اند
 راحتے دیدند و فو قے یافتند از این و آں روز و شب در کنج محنت بر سر سجادہ اند
 پیر انصاری تو میدانی کہ ایثاں کیستند فرقہ بے کرو فرز مرہ دل سا دہ اند
 حضرت ایثاں تدریس سرہ راہ سلوک را ہفت قسمت نمودہ اند کہ این فقیر آں را بہ ہفت
 مدارج تعبیر نمودہ۔ مدارج اول دائرہ امکان است کہ دو حصہ دارد یکے عالم خلق و دیگر
 عالم امر و شتمل است بر یک مراقبہ مدارج دوم دائرہ ظلال تجلیات اسماء و صفات
 است کہ آں را دائرہ ولایت صغری گویند و شتمل است بر یک مراقبہ۔ مدارج سوم دائرہ

تجلیات اسماء و صفات است که آن را دایره ولایت کبری گویند و مثل است بر سه دایره و یک
 قوس یعنی بر چهار مراقبه. باید دانست از ابتدای ولایت صغری تا انتهای ولایت کبری سیر سالک
 تعلق به اسماء و صفات الهیه جل شانہ دارد و اللہ سبحانہ و تعالیٰ ظاہر با اسمائہ و صفائہ
 و آیاتہ۔

تأمل فی نبات الارض وانظر
 عیون من لجن شاخصات
 علی قضب الزبرجد شاہد
 الی آثار ما صنع الملیک
 بأبصارھی الذهب السبک
 بان اللہ لیس لہ شرکاء

ازین جهت سیر این هر دو ولایت را سیر در اسم مبارک هو الظاهر گفته می شود و منظر
 این اسم شریفین بوجه نام به وضوح می رسد۔ مدرج چهارم۔ دایره تجلیات اسماء و صفات
 به امتزاج تجلیات ذاتیه الهیه است که آن را دایره ولایت علیا گویند و مثل است
 بر یک دایره۔ درین ولایت سیر سالک در تجلیات ذاتیه می شود که در تجلیات اسماء و صفات
 متمترجه و پوشیده است ازین جهت این سیر را سیر در اسم مبارک هو الباطن گفته می شود۔
 مدرج پنجم۔ دایره تجلیات ذاتیه دائمیه است که آن را دایره کمالات ثلاثه نیز
 گویند و مثل است بر سه دایره۔ بعد ازین راه سلوک دو جا شده۔ یک از طریق عابدیت
 و معبودیت به سراوقات عظمت معبودیت صرفه جل مجدده می رساند که آن را سیر در حقائق
 الهیه گویند و این مدرج مشتمل است بر چهار دایره۔ و دیگرے از منازل خلقت و محبت و
 محبوبیت و حب صرفه گذشته به بارگاه کبریا لا تعین می رساند که آن را سیر در حقائق انبیا
 علیہم السلام گویند و این مدرج مشتمل است بر پنج دایره۔ بعضی از مشایخ کرام رحمتہ اللہ
 علیہم اجمعین اول تسلیم حقائق الهیه می فرمایند و باز به حقائق انبیا علیہم السلام می برند و
 بعضی بر عکس این عمل می کنند و لکل وجهه هو مولیها۔ هر دو پنج معمول حضرات است۔
 البته حضرت مرزا منظر جان جانان شهید و حضرت شاه غلام علی قدس اللہ سرار ہمارا معمول
 طریق اول بود و خلفائے نامدار ایشان در تالیفات خود ہماں طریق را مقدم داشته اند ازین
 باعث فقیر نیز مسلک ایشان را اختیار کرده فان الخیر کل الخیر فی اقتفاء آثار
 اهل الخیر۔

قلشہو ان لم تگو نو امثلہم
 ان الشبہ بالکرام فلاح

دلیل اللہ الصمد حضرت عبدالاحد وحدت قدس سرہ می نویسند کہ عروج لطائف خمسہ عالم امرتا
 دائرہ اولی ولایت کبریٰ کہ متضمن سے دائرہ ویک قوس است خواهد بود۔ چون ازال وائرہ معاملہ
 بالارود در دائرہ اصل الاصل سیراقتد معاملہ بانفس خواهد افتاد و نفس بہ فنائے اتم و
 بقائے اکمل و شرح صدر و اسلام حقیقی و بہ حصول اطمینان و بہ ارتقار بہ مقام رضا مشرف
 خواهد شد۔ بعد ازاں اگر سیر در ولایت علیا اقتد معاملہ با سہ عنصر یعنی ناری و هوائی و مائی خواہد
 افتاد۔ و اگر ازاں جا بہ فضل او تعالیٰ ترقی واقع شود و در کمالات نبوت سیر و امتحان شود
 معاملہ بہ اجزائے ارضی خواهد افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہ در کمالات رسالت خواہ
 در حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت صلاۃ معاملہ با ہیبت و عدائی کہ
 از مجموع اجزائے عشرہ است۔ اجزائے خمسہ عالم خلق و اجزائے خمسہ عالم امر۔ بعد از حصول
 کمالات ہر یک فرداً فرداً حاصل شدہ خواهد افتاد۔ و بعد ازاں معاملہ از عقل و فہم ما و شما
 برتر است اللہ تعالیٰ سبحانہ بہ محض عنایت بے فایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید۔ اِنَّ
 قَرِيبًا مَّجِيْبًا

حضرت مولوی غلام یحییٰ خلیفہ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جانان منظر
 شہید قدس اللہ اسرارہا نوشتہ اند لطیفہ کہ بران انتظار و رود فیض باید کشید در دائرہ
 امکان و ولایت صغریٰ لطیفہ قلب است و آل نورے مجر و است کہ تعلق بہ این مضعہ
 گوشت کہ بہ قلب صنوبری نامندہ می شود دارد دُندُر سمیت از قلب کلی کہ از عالم امر و
 فوق عرش مجید است لیکن باید دانست کہ در وقت لحاظ بہ سوئے قلب شکل و لون نورانیت
 قلب اصلاً ملحوظ نہ باید داشت بلکہ صرف توجہ باطنی بہ سوئے او در رنگ توجہ بسوئے مبداء
 فیاض کہ ازین صفات منزہ و مبرئی است باید داشت و آل وجہ صفت کہ در شروع مراقبہ
 مبداء فیاض را بہ آل ملحوظ باید کرد۔ در دائرہ امکان جامعیت اوست جمیع صفات کمالات را
 و در ولایت صغریٰ معیت اوست با ما کہ مستفاد است از آیه وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْمًا كُنْتُمْ و
 در ولایت کبریٰ تا آخر قوس آل لطیفہ مذکورہ لطیفہ نفس است کہ موضعش دماغ است و آن
 وجہ مذکور در دائرہ اولی اقربیت اوست تعالیٰ شانہ با ما کہ مفہوم است از کریمہ وَنَحْنُ اَخْرَجْنَا
 اِلَيْهِمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علاوہ
 محبت میان ما و سبحانہ است کہ آیه کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ مُشعر بہ آن است۔

و در ولایت نسیا لطیفہ مذکورہ عناصر ثلاثہ است یعنی آب و ہوا و آتش۔ و در کمالات نبوت لطیفہ خاک و در مقامات مافوق آل ہیت وحدانی اجزائے عشرہ۔ و از کمالات نبوت تا آخر سلوک مبداء فیض در وقت مراقبہ بہ صفتے از صفات ملاحظہ نہ باید کرد بلکہ توجہ بہ سوتے ذات بحت باید داشت و از انتظار باید کشید۔ همچنین معمول در خانقاہ شمسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ و بہ زبان شریف بہ کرات و فرات سماع نمودہ۔ انتہی۔

باید دانست حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم مقامات قرب الہی را بہ دو اثر تعبیر نمودہ اند زیرا کہ دائرہ کہ آن حلقہ مفرغہ می باشد از سمت و جهت عاری می باشد۔ ہر مقام او زیر و بالا۔ راست و چپ می تواند شد۔ نہ اول دارد نہ آخر و **إِلَّا فَمَا قَالَ شَاهِ غَلَامِ عَلِيِّ قَدَسِ سِرِّہِ۔** جائے کہ خداست دائرہ کجا است۔

ز فرق تا بہ تدم بہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جا است
باید دانست مراقبات را با ذکر شریف ہم می کنند و بدون ذکر شریف ہم۔ بہ ہمہ حال بہ نیاز مندی و عاجزی متوجہ بہ مبداء فیاض باشد تا در فیض بروے بکشایند۔

این جا تن ضعیف و دل خستہ می خرنند کس عاشقی بہ قوت بازو نہ می کند
در مراقبات معلوم کردن دو امر ضروری است۔ یکے منشأ فیض یعنی فیض از کجا بہ کدام وجہ می آید و دیگرے مورد فیض یعنی فیض بر کدام لطیفہ شریفہ ورود می نماید۔ **وَاللَّيْكُمُ الْآنَ بَيَانِ الْمُرَاقِبَاتِ۔**

فیض روح القدس از باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا کردی

مدرج اول دائرہ امکان



این مدرج یک مراقبہ دارد کہ آل را مراقبہ احدیت صرفہ گویند۔ منشأ فیض ذات پاک احد بے چوں و بے چگون کہ منتصف بہ جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع سمات نقصان است

و مسمی بہ اسم مبارک اللہ می باشد۔ و مورد فیض لطیفہ قلب است۔ یعنی فیض وارد می شود

از ذات پاک احد بر لطیفہ قلب. قلب را از خواطر و هوا جس نگاہ داشته ہمہ وقت بہ نیاز تام متوجہ ذات الہی و منتظر فیض او تعالیٰ و تقدس باشد تا آن کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمت خاطر ملکہ گردد۔

دائماً ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دار نہفتہ چشم دل جانب یار چوں تا چہار گھڑی یعنی تا سہ ساعت خطرہ خطورہ کند و توجہ الی الفوق رو نماید علامت قطع دائرہ امکان است و بعضی دیدن انوار را علامت قطع دائرہ گفتہ اند۔ جذب و حضور و جمعیت و واردات و کشف داخل این دائرہ است۔

تا چند بہ بازوئے خودت سپت شوی
از مایہ سود و جہاں دست بشوے
بشتاب کہ از فنا خودت مست شوی
سود تو ہماں بہ کہ تہی دست شوی

مدارج دوم دائرہ ولایت صغری

دائرہ ولایت صغری
کہ دائرہ ظلال تجلیات اسماء و
صفات است
مراقبہ معیت

این مدرج یک مراقبہ دارد۔ این جا سیر سالک در دائرہ ظلال اسماء و صفات می باشد کہ مبادی تعینات عامہ خلایق است و ازین جا سیر در مظاہر اسم ہوا الظاہر شروع

می شود۔ این جا مراقبہ معیت می فرمایند کہ مفہوم کریمیہ و ہوم معکم ایما کنتم می باشد۔ منشأ فیض ذات پاک پروردگار است۔ بہ لحاظ آن کہ او سبحانہ باما است۔ باہر جزوے از اجزائے ما است و باہر ذرہ از ذرات ممکنات است و مورد فیض لطیفہ قلب است لیکن جذبات و حالات ہمہ لطائف را می رسد و تحصیل آن ضروری است۔ در این مقام ذکر اسم ذات و لغی و اثبات بہ لحاظ معنی با توجہ قلب بسیار مفید است ذکر بے توجہ غیر از دسوسہ نیست۔ درین جا حضور و توجہ بہ فوق نقد وقت می شود توحید و جود و ذوق و شوق و نعرہ و آہ و نالہ و استغراق و بے خودی و نسیان ماسومی کہ عبارت از فنائے قلب است متحقق می شود۔ باید دانست کہ تخلیل معیت او سبحانہ و تعالیٰ از بہر آن است کہ قلب جہات سبتہ را احاطہ نماید و توجہ الی الفوق رو بہ انحلال آرد و برائے سیر در مدرج سوم مستح باب شود۔

ہر زمانہ نئے نئے جاناں رانقلابے دیگر است ہر جہلے را کہ طے کردی حجابے دیگر است

مراقبات لطائف خمسہ

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ دریں مقام بہ مراقبات خمسہ لطائف اہرار شادی نمودند کہ سالک لطیفہ قلب خود را مقابل قلب مبارک جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم داشته بہ جناب الہی جل شانہ عرض کند کہ الہی فیض تجلی افعالی کہ از لطیفہ مبارک آل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ لطیفہ مبارک ابوالبشر صفی اللہ حضرت آدم علیہ السلام رسیدہ است در لطیفہ قلب من برساں و باید کہ قلب حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہائے قلب حضرات پیراں را از اول سلسلہ مبارکہ تا آخر آں کہ وسائل فیض اندماند شیشہائے عینک بلخوط خاطر دارد کہ باعث از دیاد قوت بصری باشند۔ و بر ہمیں پنج مراقبہ لطیفہ روح کند و فیض تجلی صفات شہوتیہ الہیہ را از پیر و دیگر طلب نماید کہ از لطیفہ مبارکہ روح پر فتوح آل سرور دنیا و دین رحمتہ للعالمین بہ روح من برساں و بچہاں در مراقبہ سر فیض تجلیات شہوتیہ ذاتیہ الہیہ را و در مراقبہ خفی فیض تجلیات صفات سلبیہ الہیہ را طلب نماید و در مراقبہ اخفی فیض تجلیات شان جامع را طالب بود۔ در مراقبہ ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم باید کرد تا مناسبت و التفات از آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود در خاتمہ نفل عبارت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ خواهد شد۔ اگرچہ دریں دائرہ کہ دائرہ ظلال است ولایات لطائف خمسہ بہ کمال می رسد۔ چہ اصول لطائف خمسہ از عالم اہر پر واز نمودہ در اصول خود اندر دائرہ ظلال فانی و مستہلک می شوند۔ لیکن بہ منتہائے کمال آل زمان می رسند کہ بہ اصول اصول کہ آل دائرہ تجلیات اسما و صفات واجبی است پیوندند و آنجا مستہلک و فانی گردند و آل در دائرہ اولی از دو اولایت کبری نصیب وقت خواهد شد گدائے میگردہ ام لیک وقت مستی ہیں کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

تذییل

عارف پاک منش حضرت محمد نعیم معروف بہ مسکین شاہ حیدرآبادی خلیفہ حضرت شاہ

سعد اللہ حیدر آبادی خلیفہ مرشد عالم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس اللہ اسرارہم در مجموعہ رسایل موسومہ بہ لذات مسکین اللہ علیہ السلام کہ در سال ۱۳۱۰ ہجری در حیدر آباد بہ علیہ طبع آراستہ شدہ بہ نسبت مورد فیض در مراقبہ معیت می نویسند۔ (در رسالہ ارشاد یہ) مورد فیضان درین مراقبہ لطیفہ قالب است۔

حضرت شاہ عبدالرشید برادر کلان جد این فقیر قدس اللہ اسرارہما از مدینہ طیبہ علی صاحبہا الف الف صلواتہ و تحیاتی بہ جناب مسکین تحریر نمودند۔ در رسالہ خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند و رنگ لطیفہ نفس مائیل بہ بیاض تحریر نمودہ اند مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تا حال بہ ہمہ بزرگان این طریقہ درس یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از روی آن مورد فیض در مراقبہ معیت قلب یعنی دل معلوم می شود۔ و نور لطیفہ نفس بے کیف و بہ ہمیں طور دست بہ دست ارشاد شدہ آمدہ است۔ و در طریقہ خلاف حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است۔ و نامرضی اکابر۔ لہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جد امجد فقیر و شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چہ کہ خلاف آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است۔ موافق نمایند۔ نور علی نور و باعث استقامت طریقت است۔ انتہی حضرت مسکین بہ جواب نوشتہ اند۔ خادم در مکتوبات شریفین کہ ترزاں می دارد بہ غور مطالعہ نمودہ۔ کسے جا مورد فیض در مراقبہ معیت قلب را نہ یافت۔ و عبارت رسالہ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ و علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغری آن است کہ توجہ فوق مضمحل شدہ اعاطہ شش بہت می فرماید و معیت بے چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را بہ ادراک بے چون محیط خود و محیط ہمہ عالم می بیند۔ ازین جا مفہوم می گردد کہ در مراقبہ احدیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس۔ ہر چہ بہ قلب می رسد بہ طفیل قالب می رسد پس خوبی قالب را چہ تشریح دہد کہ از تقریر و تحریر بیرون است۔ خوبی قالب است کہ تاج الصلاۃ معراج المؤمنین را بر سر نہادہ و کلمہ بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در بر گرفتہ۔ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصہ خلافت ظہور فرمودہ۔ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت می کنند و ہوم معکم ایما کنند یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق

سبحانہ تعالیٰ باما است۔ معیت او بہ ہر لطیفہ ما است و بہ ہر مونس جسم مابلکہ بہ ہر ذرّہ از ذرّات
 جہاں۔ متوجہ می شوند۔ و ذکر اسم ذات و لغی و اثبات بہ لحاظ معیت می کنند۔ معیت حق خالق
 از نفس ثابت است۔ اما علما بمعیت علمی گویند و صوفیہ بمعیت ذاتی۔ درین تردد و تشکک باید
 افتاد و ہمیں لحاظ باید کرد کہ حق تعالیٰ باما است آں چہ معیت سزاوار اوست و نفس قرآنی
 بر آں ناطق است۔ ازین عبارت مورد فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم
 می گردد۔ چرکہ معیت عام و مورد فیض خاص متصور نہ می گردد بلکہ خلوات نفس قرآنی در ضمن
 آں معانی ظاہری گردد۔ و خادم نور لطیفہ نفس کہ با نل بہ بیاض نوشته است آں لطیفہ
 نفس از اجزائے قالب است کہ منشأ فیض آں نیز مراقبہ معیت است۔ بعد تزکیہ و تصفیہ
 قابلیت پیدا می کند کہ مورد فیض مراقبہ اقربت گردد و در آں زمان بہ کیفی تعلق دارد۔ و از
 ابتداء و بہ وسط آرد۔ خادم رسالہ کہ نوشته است بنا بر مبتدیان این طریقہ۔ پس تحریر و تقریر
 کہ در آں واقع شدہ بہ احوال مبتدیان مناسب دانست۔ علاوہ برین خادم از پیر دستگیر
 خود یعنی حضرت شاہ سعد الدہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ العزیز کہ با وجود ارادہ
 و مریدی از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ
 علیہ۔ تربیت یافتہ حضرت جد امجد آں عالی جناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد
 یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آں جناب عالی باشد بِالرَّاسِ وَالْعَيْنِ عمل کرده می آید۔
 بندہ را چہ عذر کہ بہ غیر از بندگی چارہ نہ دارد۔

چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد و سر ماں را چہ کند گوے کہ عاجز نہ شود چو کال را
 هَذَا مَا كَتَبَهُ حَضْرَةُ الْمُسْكِينِ - أَنْظُرْ مَكَاتِبَهُ فِي الْجُزْءِ الثَّالِثِ مِنْ مَجْمُوعَتِي
 رِسَائِلِي - فَقِيرٌ مَوْلِي فِي رِسَالَةِ عَفَى اللَّهِ عَنْهُ وَأَصْلِحْ أَحْوَالَهُ كَوَيْدٍ - كَمَا جَابَ
 مُسْكِينِ رِسَالَةَ حَضْرَةِ شَاهِ ابُو سَعِيدٍ قَدَسَ سَرُّهُ رَا مَطَالَعَهُ كَرَدَهُ اسْتَدْرَجَ وَفَكَرَ وَتَوَجَّهَ
 خُودِ رَا بِرَقُولِ الْإِشْتَالِ - احاطہ شش جہت می فرماید۔ و بر قول ایشان۔ محیط خود و محیط ہمہ
 عالم می بیند مصروف داشته است و استدلال کرده است کہ چون معیت عام بود مورد
 آں خاص متصور نہ می شود۔ اگر ایشان تمام عبارت حضرت شاہ ابوسعید را بہ وقت مطالعہ
 می کرد یقیناً نصیحت حضرت شاہ عبدالرشید را قبول می کرد و زحمت استدلال نہ می
 کشید کہ در آن ہم موفق نہ شدہ۔ این علم شریف استدلالی نیست۔ اگر کار بہ دلیل اُفتد

الوان انوار لطائف را چه دلیل باشد بلکه در نفس لطائف و محل وقوع آل چه گفته خواهد شد
 این علم شریف و وہی و عطائی است که حضرت مجدد قدس سره به بیان آل مامور شده -
 هر چه از جناب ایشان به ثبوت رسیده الحق همان درست و صحیح است -

إِذَا قَالَتْ حَزَامٌ فَصَدَّ قَوْهَا فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَزَامٌ

عبارتے را کہ جناب مسکین نقل نموده اند۔ اول آل عبارت این است و علامت رسیدن
 قلب در دائرہ ولایت صغریٰ آن است۔ حضرت ایشان در بیجا تصریح قلب فرموده اند۔
 و ایشان وجه ملاحظہ معیت او سبحانہ و تعالیٰ با خود و با ہمہ لطائف و با ہر ذرہ از ذات ممکنات
 بیان نموده اند کہ در دائرہ امکان توجہ قلب بہ فوق بوده۔ چون قلب معیت پروردگار را
 با ہمہ اشیا را در اک کند توجہ فوق مضمحل شدہ احاطہ شش جہت خواهد کرد و بہ معیت
 وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَا كُنْتُمْ خواهد رسید۔ کجا ادراک نمودن قلب شش جہت را و کجا
 قالب را امور و فیض ساختن۔

در روز روشن از نور آفتاب تمام عالم منور می باشد۔ حجرہ مسدود و المنافذ را
 روز روشن از درون تیرہ و تاریکی می باشد۔ در سقف آل حجرہ اگر سوراخے پیدا شود۔ البتہ
 نور آفتاب عالم تاب از آن روزن داخل خواهد شد و در ظلمت کدرہ حجرہ بمثابة مینارہ یا عمودے
 بہ نظر خواهد آمد۔ اگر ناظر بہ نوعی تا سمر روزن خود را رساند و نظرش بر عالم نورانی افتد۔ آل
 زماں مینارہ نور یا عمود نور از نظرش مخفی می شود و نیک می شناسد کہ نور آفتاب تمام اشیا را
 منور ساخته است۔ ظلمت حجرہ از فقدان در و در سچہ است۔ ہمیں حال قلب انسان است
 در جسد خاکی کہ از کدورتہائے غفلتہا و ظلمتہائے آتام نورانیت و صفاتے خود را در باخته
 بہ رنگ حجرہ مسدود و المنافذ تیرہ و تاریک شدہ۔ احمد و ترندی و حاکم و این ہر دو آل را صحیح گفته
 اند و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرده اند کہ جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا نَكَلَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ
 سَوْدَاءٌ فَإِنْ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ تَرَادَتْ حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ
 فَذَلِكَ التَّرَانُّ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ كَلِمَةً بَلْ سَرَّانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا
 يَكْسِبُونَ۔

چون طالب حق بر دست حق پرست پیروم شد بر حق از صدق دل توبہ و استغفار

می کند و قلب را به ذکر شریف اسم پاک پروردگار جل شانہ و عم احسانہ مصروف می سازد آن
رحیم مطلق غشا و ہائے غفلت پر دہائے ظلمت را یک یک کرده دور می سازد و در خلوت
خانہ دل روزی از نور می کشاید۔ آن زمان سالک مینارہ یا عمودے از نور می بیند کہ آن را
حضرات ماقدرس اللہ اسرار ہم فتح باب می گویند۔ چوں لطیفہ شریفہ بہ اصل خود می پیوندد
کہ آن فوق العرش در اول عالم امر است می بیند کہ این نوزنہ خلوت خانہ قلب او را در
گرفته است بلکه تمام عالم را محیط است۔

دیدہ بکشا و جمال یار ہیں ہر طرف ہر جا رخ دلدار ہیں
مدار کار بر قلب است کہ بندرتیست از قلب کلی کہ آن را قلب کبیر و حقیقت جامعہ
انسانی گویند چنانچہ در لطائف عشرہ بیانش گزشتہ۔ لہذا اگر ابتدائے ذکر است از لطیفہ
قلب است۔ اگر در نفی و اثبات ضربات اند بر قلب اند۔ اگر وضع یا زودہ اصول اند برائے
استقامت قلب اند۔ ازیں جا است کہ فرزندان گرامی حضرت مجدد قدس اللہ اسرار ہم از
لطائف خمسہ امر بر قلب اکتفا می نمودند۔

در راه خدا دو کعبہ آمدہ منزل یک کعبہ صورت است و یک کعبہ دل
تا بتوانی زیارت دہا کن! بہتر از ہزار کعبہ باشد یک دل
حضرات گرام بہ صراحت نوشته اند کہ کار خانہ قلب در دائرہ ولایت صغری بہ اتمام می رسد۔
چنانچہ شاہ ابوسعید نوشتہ اند علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغری آن است
و حضرت شاہ عنسلام علی قدس سرہ در مکتوب نہم می نویسند۔ اول اسم ذات باز نفی و اثبات
بہ لحاظ مذکور باز محض و قوت قلبی و گاہے۔ صورت مرشد در نظر داشتن و در ہر ذکر این صورت
در نظر دارند مفید تر باشد و بہ توجہ قلب گاہے مراقبہ احدیت و مراقبہ معیت و گاہے بہ لطیفہ
نوقانی مراقبہ اقریبیت و گاہے مراقبہ محبت۔ این است طریقہ این فاندان۔ الخ و حضرت
ابن مال در رسالہ ایضاح الطریقہ ارقام نموده اند۔ بعد تمام شدن معاملہ قلب تہذیب لطیفہ
نفس کہ محل آن پیش حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پیشانی است معبود است و علم بہ تمام مقام
قلب کہ آن ولایت صغری است از باب کشف و معرفت را آسان است۔ و حضرت غلام
یحییٰ خلیفہ اجل حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید کہ در حیات پیرو مرشد خود وفات یافته
اند صریح تر ازیں نوشتہ اند۔ لطیفہ کہ برال انتظار و رود فیض باید کشید در دائرہ امکان و

ولایت صفری لطیفہ قلب است۔ الخ۔ تصریحات راگزاشتین و در پئے مستفادات افتادون
یقیناً باعث اشتباه خواهد شد۔

وآں چه کہ جناب مسکین بخت عموم معیت و خصوص مورد فرموده اند غالباً ایشان بہ
اصول فقہ مراجعہ نہ نموده اند۔ در اصول العام الذی ارید بہ الخصوص بخت مستقل دارد۔
قال اللہ تعالیٰ قال لهم الناس ای نعیم بن مسعود۔ وقال جل وعزّ آمّ یحسدون الناس
ای البنی صلی اللہ علیہ وسلم مع ہذا فقیر گوید آں کہ امیں وصف پروردگار است جل شانہ کہ عموم
نہ دارد۔ بندہ در دعای گوید۔ یا ارحم الراحمین ارحمینی۔ یا واسع المغفرۃ اغفر لی
یا قاضی الحاجات اقض حاجتی۔ یا مصرف القلوب صرف قلبی علی طاعتک۔

اے کریمے کہ از حسرت نہ غیب

دوستان را کجا کنی محروم

تو کہ بادشمنان نظر داری

وآں چه از ارشاد مرشد خود نوشته اند پس باید دانست کہ حضرت شاہ غلام علی
قدس سرہ بہ عمر ہشتاد و دو سال رحلت فرمائے خلد ہرین گشتہ اند۔ از کلاں سالی و از کثرت
ذکر و فکر و مراقبہ در چند سال اخیر ضعف و کمزوری بہ غایت رودادہ بود۔ چنانچہ ارشاد
فرمودہ اند۔ الحال ضعیف شدہ ام پیشتر در مسجد جامع شاہجہاں آباد آب تلخ حوض می خوردم
دہ سیپارہ کلام مجیدی خواندم۔ دہ ہزار نفی و اثبات می کردم نسبت باطن چنان قوی بود کہ
تمام مسجد بجز از نوزی شدہ ہمچنین در ہر کوچہ کہ می گز شتم۔ بر مزار عزیزے اگر می رفتم نسبتش لپت
می گشت من خود را پست می کردم و تو اضع آں بزرگ می کردم۔ و فرمودند۔

ز ناتوانی خود این قدر خبر دارم

دریں ایام ضعف و ناتوانی چون قصد توجہ بہ طالبان حق می فرمودند این شعری خواندند۔

ہر چند پیر خستہ دل و ناتوان شدم

بہر گہ کہ یاد روئے تو کردم جواں شدم

و باز بہ قوت تمام توجہات می دادند کسانے کہ دریں چند سال آخری بہ خدمت ایشان رسیدہ
اند اگر چه از آں جناب بیعت شدہ اند و در حلقات توجہ ایشان شریک شدہ اند و آں جناب
نیز بر حال ایشان توجہات مبذول داشتہ اند۔ لیکن آں جناب ایشان را بہ خلفائے گرامی
قدر خود حوالہ می نمودند۔ مثلاً حضرت شاہ ابوسعید۔ حضرت شاہ روف احمد۔ حضرت
شاہ احمد سعید۔ حضرت بشارت اللہ۔ حضرت عبد الغفور خورجوی و امثالہم۔

چنانچہ پیرو مرشد جناب مسکین از شاہ ابو سعید تربیت یافته اند حضور ہی این جماعت در حلقات درس کمتر شدہ اگر از ایشان در استنباط حکمے خللے واقع شود یا بیچ غرابتے نیست۔ اگر از حضرت سعد اللہ جناب مسکین این قول نقل کردہ اند از بعض دیگر کہ از خلفائے دور آخر حضرت شاہ علام علی بودہ اند خلفائے ایشان بعض اقوال نقل کردہ اند کہ وجہ محنت آن در کلام حضرات یافته نہ شد۔ واللہ اعلم۔

درج سوم دائرہ ولایت کبریٰ

دریں درج سیر در تجلیات اسماء و صفات و شیونات

الہیہ دست می دہد۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیا و دائرہ ظلال بودہ کہ مقام سکر و توحید جودی است۔ در انجام مراقبہ معیت می گردند کہ غایت معیت مشعر بہ اتحاد می شود۔ و این ولایت کبریٰ ولایت انبیا است، چہ آن سحروران علیہم السلام چون بہ این مقام می رسیدند نبوت ایشان ظاہری شد۔ و این ولایت مبادی تعینات حضرات انبیا است اینجاء ظل را اثر است و سکر را۔ در این مقام توحید شہودی منکشف می شود، در اینجا ابتداء از مراقبہ اقربیت است کہ مشعر بر انبیت می باشد چہ کمال اقربیت در دوی است۔ چون بہ مقام اقربیت فائز گردید قدم در شاہراہ محبت می نهد و از محبت کہ اسماء و صفات و شیونات را در آن مدخلے می باشد گزشتہ بہ محبت ذاتیہ خود را می رساند و آن زمان نفس آمادہ و لوازمہ راضیہ و مطمئنہ گشتہ بر تخت صدر را تقامی نماید۔

این تہ را بلند و پستی نہ بود خود بینی و خویشین پرستی نہ بود در ہر قدمے ز نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود



باید دانست کہ ولایت علیا متضمن است بر سہ دائرہ و یک قوس۔ در دائرہ اولیٰ مراقبہ اقربیت می فرمایند یعنی مفہوم کریمیہ نحن احراب الیہ من حبیل الو سیرید یعنی فیض

وارد می شود از آن ذات پاک که به ما از رگ جان ما قریب تر است -

دوست نزدیک تر از من به من است و بی عجب تر که من از او دورم
چونم پاکه تو ای گفت که او در کنار من و من همچو درم
و مورد فیض به اصالت لطیفه نفس است و به تبعیت لطائف خمسہ - درین جا
لطائف خمسہ را عروج تام حاصل می شود و در نصف ساقل این دائره سیر در تجلیات اسماء
وصفات زائده نصیب وقت می شود -

و در نصف عالی سیر در تجلیات شیونات و اعتبارات می باشد -

در دائره دوم و در دائره سوم و در قوس مراقبه محبت می کنند - مفهوم کریمه محبت
و یحییونہ را در لحاظ می دارند یعنی فیض وارد می شود از آن ذات پاک که مراد دوست
می دارد و من او را دوست می دارم - یعنی در میان من و او رشته محبت است بر لطیفه
نفس من - مورد فیض درین دو دائره و در قوس صرف لطیفه نفس است که محل آن
در پیشانی است -

بلید دانست که دائره دوم اصل دائره اولی است - و دائره سوم اصل دائره دوم
است و قوس اصل دائره سوم است لهذا در وقت مراقبه کردن لحاظ این امر کرده شود -
در دائره دوم لحاظ کند که فیض وارد می شود از آن ذات پاک که در میان من و او رشته
محبت است او را دوست می دارد و من او را دوست می دارم از دائره که اصل
دائره اولی است یعنی دائره تجلیات اسماء و صفات و شیونات بر لطیفه انانی من و در
دائره سوم لحاظ کند که از دائره که اصل الاصل دائره تجلیات اسماء و صفات است و در
قوس لحاظ کند که از قوس که اصل ثالث است - و طریقه مراقبه در دائره دوم و سوم و قوس
آن است که خود را به خیال داخل در دائره یا قوس می کنند آن دائره بمنزله قرص آفتاب
و قوس بمنزله نیم قرص آفتاب بر سالک مکتوف می شود - هر قدر که از آن قطع می شود آن
حصه نورانی ظاهری شود و باقی مانده حصه مثل قرص آفتاب به هنگام کسوف بے نور
می نماید - چون که از ابتدای ولایت کبری مورد فیض لطیفه نفس می باشد معامله فیض
باطن به دماغ متعلق می شود - تا وقتیکه معامله فیض به دماغ تعلق داشته باشد باید
دانست که معامله ولایت کبری به انجام نه رسیده است - چون نفس مطهره می گردد -

و چون و پیر از احکام قضا مرتفع می شود - بر مقام رضا ارتقا فرموده در ایوان صدر می نشیند - باید دانست که سیر ولایت کبری به اتمام رسید درین وقت شرح صدر حاصل می شود و وسعت سینه آل قدر می شود که از بیان خارج است - البته این قدر باید فهمید که اگر چه به قطع ولایت کبری تزکیه لطیفه نفس به حصول می پیوندد و خصائل رذائل مبدل به حسنات می گردد - لیکن دنارت و تلون و کبر و عنونت که ناشی از عناصر اربعه است هنوز اندفاع آل با بالکلیه متعذر است - تا وقتی که تزکیه عناصر اربعه حاصل نشود - در ولایت علیا که ولایت ملا را علی است تزکیه با و آب و آتش خواهد شد و در دائرة تجلیات ذاتیه در دائرة کمالات نبوت تزکیه عنصر خاک می شود - زیرا که لطیفه نفس بمنزله رب و کتب عناصر اربعه است کما ذکرته من قبل - پس تزکیه نفس به تمام و کمال بعد از قطع دائرة کمالات نبوت حاصل خواهد شد حضرت عبیدالله احرار قدس سره فرموده انا الحق گفتن آسان است و اناراد و در کردن مشکل بشعر به فناء تام لطیفه نفس است -

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شود وصال این است و بس
به اتمام سیر درین ولایت سیر در مظاہر اسم هو الظاهر به انتهای رسد حضرت شاه غلام علی قدس سره درین مقام به مراقبه اسم هو الظاهر ارشاد می فرمودند تا سالک به تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید شود - و باید دانست درین ولایت تهلیل لسانی بالحاظ معنی با توجه قلب به او سبحانه بسیار مفید است -

مراقبه اسم الظاهر

منشأ فیض آل ذات پاک که از اسم مبارکه او یک نام مبارک الظاهر است - و مورد وین لطیفه نفس مع لطائف خمسہ - درین مراقبه سیر در تجلیات اسم و صفات می شود بے ملاحظه ذات تعالی تقدست بعد ازین مراقبه بعض حضرات به مراقبه شرح صدر امر می فرمایند - انما اللغایه بیان آل کرده می شود -

سینه خود را مقابل سینه مبارک جناب رسالت پناهی
صلی اللہ علیہ وسلم داشته به جناب الہی عرض نماید کہ الہی

{ مراقبه شرح صدر

فیض الشرح صدر از صدر مبارک آن سرور بہ صدر من برساں۔ سورۃ الم نشرح راتا آخر بخواند۔

مدارج چہارم دائرۃ ولایت علیا

دائرۃ ولایت علیا
مراقبہ محبت

ولایت علیا ولایت ملار اعلیٰ است و این ولایت یک دائرہ دارد و آن دائرہ مبادی تعینات ملائکہ گرام است علیہم السلام۔ دریں مقام سیر و تجلیات اسماء و صفات الہیہ جل مجدہ می باشد کہ گاہے بہ تجلیات ذاتیہ الہیہ ہم مشہود می گردد۔ چون سالک دریں دائرہ قدم می نهد این دائرہ مانند خطوط شعاع آفتاب ظاہری شود کہ اسماء و صفات حضرت واجبی آن دائرہ را احاطہ نموده است لیکن احیاناً خطوط این دائرہ ہم مشہود می شود و در کمال بے رنگی ظاہری گردد۔ رفتہ رفتہ آن خطوط شعاعی روپوش و مستتر می گردند۔ ہماں رشتہ محبت کہ در دوونیم دائرہ ولایت کبریٰ سالک راتا بہ اوج رعنار ساییدہ بود این جا ہم سالک را کشتاں کشتاں از پر دھسائے تجلیات اسماء و صفات تا نگارخانہ تجلیات ذات می رساند۔

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ماتیز می کنی

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نودم نوشته اند۔ در دائرہ دوم وغیرہ (از ولایت کبریٰ) نگرانی توجہ بہ فوق کہ متوہم می شد مدرک نہ می گردد کہ نفس صاحب توجہ فنا یافته نگرانی کہ باشد دریں جا مطمئنہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و انجذاب صدر را مدرک می شود۔ دریں جا مراقبہ حضرت ذاتیہ من حیث المحبتہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَہُ تا ولایت علیا می آیند۔ تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بے چونی و تنزیہ حاصل است و در عالم مثال مشہود می شود بہ دائرہ مناسب دیدہ اند و الا جائے کہ خدا است دائرہ کجا است۔ بعد تمام شدن ولایت کبریٰ و سیر در اسماء و الظاہر سیر و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملار اعلیٰ است علیہم السلام الصلاة و دریں ولایت کار بہ عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک افتد درینجا مراقبہ ذاتیہ است کہ مستحق ہو الباطن است تہلیل و صلاة نافلہ ترقی می بخشد۔ الخ۔ و حضرت مولوی غلام محییٰ نوشته اند۔ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علاقہ محبت میان ما و اسبجانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَہُ مشعر بہ آن است۔ الخ۔ مورد فیض دریں دائرہ عناصر

ثلاثة آب و هوا و آتش اند۔ وسعت و تمام بدن پیدامی شود و احوال لطائف بر تمام قالب وارد می
 شوند۔ تهلیل لسانی با توجه قلب و فهم معنی و صلاة تطوع با طول قنوت ترقی بخش این مقام است۔
 درین مقام از تکاب رخصت شرعی هم خوب نیست که عمل به رخصت آدمی را به بشیریت می کشد و
 عمل به عزیمت مناسبت به ملکیت پیدامی کند پس هر قدر بیشتر مناسبت به ملکیت حاصل شود درین
 ولایت ترقی بیشتر میسر آید۔ چون سالک به عنایت پروردگار تا آخر این دائره سیر و سلوک را بهم می
 رساند۔ دو پروردگار و بازوهای قوی برائے طیران عالم قدس حاصل می کند۔ یکے منظرها هم هو الظاهر
 و دیگرے منظرها هم هو الباطن کہ به زور قوت این دو بازو سالک از پردهای تجلیات اسما و صفات
 گذشته به سراوقات تجلیات ذات خود رامی رساند۔ باید دانست کہ در صفات واجبی ذات او
 تعالی و تقدس ملحوظ نیست۔ مثلاً در سمع و بصر و قدرت و ارادت و امثال آن لحاظ صفت می باشد۔
 و در اسما و صفاتیہ مثلاً در سمیع و بصیر و قدیر و مرید و جز آن دیگر اسما و صفاتیہ با صفت ذات او تعالی
 و تقدس نیز ملحوظ می باشد یعنی آن ذات پاک کہ سمع به او متعلق است یا بصیر یا قدرت یا ارادت یا
 غیر آن صفتی دیگر به آن ذات پاک قائم است۔ پس سیر سالک در تجلیات صفات سیر و در منظرها هم
 هو الظاهر است چه او تعالی و تقدس ظاهر است به اسما و صفات و آیات و سیر سالک در تجلیات
 اسما و صفاتیہ سیر و در منظرها هم هو الباطن است حضرت مجدد قدس سره نوشته اند۔ شروع سیر
 درین اسما نمودن قدم نهادن است در ولایت علیا۔ الخ۔ چه ذات او تعالی در پردهای اسما و صفاتیہ
 از توهمات و تجلیات و از مشابہت معقولات و محسوسات باطن است۔ فَهُوَ جَبَلٌ مَجْدُ الْذِي
 لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ظَاهِرًا بِالْأَحَدِيَّةِ وَالتَّصَرُّفِ وَبِاطْنًا بِالصَّمَدِيَّةِ وَالتَّعَرُّفِ۔

مراقبہ اسم الباطن

درین دائره مراقبہ اسم هو الباطن می کنند۔ منشا ربیض ذات بحت کہ از اسما و یک نام پاک الباطن
 است۔ و مورد فیض عناصر ثلاثة آب و هوا و آتش اند ترقیات بالا صالہ نصیب این سه عناصر
 است کہ ملائکہ کرام علیہم السلام را نیز ازین عناصر سه گانه نصیب است لیکن بالتبعیت
 تمام بدن به تمام و کمال از منظرها هم این اسم شریف مستفید می شود و وسعت پیدامی کند۔
 منتہای ولایت علیا بالا صالت مخصوص به ملا را اعلیٰ است کہ جامع جمیع دلایات است۔

حضرت مجدد قدس سرہ بہ مخدوم زادہ عالم حضرت محمد صادق قدس سرہ نوشتہ اند این
 موطن منتہائے ولایت کبری است کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰت و التسلیٰم
 چون سیرتا این جا رسایند متوہتم شد کہ مگر کار را تمام کردہ باشد۔ تدا در دادند کہ این ہمہ تفصیل
 اسم الظاہر بودہ کہ یک بازوے طیران است و اسم باطن ہنوز در پیش است کہ بازوے
 دوم است از برائے طیران عالم قدس و چون آل را بہ تفصیل بہ انجام رسانی دو جناح از برائے
 طیران طیار کردہ باشی۔ الخ۔ و نیز درین مکتوب نوشتہ اند۔ سیر در اسم الظاہر سیر در صفات
 است بے آل کہ در ضمن آنہا ذات المحفوظ کرد و تعالی و تقدس و سیر در اسم الباطن نیز سیر در اسم
 است آناد در ضمن آنہا ذات تعالی المحفوظ است و آل اسماء رنگ سیر ہا اند کہ رو پوش حضرت
 ذات تعالی و تقدس گشتہ مثلاً در صفة العليم ذات تعالی اصلہ المحفوظ نیست و در
 اسم العليم المحفوظ ذات است تعالی در پس پردہ صفت زیرا کہ عليم ذاتے است کہ مر اورا
 علم است قال السیر فی العلم سیر فی الاسم الظاہر و السیر فی العلم سیر فی
 الاسم الباطن و قس علی ہذا سایر الصفات و الاسماء۔ و نیز نوشتہ اند۔
 و منتہائے ولایت علیا عبارت از تعین اول است کہ جامع جمیع مراتب اسماء و صفات و
 شیوں و اعتبارات است و نیز جامع است مر اصول این مراتب را و اصول اصول اینہارا
 و منتہائے اعتبارات ذاتیہ است کہ تمانیز آنہا بہ علم حصولی مناسب است۔ بعد ازاں اگر
 سیر واقع شود مناسب علم حضوری خواهد بود۔ اے فرزند اطلاق علم حصولی و علم حضوری
 در ان حضرت جلّ سلطانہ بہ اعتبار تمثیل و تنظیر است زیرا کہ صفاتے کہ وجود
 آنہا زائد است بر وجود ذات تعالی تقدس علم آنہا مناسب علم حصولی است و
 اعتبارات ذاتیہ کہ اصلاً زایدتی آنہا بر ذات تعالی و تقدس متصور نیست علم آنہا مناسب
 علم حضوری و الاّ فلیس شئہ الاّ تعلق العلم بالمعلوم من غیر ان یحصل من
 المعلوم فیہ شئ فافہم۔ الخ۔ و نوشتہ اند۔ فهو سبحانه بعد و راء
 الوراء ثم و راء الوراء ثم و راء الوراء۔

ہنوز ایوان استغنا بلند است مرا فکرے رسیدن ناپسند است

مدارجِ پنجم دائرہ کمالاتِ ثلاثہ

ایں دائرہ تجلیات ذاتیہ الہیہ است کہ آن را دائرہ کمالاتِ ثلاثہ نیز گویند۔ کمالاتِ نبوت و رسالت و اولوالعزم۔

کمالاتِ نبوت

دائرہ

کمالاتِ نبوت

ازیں جا تجلیات ذات بے پردہ تجلیاتِ اسماء و صفات شروع می شود۔ یک نقطہ ازیں مقام شرف بہتر از جمیع مقامات ولایت است زہر یک نقطہ اش چون سنبل تر شمیم وصلِ جانان می زند سر دریں دائرہ مراقبہ ذات بحت معری از ہمہ تعینات و مبری از جمیع اعتبارات کہ منشی کمالاتِ نبوت است می کنند و انتظار فیض ازال ذات مقدسہ تعالیٰ و تقدّس می کشند۔ و مورد فیض بہ اصالت لطیفہ خاک پاک است ہرچہ بہ سائر لطائف می رسد بہ تبعیت این لطیفہ مبارکہ می رسد۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ خاک شوتاگل بروید رنگ رنگ

دریں مقام حضور بے جہت و بردیقین حاصل می شود۔ بے تابی و پیش طلب و نگرانی و توجہ ہائے سابقہ زائل می شود۔ توحید و جود و شہودی در راہ می ماند۔ بے کیفیت و یاس و حیران رومی نماید۔ تلاوت قرآن مجید بہ آداب و ادائے صلاۃ با طول تنوت و اشتغال بہ احادیث نبویہ علی صاحبہا ألف صلاۃ و تحیۃ۔ دریں مقام و در مقامات فیما بعد الی آخر النہایات ترقیات می بخشد۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند کمالاتِ جمیع ولایات چہ ولایت صغری و چہ ولایت کبری و چہ ولایت علیا ہمہ ظلال کمالاتِ مقامِ نبوت اند۔ و آن کمالاتِ شبح و مثال اند حقیقت این کمالات را اولاً می گرد و کہ نقطہ کہ در ضمن این سیر قطع می یابد زیادہ از جمیع کمالاتِ مقام ولایت است پس قیاس باید کرد کہ جمیع این کمالات را چہ نسبت بود بہ جمیع کمالاتِ ما تقدم۔ در یائے محیط را نیز نسبتی است بہ قطرہ دریں جا آن

ہم مفقود است۔ مگر آن کہ گویم نسبت مقام نبوت بہ مقام ولایت، همچوں نسبت غیر متناہی است بہ متناہی۔ سُبْحَانَ اللَّهِ۔ جہلے ازین سر می گوید الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ مِنَ النَّبُوَّةِ و دیگرے از عدم آگاہی این معاملہ در توجیہ او می گوید۔ وَلَايَةُ النَّبِيِّ أَفْضَلُ مِنَ نُبُوَّتِهِ۔ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ۔ الخ۔

فائدة

بعد از اتمام سیر در دایرہ کمالات نبوت ہر یکے از لطائف عشرہ من کل وجہ مجلی و مصفی شدہ باہم متحد شدہ ہیئت و حدانی پیدا می کنند۔ آن زمان نسخہ عزیز الوجود انسان کامل بہ ظہور می آید کہ متصف بہ اوصاف الہی می باشد مالک برہو و نفس خود می باشد۔ ہیچ فعل در نامرضی پروردگار از و صدور نہ می یابد و بر خود قادر می باشد کہ در ہیچ امر نسبت قدرت بہ خود نہ می کند۔ ہر چہ می کند یا می گوید از رضائے او سبحانہ می کند و می گوید۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ہر چہ در مرتبہ وجوب است بہ طریق صورت در و ظہور می یابد۔ قَالَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ۔ ہر چہ در عالم امکان با شریہ موجود است بہ طریق حقیقت در و موجود است کما تقدم البیان فی بیان اللطائف العشرہ حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ می نویسند۔ ہیئت و حدانی عبارت از مجموع عالم خلق و عالم امر است کہ بعد تصفیہ و تزکیہ ہر کدام را ہیئتے دیگر پیدا شدہ مثلاً شخصی خواهد کہ مجموعے از ادویہ چند مختلف التاثر درست سازد۔ اول ہر یک ازاں ادویہ را جدا جدا گرفته بیختہ می نهد من بعد ہمہ ادویہ را در قوام قندی یا غسل جمع می سازد۔ ادویہ مذکورہ ہیئتے دیگر و خواص دیگر پیدا کردہ همچون نام می یابد۔ همچنان لطائف عشرہ سالک یک ہیئت پیدا کردہ الخ باید دانست کہ از کمالات رسالت تا آخر سلوک مورد فیض ہیئت و حدانی سالک است۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشته اند۔ این معاملہ مخصوص بہ ہیئت و حدانی انسانی است کہ از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشتہ است مع ذلک درین موطن نیز رئیس ہمہ عنصراک است۔ الخ۔ و منشأ فیض کما تقدم ذات بحت است درین موطن مدار ترقی بر فضل و کرم پروردگار است۔ تا یار کرا خواهد و میایش بہ کہ باشد۔ تلاوت و تترآن مجید و مطالعہ احادیث مبارکہ و نماز با نیاز فواید ہامی رساند۔ اعمال صالحہ اگرچہ برائے ترقی درجات و سائل اند لیکن درون سہر اوقات عظمت و کبریائی یارائے دخول نہ دارند۔ البتہ اگر با کلمہ تہلیل محمد رسول اللہ

ضمیمہ نمایندہ اور اول و آخر ذکر شریف اسم مبارک جناب محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کنند
چند بار بہ توجہ و اخلاص درود شریف بخوانند ابواب ترقیات مفتوح می شوند و بہ بارگاہ قدس
راہ پیدامی کنند روی الترفدی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال ان الدعاء موقوف بین
السماء والارض لا یصعد منها شیء حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم
عملہا را بہ حضرت رابطہ اوست اگر مقبول گردد واسطہ اوست

کمالات رسالت

دائرة

کمالات رسالت

این دائرة دوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ و درود
فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات رسالت است بر ہیئت وحدانی
سالک می باشد درین مقام در تفکر و حزن اضافہ می شود۔ و ستر و کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائرہ الحزن متواصل الفکر بہ ظہوری آید۔ این آں ماہ
تفکر است کہ از آسمان ولایت طلوع نموده۔ و این آں مہر حزن است کہ از سپہر نبوت
سر بر آورده قطوبی من ابتلی بہ شطوبی لہ شطوبی لہ و این بے رنگیہا و بے
لطفہا تا آخر سلوک نقد وقت سالک می باشد۔

دل در دتر بہ جاں مداوانہ کند
مارا ز غمت بہ کس نہ گویم۔ اگر
در عشق تو جاں ز غم محابانہ کند
بوتے جگر سوخته رسوانہ کند

کمالات اولوالعزم

دائرة

کمالات اولوالعزم

این دائرة سوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ۔
و در فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات اولوالعزم است بر ہیئت
وحدانی سالک می باشد۔ درین مقامات اسرار مقطعات قرآنی منکشف می شوند۔
احکام شرایع و اخبار غیب از وجود حق سبحانہ و تعالیٰ و از صفات او۔ و معاملہ قبر و نشر و حشر و
دوزخ و بہشت و جمیع ما اخیرہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم بدہی و عین الیقین می گردند۔

وجود حق سبحانه و تعالیٰ بہ مثل آئینہ و وجود اشیا مثل صور مرئیہ در آئینہ می باشد لیکن باید دانست کہ صور اشیا در وہم و خیال می باشد و وجود آئینہ فی الواقع قاعدہ در آئینہ صور و اشکال اول محسوس می شوند و احساس آئینہ فی ما بعد می باشد لیکن این جا قضیہ برعکس است - اول وجود آئینہ مرئی می شود و باز چون بہ دقیق نظر دیدہ شود صور اشیا بہ نظری آیند - لہذا وجود حضرت حق بدیہی می شود و وجود ممکنات نظری - عجب تر معاملہ بشنوید کہ با وجود علو و بساطت و بیرنگیہائے این مقامات ثلاثہ وقتے کہ انکشاف تام درین جا حاصل می گردد معلوم می شود کہ از ابتدائے سلوک این مقام مقابل نظر بود - و حیرت می افزاید کہ با وجود محاذی بودن این مقام و اقربیت آل چرادریں تمام مدت بہ نظر نہ می آمد - چراما دیدہ ہارانه می کشادیم و چرادریں کو چہائے لطائف عالم امر مقصود را می جستیم -

در دیدہ عیاں تو بودی و من غافل
در سینہ نہاں تو بودی و من غافل
از جملہ جہاں ترا می بستم
خود جملہ جہاں تو بودی و من غافل
از کمال بے رنگی و لطافت این موطن صاحب این مقامات خود را از نسبت بالکلیہ حنائی
می بیند و تیج فیض و برکت در خود مشاہدہ نہ می کند - ازین جا است کہ حضرت مجددتدیس سرہ
از مقام سرزودہ اند - درین مقام نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و اصلان راہ ہجرتی
پویند -

در طاعت حق بکوش و با صبر بساز
گر فیض جمال لم یزل می خواہی

درج ششم حقائق الہیہ حل مجددہ

محققان فرمودہ اند حقائق الہیہ نسبت بہ کمالات ثلاثہ امواج اند - شاہ ابو سعید می نویسد
معنی این سخن آن باشد کہ چون در کمالات ظہور تجلیات ذاتی دائمی است لاجرم ہر نسبتی کہ
فوقانی است خارج از مرتبہ ذات نہ می تواند شد پس اطلاق لفظ امواج درست آمد و آن چہ
در ادراک این ناقص العقل آمدہ است در نسبت حقائق چیز با ظہور می کند کہ در نسبت
کمالات آن ظہور نیست مثلاً در حقیقت کعبہ معظمہ ظہور عظمت و کبریائی و مسجودیت ممکنات
را بہ نحو ظہور می فرماید کہ عقل در ادراک آن لنگ و عاجز می ماند - الخ -

بہ طراز دامن ناز او چہ ز خاکساری بارسد نہ زرد آں مژہ بہ بلندی کہ ز گرد مژہ و عارسد

حقیقتِ کعبہ ربّانی

دائرہ
حقیقتِ کعبہ ربّانی

این دائرہ اول است از حقائق الہیہ۔ دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مسجود جمیع ممکنات و منشی حقیقت کعبہ معظمہ است بر مہیت و حدانی سالک۔

باید دانست کعبہ ربّانی را صورتی است و حقیقتی است۔ و ظاہر است کہ در صورت حقیقت مناسبتی باشد۔ مثلاً ظل را مناسبتی است بہ اصل صورت چہ صورت منظر اسرار حقیقت است و ظل بہ صورت اصل جلوہ می دید۔ حقیقت کعبہ از عالم بے چون است و مسجود کل ممکنات است۔ چون صورت او در عالم چوں جلوہ نمود حکم سجدہ بہ آں جهت شد۔ چہ او منظر حقیقت خود می باشد کہ عبارت از مسجودیت حضرت ذات است تعالیٰ و تقدیر کہ در ہر مقام مسجود و معبود است۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَوَجَّهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

حقیقتِ قرآن کریم

دائرہ
حقیقتِ قرآن کریم

این دائرہ دوم است از حقائق الہیہ۔ دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبدأ وسعت بے چوں و منشی حقیقت قرآن است بر مہیت و حدانی سالک۔

دریں مقام بواطن کلام پاک ظاہری گردد۔ ہر حرف در یائے بے کراں و موصل کعبہ حقیقتی می باشد۔ زبان تلاوت کنندہ حکم شجرہ موسوی پیدا می کند و برائے تلاوت تمام قالب بمنزلہ زبان می گردد۔ انکشاف انوار قرآن مجید در باطن عارف ثقل و گرائی می آرد و حقیقت اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا را واضح می نماید۔

حقیقتِ صلاۃ

دائرہ

حقیقتِ صلاۃ

این دائرہ سووم است از حقائق الہیہ۔ درین جا فیض دارد می شود
از ذات بحت کہ کمال وسعت بے چونی دارد و منشی حقیقت صلاۃ
است بر ہیت و عدالی سالک۔ در نماز ابواب احسان می کشانید و
غایت قرب بے نشان حاصل می شود کہ اقرب قایکون العبد من الرب بیان آن
می کند۔ نماز است کہ معراج مومن آمدہ۔ نماز است کہ چہرہ مطلوب رامی نماید و عاشق را بہ
معشوق می رساند۔ نماز است کہ لذت بخش غمگساران است و راحت دہ مشتاقان۔ ارحنی
یا بلا حل رمزے است ازان وقتہ عینی فی الصلاۃ بیانے است ازان۔

گر تو خواهی درد و عالم ز ندگی ! بندگی کن بندگی کن بندگی
کار کن تا مزد یابی بر مزید کاں ترا از بہرائی کار آفرید
سالکے کہ از حقیقت صلاۃ حظے گرفته چون برائے تکبیر تحریمہ ہر دو دست می بردارد گویا
کہ از ہر دو عالم دست می افشانند۔ از نشأت دینی بر آمدہ در نشأت اخروی می در آید۔ در
حضور حضرت بے چون خود رامی یا بدو بہ عرض نیاز مصروف می شود از خشوع استادہ می ماند
و از تجربہ رکوع می رود و گاہے از فرط شوق سر بہ زمین می بہند۔

سر در قدمش بردن ہر بار چہ خوش باشد راز دل خود گفتن با بار چہ خوش باشد
باید و نسبت در حقائق الہیہ تا اخیر این دائرہ سالک را سیر قدمی حاصل است و ازاں سپس
کہ دائرہ معبودیت صرفہ است نصیب سالک سیر نظری است۔

در مکتوبے حضرت مجدد قدس سرہ می نویسند۔ تینبیہہ۔ آں چہ بالا گزشتہ است
کہ وصول نظری بالاصالت نصیب حضرت خلیل است و وصول قدمی بالاصالت نصیب
حضرت حبیب علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام نہ بہ آں معنی است کہ آں جاست ہود و
مشاہدہ است و یا قدم را آں جا گنجائش است۔ آں جامور گنجائش نیست قدم چہ باشد
بلکہ در اں جا وصولے است مجہول الکیفیتہ۔ اگر در صورت مثالیہ بہ نظر تسمیم گشت
وصول نظری می گویند۔ و اگر بہ قدم۔ وصول قدمی۔ و الا نظر و قدم ازاں حضرت حبیل
شانہ ہر دو والد و حیراں۔ انتہی۔

آنہا کہ زمعبود و خبیر یافتہ اند
 از جملہ کائنات سر تا پستہ اند
 در پوزہ بھی کنم زمرداں نظرے
 مرداں ہمہ شرب از نظر یافتہ اند

معبودیتِ صرفہ

این دائرہ چہارم و منزل آخر از حقائق الہیہ است۔ این جا فیض
 وارد می شود از ذات بحت کہ معبود صرف است بر ہیبت و عدلیت سائلک۔
 این جا سیر نظری است ہر قدر تو اند سیر کند۔

دائرہ
 معبودیتِ صرفہ

ما تماش کنناں کوتاہ دست تو درخت بلند بالائی
 احتمالے دارد کہ در معراج شریف چون آل سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم بہ منتہائے
 مدارجِ قرب رسید و خطابِ قف یا محمد فان ربک یصلی صدور یافت آں وقفہ برائے
 توقف سیر قدمی امتیاں باشد کہ بالاتر از اں برائے ایثاں جائے قدم نہادن نہ ماندہ۔
 آنجا کہ عقاب سرنگوں خواہد بود بالے بنگر کہ خچد چون خواہد بود

مدح مہتمم حقائق انبیاء علی صاحبہا السلام

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در ایضاح الطریقہ نوشتہ اند۔ بدایں کہ نزد حضرت مجدد
 رضی اللہ عنہ اول تعینِ حقیقی است و مرکز آں تعینِ حب بہ اعتبارِ محبوبیت و محبت ممتزجین حقیقت
 محمدی و تعینِ جسدی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و بہ اعتبارِ محبت صرفہ حقیقت موسوی
 است علیہ السلام و محیط آں مرکز کہ مثل دائرہ است در صورت مثالی خلقت است آں حقیقت
 ابراہیمی است علیہ السلام۔ الخ۔

حقیقتِ ابراہیمی علی صاحبہا السلام

دائرہ
 حقیقتِ ابراہیمی

این اول دائرہ است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آں دائرہ خلقت
 اعلیٰ۔ مقام کثیر البرکات و از بس شکر است۔ درینجا فیض وارد می شود

از ذات بخت کہ با خود انس و موافقت دارد و نشی حقیقت ابراهیمی است بر ہیبت و خدائی سالک
درین مقام انس خاص و خلوت با اختصاص بہ حضرت ذات پیدای شود۔ کمال فضل و کرم و بندہ فواید
ہر گراخواہند بہ این مقام مشرف می سازند و بہ ذوق یارانہ و کیفیت خلیلانہ ہر گراخواہند سر فرار می
نمایند۔ اِنَّكَ فَضَّلْتَ اللّٰهَ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

این سعادت بہ زور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ !

حضرات انبیاء علیہم السلام درین مقام تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اند چنانچہ
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيفًا اُنشأت است بہ آن۔ کثرت صلاۃ ابراہیمی کہ در نماز می خوانند۔
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهٖمَ
وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهٖمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ درین مقام ترقی می بخشند۔

حقیقت موسوی علی صاحبہا السلام

دائرہ

حقیقت موسوی

این دائرہ دوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ محبت است
صرفہ است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات بخت کہ محبوب خود است
و نشی حقیقت موسوی است بر ہیبت و خدائی سالک۔

درین مقام با وجود ظهور محبت شان استغنا و بے نیازی نیز ظهور می فرماید و ہمیں معلوم
می شود آنچه از حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام بعض کلمات جرات آمیز صدور یافته۔ در و کلمہ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَلٰی جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
مُخَوِّصًا عَلٰی كُلِّ يَوْمٍ مُّوَسٰی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ درین مقام ترقی می بخشند۔

حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام

دائرہ

حقیقت محمدی

این دائرہ سوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ
محبت است متمزجہ با محبوبیت است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات
بخت کہ محبوب و محبوب خود است و نشی حقیقت محمدی است بر ہیبت و خدائی سالک۔

دویم در اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اشارہ بہ محبت و محبوبیت می کنند کہ عبارت
ازین مقام است و بعد از دویم لفظ حمدی ماند کہ بہ معنی منتهی و پایاں است فهو صلی اللہ
علیہ وسلم حَمدٌ وَاَمَدٌ فی المَحَبَّةِ وَالمَحَبُّوبِیَّةِ - وَما أَحْسَنَ صَنِیعُ سَیِّدِنَا لِحَسَنانِ رَضِیَ اللہُ
عَنہُ فی إِخْرَاجِ اسْمِہِ الشَّرِیفِ مِنْ إِسْمِ مُحَمَّدٍ وَحِثِّ یَقُولُ -

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِہِ لِیُحِلَّہُ قَدْ وَالْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

درین مقام بالخصوص این درود شریف ترقیات می بخشد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
آلِہِ وَاصْحَابِہِ اَفْضَلِ صَلَواتِكَ عَدَدَ عَلَومِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ -

حَقِیْقَتِ اَحْمَدِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

این دایرہ چہارم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دایرہ
محبوبیت صرفہ است و درین جا فیض وارد می شود از ذات سبحت کہ
محبوب خود است و منشی حقیقت احمدی است بر ہیبت و حمدانی
سالک - درود شریف آن الذکر موجب ترقیات می باشد - میمے کہ در اسم شریف احمد
است اشارہ بہ مقام محبوبیت می کند و بعد از میم لفظ احمدی ماند کہ آن بہ معنی فرد است
ای المَحَبُّوبُ صلی اللہ علیہ وسلم - فَرَدٌ فی العُبُودِیَّةِ وَالمَحَبُّوبِیَّةِ حضرت فرید الدین عطار
قدس سرہ اشارہ بہ این معنی چہ خوش دُرِّ غَرِّ سَفْتہ جزاہ اللہ خیر الجزار -

بہ معنی بد مقدم بر ہمہ کس	اگر چہ صورت او آمد از پس
بہ صورت آدم او را اگر پدر بد	بہ معنی او پدر - آدم پسرید
عملہا را بہ حضرت را بطہ اوست	اگر متبول گردد واسطہ اوست
محمد در شریعت نام او دان	ولیکن در حقیقت احمدش خواں
بیفکن میم احمد از طریقیت	کہ تا نامش بدان در حقیقت
خدا را در الہیت احد خواں	نبی را در عبودیت یکے دان
چو حق اندر خدائی فرد و دانا است	نبی در بندگی بے مثل و ہمتا است
یقین دان تا کہ شناسی خدا را	نہ دانی و تدر و جہا مصطفارا

دایرہ

حقیقت احمدی

نیایا آدم بین الروح والجسد۔ آں جناب بدرجہ اتم منظر صفات حضرت احدیت گردیدہ سیر
از ظہور کمال در مخلوقے شدہ فی الحقیقت آں کمال از کمالات محبوب کبریا است۔ از ظہور
ہماں نور حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک گشت و از تجلیات ہماں نور کعبہ معظمہ مسجود
خلالق گشت۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اَفْضَل
صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ در حقائق انبیاء علیہم السلام تا آخر این مقام
برائے سالک سیر قدمی تجویز فرمودہ اند و بعد از این جائے قدم نہادن نیست۔

لا تعین و حضرت اطلاق حل مجرہ

دائرہ ششم و آخر دائرہ از دو اتر حقائق انبیاء علیہم السلام دائرہ
لا تعین است۔ دریں جا فیض وارد می شود از ذات بخت کہ مبری و
منزہ است از تعینات، بر ہیئت وحدانی سالک۔ دریں مقام
قدم بے چارہ عاجز و لنگ ماندہ و نظر حیران و سرگردان گشتہ۔

دائرہ
لا تعین و حضرت اطلاق
حل مجرہ

لے زدرت خستگان را بودے در مان آمدہ
صد ہزاراں پھوموسی ہست در ہر گوشہ
سینہا بنیم ز سوز ہجر تو بریاں شدہ
ایں جا سیر نظری تجویز فرمودہ اند، لیکن بارگاہ عظمت کبریٰ نظر بیچارہ حیران و سرگردان ماندہ۔
بگوش ہوش بشنو مر صدائے لن ترائی را
کجا طاق مکانی را کہ بنید لامکانی را
اندر این موطن مقدسہ تجویز سیر قدمی و سیر نظری نہ بہ این معنی است کہ در آنجا نفوذ و شہود است،
بلکہ بہ این معنی است کہ اگر آن مراتب لامکانی را بہ مقامات مکانی در صوت مثالیہ مرسوم آرزو
آں سیر را تعبیر بہ سیر قدمی یا سیر نظری خواہند کرد۔ کما تر بیانہ۔

باید دانست کہ ہر دائرہ کیفیات خاصہ دارد و آں عبارت از قرب بے نہایت کیفیات خاصہ است۔
بے نہایت ہیچ صوت نہایت نہ دارد، و آنچه بہ انتہائے اترہ گویند یا اعتبار احوال سالک گویند یعنی حل
کہ سالک در آن موطن بود بہ تمام رسید۔ لکان را اندرین موطن غیر از وجدان نصیب نیست، ہم کہست کہ
یکشف عیا ممتاز شدہ این است بیان مختصر از سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ امرار ہم
رمزے ز مقامات نہایات طیور
گفتم بہ تو کہ ہم کنی منطق طیر

تتمہ در بیان بعض دوائر

باید دانست کہ این راہ سلوک از بس مرتب و مستقیم است کہ سالک را بتوفیق اللہ
 و قوتہ بہ اقرب وقت و بہ احسن وجہ تام مقصود می رساند۔ مثالش آن را ہے می تواند شد
 کہ بہ خط مستقیم در زروع و صحاری و قبابات و جبال واقع شد کہ نہ یخ و تخم دارد و نہ
 مزلات و معاثر۔ کسے کہ بر چنین شارع طویل سفر می کند ضروری است کہ بس مناظر
 غلابہ و آشبار کثیرہ بہ بین و بسیار خود خواهد دید۔ ہمیں حال سالک است کہ بہ یکیں و بسیار
 این راہ در امواج بحر نور مقامات کثیرہ و نشانات عجیبہ خواهد دید۔ سالک ہوشیار ہمان است
 کہ در پس تحقیق و تفتیش آن مقامات خود را نہ اندازد۔ چہ اسما و صفات جل سلطانہ
 نہایتی نہ دارد کہ بعد از قطع آنہا بہ مقصد رسانی تواند رسید چنانچہ در اول بیان
 مراقبات قدرے ازین بیان گزشتہ حضرت شاہ ابوسعید در رسالہ خود تذکرہ سے مقامات
 کردہ اند و محل وقوع آن نیز بیان کردہ اند **وَإِلَيْكَ بِمَا قَالَهٗ بِالْإِحْتِصَاسِ**۔

۱۔ دائرہ سیف قاطع کہ در محاذی ولایت کبری واقع است۔ سیف قاطع ازاں
 گویند کہ چوں سالک در اں دائرہ قدم می نہد مانند مسیر بر بندہ ہستی سالک را نیست و نابودی کند۔
۲۔ دائرہ قیومیت ناشی از دائرہ کمالات اولو العزم است۔ چہ منصب قیومیت
 متعلق بہ انبیائے اولو العزم بودہ است۔ چونکہ علمائے امت مرحومہ بہ منزلہ انبیائے
 بنی اسرائیل اند اگر در بنی اسرائیل جماعات انبیا بودہ اند انبیائے اولو العزم نیز گزشتہ
 اند۔ خدمت انبیا بنی اسرائیل بہ علماء و اولیائے این امت مفوض شدہ است چنانچہ
 ابدال و اوتاد و قطب و غوث و قیوم را ظہور شدہ۔ **وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَن يَّشَاءُ**۔

۳۔ دائرہ حقیقت صوم در محاذات دائرہ حقیقت شرآن کریم واقع است۔
 باید دانست کہ اصل مقصود از سلوک تہذیب اخلاق و دوام توجہ بہ مبداء فیاض است۔
 کہ بہ پائے استقامت و متابرتہ بروجہ عاجزی و نیاز مندی و اخلاص نقد وقت می
 تواند شد **رَزَقْنِي اللّٰهُ وَاِيَّاكَ صِدْقَ الْعَمَلِ وَاِخْلَاصَ الْبَيْتِ وَالتَّوْفِيقَ**
لِمَرْضَاتِهٖ۔ از کریمان کار ہا و شوار نیست

لے زاہد خود ہیں کہ نئی محرم راز
 چندیں بہ نماز و روزہ خویش مناز
 کارت ز نیاز می کشاید نہ نماز
 باز بچہ بود نماز بے صدق و نیاز

خاتمہ در بیان بعض فوائد

طریقہ بیعت - بیعت بہ معنی عہد کردن و استوار بودن بران است - چون طالب برائے استفادہ نزد شیخے بیاید - شیخ را باید اول امتحان او کند - صدق و اخلاص اور البسجد - عجز خود ظاہر نماید و معذرت کند - اگر بفہم کہ طالب صادق الارادہ مخلص النیہ است قبول فرماید و اگر امر بہ استخارہ کند بہتر است - چون قصد بیعت نماید طالب را پیش خود دوزانو بنشانند دست اورا گرفته توبہ بدہد و بہ استغفار خواندن امر کند و معنی استغفار را بفہاند و کلمہ توحید و کلمہ شہادت و کلمہ ایمان را بخواند و طالب نیز بخواند معنی کلمہ ایمان را بیان فرماید اقرار گیرد کہ ارکان اسلام را بجا آرد - در ادائے فرائض و واجبات ہرگز کوتاہی نہ کند - از حرام و مکروہ تحریمی خود را دور دارد - اکتفا از توبہ بریں قدر نماید و تفصیل را حوالہ بہ مرور ایام نماید - و باز تلقین ذکر شریف نماید و التجاہ بہ بارگاہے نیاز رب العزت کند کہ او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال رحمت خود اورا و توبہ اورا قبول فرماید و ابواب رحمت بروے بکشد و باز توجہ بہ حال طالب مرعی دارد تا لطائف شریفیہ او بہ اسم پاک پروردگار ذکر گویا گردند -

طریقہ توجہ بہ طالب - شیخ را باید ہنگام توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشد و بہ واسطہ ایشان از جناب الہی طلبکار فتح باب شود - حضرات مشائخ ماقدم اللہ اسرار ہم و افاض علینا من برکاتہم بہ وقت توجہ طالبان گاہے خود را بہ صورت مرشد خود تصور نمودہ توجہ می نمایند - و گاہے خود را از میان برداشتہ و بہ جائے خود از ائمہ طریقت کسے تصور کردہ القائے نسبت شریفیہ می فرمایند - مثلاً خود را بہ جائے حضرت مشکلی کشائشہ نقشبندی یا حضرت عبید اللہ احرار یا حضرت مجددی یا حضرت جان جانان مظہر شہید قدس اللہ اسرار ہم دانستہ القائے نسبت شریفیہ می نمایند و خود را بیش از واسطہ تصور نہ می کنند - در عین توجہ متضرع و ملتجی بہ حضرت مبدای فیاض گشتہ عرض نماید کہ در تمتع و اخذ فیوض و برکات ماہر دورا شریک ہم دیگر گردان - اگر مرید حاضر نہ باشد صورت مثالی اورا پیش خود نشانندہ توجہ فرمایند

فرمود: اندک توجہ تا آن وقت فرمایند که ذکر شریف در لطیفہ طالب سرایت کند کہ بہ قدر صد
انفاس یا کم و بیش ازاں می باشد۔

طریقہ دریافت نمودن احوال لطائف۔ طریقہ دریافت نمودن اثر ذکر
شریف در لطیفہ طالب آن است کہ متوجہ بہ ہماں لطیفہ شریفہ خود شود اگر غلبہ ذکر و استیلا
آن در لطیفہ خود محسوس کند بدانکہ توجہ اثر نموده است و ذکر شریف در لطیفہ طالب
سرایت کردہ است و شکر پروردگار بجا آرد۔

احسان ترا شمار نہ توانم کرد یک شکر تو از ہزار نہ توانم کرد
و نیز برائے کشف احوال باطن بر چشم سالک القائے توجہ می نمایند۔ این عاجز
گوید احياناً حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ متوجہ بہ چہمان سالک می شدند چون نظر فیض
اثر ایشان بر چشم سالک می افتاد آن بے چارہ تاب دیدینا و رورہ چون مرغ بسمل می طپید و گمانے
کہ صاحب طرف و استعداد می بودند از شدت اثر می لرزیدند۔

بہ کدام آئینہ مائی کہ ازین و از ان غافل تو نگاہ دیدہ بسلی قرہ و اکن و بہ کفن در آ
طریقہ دریافت نمودن کیفیت باطن۔ باید کہ اول خود را از نسبت متکیفہ
خود خالی سازد۔ باز بہ صفت علمی او تعالیٰ بہ تصریح نام متوجہ شود و عرض نماید اے علیم و اے
خبیر از کیفیت باطن این شخص مطلع گرداں۔ تکرار این ہر دو اسم از زبان در طریقہ حضرات
مانیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ طریق ماطریق دعوت اسما نیست اکابر این
طریقیت استہلاک در مستائے این اسما اختیار فرمودہ اند۔ الخ۔ ہمہ تن متوجہ بہ صفت
علمی پروردگار شود۔ چون فیض صفت مذکورہ فائض شود۔ متوجہ بہ باطن آن شخص شود۔ آن
نہاں ہر چہ از احوال و آثار در باطن خود مشاہدہ کند آن را عکس شخص مقابل داند ظہور صفت و
قبض و ظلمت و انقباض دلیل فسق و فجور آن شخص است۔ نور و سرور و اطمینان و جمعیت و
انبساط آثار صلاح و تقوی است۔ از اہل چہشت حرارت و گرمی و شوق داز اصحاب قادر بہ صفا و
لمعائ و از ارباب نقشبندیہ بے خودی و اطمینان مدرک می شود احوال سہروردیہ مشابہ
بہ احوال نقشبندیہ است۔ و از مجددیوں از اصحاب ولایت صغریٰ بر لطیفہ قلب ذوق و
شوق و حرارت و محبت رومی نماید و از اصحاب ولایت کبریٰ بر لطیفہ نفس اطمینان و استہلاک
اضحلال ظاہری شود بلکہ تمام بدن را در می گیرد و در دیگر مقامات لطافت و بے رنگی و وسعت

بہ جمیع لطائف محیط می شود کہ از ادراک آن نزدیک است که نزدیکان دور باشند تا بہ دوراں چہ رسد فیض نسبت اہل اللہ مثل نور خورشید کہ از روزے می تابد یا مثل ابر محیط یا شبخیم لطیف ظاہری شود۔

طریقہ اشرف بر خواطر۔ برائے اشرف بر خاطر کسی باید کہ اول خود را از جمیع خطرات پاک کند چون در ساحت سینہ اثرے ہم از آثار خطرات نہ ماند متوجہ بہ آن شخص شود۔ آن زمان ہر چہ از خیر و شر در خاطر ظہور نماید عکس آن شخص داند شرط اعظم بر اشرف خواطر۔ نفی خواطر خود است ہر کہ بر او قادر است اورا این ملکہ حاصل است۔

فقیر گوید عنی اللہ عنہ و الحقہ یا بآئہ الکاملین جناب پیرو مرشد برحق قدس سرہ را این ملکہ بہ وجہ اتحم حق تعالی عنایت کرده بود۔ ہر وسوسہ را علی الفور می گرفتند و بران متنبہ می فرمودند اچنانا بہ نوعی کہ غیر از صاحب آن وسوسہ دیگرے نہ می ہمید مثلاً ارشاد می کردند افسوس بعض افراد بہ این قسم می گویند یا خیال می کنند چنانچہ از جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مروی است کہ آنجناب نیز بہ این قسم تنبیہ فرمودہ اند کہ فَاَبَا لْاٰخْوَانِمْ يَفْعَلُوْنَ كَذَا و اچنانا اظہار فرمودہ بیاں می نمودند۔ گاہے بہ صورت لطف و مرحمت و گاہے بہ صورت زجر و توبیخ۔ موافق ارشاد انزلوا للناس منازلہم بکار و اہ مسلم۔ کيف لا وقد قال لنبی صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا فساد المؤمنین فانہ یبظرون نور اللہ۔

طریقہ دریافت احوال صاحب قبر۔ باید کہ پشت بہ قبلہ و رو بہ جانب قبر کردہ در مقابل سینہ بہ نزدیکی قبر بہ حد ادب بنشیند و در صورتی کہ اگر جائے بہ قرب آن قبر نہ یابد پس ہر جا کہ تواند بنشیند اولاً چیزے از کلام الہی خواندہ ایصال ثواب کند۔ باز از نسبت و کیفیات خود را ہتی ساختہ بہ صفت علمی پروردگار متوجہ شود۔ بہ نوعی کہ پیشتر بیاں شدہ۔ چون شیخ اسم مبارک درگیر متوجہ بہ صاحب قبر گردد۔ آن زمان ہر چہ از آثار سعادت و شقاوت بنیدر عکس صاحب قبر داند۔

فقیر گوید حضرت پیرو مرشد برحق سیدی الوالد قدس سرہ اکثر سورہ لیس بہ کمال تبتل و ترتیل تلاوت می فرمودند و گاہے سورہ مملک می خواندند و باز متوجہ می شدند۔ و بعض اوقات دیدہ شدہ کہ ہمراہ روانند۔ استادہ سورہ فاتحہ و ہر چہ اقل می خواندند و ایصال ثواب کردہ و قدرے توقف نمودہ می رفتند۔ روزے در غربہ سوار بودند چون نزد

چتلی قبر رسیدند کہ در سر کویہ واقع است و کویہ بہاں نام مشہور شدہ۔ فرمودند دریں جا
 یسج نسبت معلوم نہ می شود از فیض و برکت خالی است۔ فیما بعد فقیر از بعض افراد شنید
 کہ این قبر از حیوانے است کہ کسی آل را دفن کردہ بود۔ وہ مرویہ ایام جہلا آل را ضریح و
 مزار ساختند و نسب و سلسلہ نیز فراہم آوردند۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الامر۔

طریقہ استفادہ از صاحب قبر۔ برائے استفادہ از صاحب قبر مناسب است
 کہ اول سلام بخواند اگر بہ الفاظ ماثورہ باشد بہتر است۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ
 بہ این الفاظ سلام می خواندند اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ
 وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْحَقِّوْنَ اَنْتُمْ سَلَفْنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ
 الْعَافِیَةَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِثْلًا وَ الْمُسْتَاخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ مَكَّةَ
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدِیْ وَ لِسَلَمَتِیْ وَ لِکُلِّ سَلَمَتِیْ
 صَغِیْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْحَیِّیِّ
 مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ یُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

باید کہ سلام استادہ بہ صورت ادب و خشوع خواند من بعد قبالہ سینہ صاحب قبر نزد قبر بہ حد
 ادب بنشیند و از کلام پاک الہی آنچه میسر باشد بخواند قدرے بہ آواز بلند۔ و ایصال ثواب
 نماید و خود را از نسبت و کیفیت تہی ساختہ سینہ خود را محاذی سینہ صاحب قبر تصور
 کردہ متوجہ شود ہر چہ از آثار و انوار و کیفیات یابد آن را نسبت صاحب قبر داند۔

طریقہ ازالہ مرض۔ فاتحہ خواندہ ثوابش بہ ارواح حضرات پیراں رساند۔ باز اسم
 مبارک یَا شَافِیْ خواندہ متوجہ انوار شریفہ این اسم مبارک گردد چون شبیض اسم مذکور
 قائلن شود توجہ بہ ازالہ مرض نماید۔ بہ نہجے کہ مریض مقابل باشد و ہمت نمودہ مرض را
 از بدن او جدا نمودہ پس پشت او بنیدارد۔ وہ این عمل مشغول ماند تا وقتے کہ آثار توجہ
 ظہور نماید۔ چند روز این عمل جاری دارد۔

طریقہ دیگر برائے ازالہ مرض۔ آن است کہ مریض را پیش رو نشانندہ بہ قدر نخصد
 اشتغال بہ نفی و اثبات کند بہ نوعے کہ اِذَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ انتفائے مرض مراد گیرد و اِذَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شفا
 را مراد گیرد۔ یعنی مرض زایل شد و دور شد و جایش شفا گرفت۔

در ازالہ مرض از نفی و اثبات طریقہ دیگر از حضرت شہید قدس سرہ منقول است

فرمودہ اند کہ در صورت نفی و اثبات بالنفس کہ اندرون می رود عوارض جسمانی مریض تصور نماید کہ از بدن او جدا می شود و بالنفس کہ بیرون می آید تصور نماید کہ عوارض معبودہ از اندرون سلب کنندہ بالنفس او بروئے زمین می افتد تا سلب کنند متاثر و متاثری نہ گردد۔

از مقایسہ امراض جسمانی طریقہ سلب امراض روحانی نیز مبین گشت و طریقیہ سلب نسبت و رفع قبض و برائے بسط نیز ہمچنین است۔ البتہ در سلب کردن نسبت کسے یا در صورت رفع کردن قبض در صورتے کہ از حضرت منظر شہید قدس سرہ منقول شدہ است در نفس کہ بیرون می آید تصور نمودن انداختن نسبت مسلوبہ یا قبض بروئے زمین لازم نیست۔ چہ خود متاثری نہ خواهد شد۔ و در صورت اول کہ بہ صفتے از صفات پروردگار متوجہ شدن است پس برائے سلب نسبت و برائے رفع قبض بہ اسم شریف یا قابض و برائے بسط بہ اسم شریف یا باسط متوجہ شدن است و ہمچنان برائے تہرا عددار بہ یا قاهر و برائے نصرت بہ یا ناصر و برائے امور دیگر بہ اسم شریفہ دیگر کہ ملائم آن امر باشد متوجہ شدن است۔

و اگر خواهد کہ از آثار توبہ و صلاح و تقوی و پرهیزگاری در باطن عزیزے افاضہ نماید پس آن عزیز را پیش خود بنشانند اگر آن عزیز حاضر است و الا صورت مثالیش را پیش روئے خود تصور دارد و آنچه از آثار توبہ و صلاح در باطن پیدای شود آن کیفیت را در باطن آن عزیز القا نماید۔ در چند صحبت انشاء اللہ اثر ظاہر خواهد شد و اگر استعجال تاثیر مطلوب بود پس ہر وقت این کیفیت را در تصور دار و بہتر آن است کہ اول در سلب اوصاف ذمیبہ توجہ بر نگارد و بہ اسم شریف یا قابض متوجہ شدہ رذائل را دور کند و باز در القائے آثار اوصاف حسنہ توجہ خود را مبذول کند کہ این طریق سریع تاثیر است و بر ہمیں ہیج برائے جلب منفعت یا دفع مضرت یا غیر آن کہ حصول یا دفع آن مطلوب بود ہمت بر نگارد و ان شاء اللہ تعالیٰ موفق شدہ بہ مطلوب خواهد رسید۔

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نووم نوشتہ اند۔ بدانکہ از کلام اکابر متقدمین این طریقہ شریفہ قدس اللہ اسرارہم کمال عبارت از سوخ ملکہ حضور و حصول فنا و بقا معلوم می شود می فرمایند آخر کار انتظار است پس اگر طالب بہ دوام حضور و وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جہات سنہ را احاطہ نماید و توجہ بہ باشد بے کیف و بر ہمیں

بس نموده پرداخت آن نماید به درجات حضور که بیان کرده شد البته برسد و از دوستان
 خداست مستغرق در یائے وحدت و قابل اجازت طریقه اما در طریقه علیہ مجددیہ تا بہ فنائے
 نفس و کمالات ولایت کبری نہ رسد اجازت مطاقہ نہ می شود و در فنائے قلبی خطرہ از دل
 برود اما از دماغ ریزاں شود و بعد فنائے نفس از دماغ نیز منتفی گردد و بعد از آن در ادراک
 خطرہ کہ از کجایم آید حیرت است انتفائے خطرہ از دل و دماغ پیش از باب عقل معقول
 نیست لیکن طریقه دوستان خدا و رائے نظر و عقل است۔ الخ۔ و نوشته اند۔ از اجلہ
 واقعات رویت باری تعالی و زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر از شائبہ و ہم و
 خیال مبرا باشد۔ وجہ اشتباہ حقیقت بہ موہوم آن کہ لمعان الوار ذکر یا محبت و اخلاص
 یا مناسبت استعداد بہ جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رضائے مرشد یا نسبت
 باطنی او یا کثرت درود یا خواندن بعضے اسماریا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت
 سادات یا توغل بہ علم حدیث بہ صورت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متصور می شود۔
 پندار د کہ بہ شرف زیارت مشرف شدہ است و آن چنان نیست بلکہ بہ نخے از آن دریائے
 رحمت سیراب شدہ۔ ازین است کہ بہ صورت مختلفہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رامی
 بیند۔ اگر صورت مبارک کہ در مدینہ منورہ موجود است و صاحب شمائل آن را بیاں
 نموده بنید البته سعادتے است بزرگ و موجب ترقی در باطن و از دیاد توفیق می شود۔
 و الاول بہ وہم و خیال خوش می شود۔ الخ۔

بود در جہاں ہر کسے را خیالے
 بہ زوئے زمین گشتہ سلطان عالم
 مرا از ہمہ خوش خیال محمد
 ہر آن کو بود یائے مال محمد
 و در مکتوب نو و پنجم نوشته اند۔ بہ ذکر لا الہ الا اللہ و صدم بار محمد رسول اللہ عروج و جذبہ
 حاصل می شود اگر بعد چند بار محمد رسول اللہ گوید عروج و نزول در می یابد و اگر تمام کلمہ
 بخواند جملہ نزول می شود۔ در کثرت اسم جذبہ می آید و از کثرت تہلیل فنا دست و بہ خواطر
 آرزو کم گردد و از کثرت درود خواہائے نیک می بیند و از کثرت تلاوت الوار بسیار می شود
 و از کثرت نماز تضرع دست و ہد۔ الخ۔

یارب دل پاک و جان آگاہ ہم دہ
 در راہ خود اول ز خودم بے خود کن
 آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم دہ
 بے خود چو شدم ز خود بہ خود را ہم دہ

و در مکتوب ہشتاد و یکم نسبت بہ مراقبات لطائف خمسہ نوشتہ اند۔ و در ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے آن است کہ مناسبتی و التفاتی از آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر شود و مرانا گواری آید کہ توجہ بہ غیر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ شود اگر چہ اہل ایمان و یقین بہ حضرات انبیا علیہم السلام حاصل است بیک در وحدت توجہ کہ اصل این راہ است قصور بی آید و مشائخ را رحمتہ اللہ علیہم مثل عینک تصور نمودہ بہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حق سبحانہ متوجہ باشند۔ در ہر امر نیت متابعت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور است در ہر امر و ہر عمل کہ از آن حضرت بہ امت رسیدہ است از فرض و نفل توجہ بہ آن حضرت باید نمود کہ آن حضرت مبدأ العمل اند۔ و در خوراک خوردن گوشت و سہر کہ و کدو و شیرینی و خربزہ و تہ بوز آل چہ خوردہ می شود نیز توجہ بہ جناب مبارک باید کرد کہ آن حضرت فرمودہ و کردہ اند تا عنایت از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رسیدن منبغ بہ انوار اتباع ضرر باید۔ الخ۔

ہر قوم راست را ہے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کر دم بر سمت کج کلا ہے
یاید دانست ظہور تمام تاثیرات کہ در خاتمہ بیان شدہ و نمود ہر گونه تصرفات بدون حصول دولت فنا و بقا دست نہ می دہد۔ و از متوسطان این راہ این گونه تصرفات بیشتر بہ ظہور می رسد۔
منتہیان در صد و چہین امور نہ می باشند چہ التفات ایشان بہ امور کونیہ نیست ایشان بہ مقام رضا رسیدہ اند و بہ مشاہدات انوار و تجلیات ذاتیہ مشرف شدہ اند۔

آن را کہ در سراسر نگاہ است فارغ است از باغ و بوستان و کاشاے لالہ زار
منتہی مثل مبتدی است اما فرق این قدر است کہ مبتدی از این امور واقفیت نہ دارد و نہ بر این امور قدرت دارد و منتہی با وجود واقفیت و قدرت بہ این امور خسیسہ سرفرو نہ می آرد و اشتغال بہ امور یقینیہ دارد این بزرگواران توجہ بہ نسبت چہین امور تضییع اوقات می شمارند۔ رضائے ایشان در رضائے پروردگار است کارے کہ ایشان را منظور می باشد او سبحانہ و تعالیٰ بہ فضل و کرم خود بے آن کہ ایشان توجہ و التفات فرمایند۔ آن کار را بہ انجام می رساند چنانچہ آن سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم ازین کیفیت خبر دادہ اند۔ روی الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَبْنَ اَدَمَ تَفَرَّخْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَا صَدْرَكَ غِنَى وَاَسَدَ فِقْرَكَ

وَأَنْ لَا تَفْعَلَ مَلَأَتْ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ -

در عین تبحر اندو در بحر گماں
آں را کہ نمودند بہ بستند زباں

آنها کہ ہمے دہنداز دیدہ نشاں
بشرے است نہاں ز دیدہ عالمیاں

شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ منظرہ شریفہ

کلید در رحمت بے کراں
جناب محمد علیہ الصلوات
ابوبکر صدیق رمز و فنا
کہ شد داخل آل پاک نبی
منارِ ہدیٰ نور چشم عتیق
کہے راست صادق مبارک لقب
شہ عارفان حضرت بایزید
کہ سرشار بد از شراب کہن
بہ ملک بقائے شیرے بو علی
کہ ہمدان از وگشت ملک صفا
شہ عبد خالق امام جہاں
گزویہ یوگر شد محظا الیرخال
کہ آنجیر فغنه از ویافت نام
ز کوشش بخیزد ہزاراں ولی
محمد بہ سماں بدر منبر
بہ شوخار سپید امیر گلآل
امام الطریقہ شہ نقشبند
مُعَظَّر از وگشت بزم صفا
گزویہ چرخ شد بر فلک سرفراز

الہی بہ نامت چہ نامے است آں
الہی بہ سردارِ کل کائنات
الہی بہ آں کانِ صدق و صفا
الہی بہ سلمانِ خیر و صفا
الہی بہ قاسمِ امامِ طریق
الہی بہ آں جعفرِ ذی نسب
الہی بہ آں محوِ انوارِ دید
الہی بہ شربِ شہِ بواجسن
الہی بہ دانائے رمزِ خفی
الہی بہ آں یوسفِ پرفضیا
الہی بہ آں خواجہ خواجگان
الہی بہ آں عارفِ بے مثال
الہی بہ محمودِ عالی مقام
الہی بہ خواجہ عزیزاں علی
الہی بہ بابائے روشن ضمیر
الہی بہ آں شہسوارِ کمال
الہی بہ داروئے ہر درد مند
الہی بہ عطارِ دینِ راغلا
الہی بہ یعقوبِ دانائے راز

الہی بہ اسرار عرفاں پناہ
 الہی بہ زاہد محمد ولی
 الہی بہ آل کارل بے نظیر
 الہی بہ آل مرشد خاص و عام
 الہی بہ آل فانی بحسب نور
 الہی بہ آل شیخ احمد ہمام
 الہی بہ معصوم والا تبار
 الہی بہ آل سیف دنیا و دین
 الہی بہ آل سید پاک ذات
 الہی بہ آل طاہر لا مکان
 الہی بہ آل عبد اللہ ولی
 الہی بہ احلاص آل بوسعید
 الہی بہ نیروے عالی ہتم
 الہی بہ اسرار صاحب نظر
 الہی بہ غواص بحسب یقین
 الہی بہ ابن پاک مردان خویش
 ولی بوالحسن زید را رہنما
 مہیں سوئے اعمال ناگفتہ حال
 ولائے کہ دارد بہ حناصان تو
 دل تیرہ اش را تو پر نور کن
 بہ بھمن ظلال وہ نور صفات
 چنان مست گرد و در اوج حصول

زہے ناصر دین عبید الہ
 کہ بد واقف از مہربانے خفی
 محمد بہ درویش گشتہ شہیر
 بہ خواجہ کہ امکانک دارد مقام
 کہ باقی است مشہور نزدیک و دور
 مجدوز الف دوم شد امام
 عجب زیب بخشید آخر بہ کار
 طراوت از ویافت شرع متین
 چہ نور محمد ستودہ صفات
 حبیب الہ منظر جان حباں
 ملقب بہ شاہ غلام علی
 کہ شد غرق انوار در روز عید
 شد احمد سعید آل امام حرم
 کہ وے نام دارد محمد عمر
 ابوالخیر عبد الہ محی دین
 کہ بودند از عشق تو سینہ ریش
 ز لطف در فیض بروے کشا
 بہیں رحمت راتوای ذوالجلال
 بیا مرزیک یک ز عصیان او
 ز جام مے عشق مخمور کن
 رسد تا مجال تجلی ذات
 کہ از بے شعوری نہ ماند شعور

حق تعالی جل مجدہ حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم را اجر بے غایت عنایت فرماید کہ چہ راہ
 احسن و اجل و اسہل برائے ما دون ہمتاں تجویز فرمودہ اند کہ ہزاراں ہزار افراد در اندک زمان
 از راہ بہ کعبہ مقصود رسیدہ و امنہائے خود را از خوشہائے مراد پر ساختہ راحت ابد یافتہ اند

رُوعِ نَحْوِ مَا لَمْ يَعْجِزْ وَافْتِقَارِ
خُوشِ چَیْنِ حَسْرَتِ مَنِ اَهْلِ دَلْمِ
از قبول حضرت صاحب کمال
وَهَذَا الْخَيْرُ مَا قَصَدْتُ اِيْرَادَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ - چوں فقیر از تسوید و تمییز این
رسالہ شریفہ فراغت یافت تاریخ تالیفش را نظم کرده گفت -
چو یافت زید سراغ از رسالہ عرفان
چہ خوش سر و ش بگفت این نوید تاریخی
به عون مبدأ فیاض ذو المنن رحمان
زہے مدارج خیر و مناجح لمعان

۶ ۴ ۳ ۱

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَائِمًا وَاَبَدًا
مُجَدِّدًا عَلٰی سَيِّدِنَا وَسَيِّدِنَاوَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَهْلِ
بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ -
پنجشنبہ ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۶۶ھ ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء

قطعات تاریخ تالیف و طبع این سیالہ شریفہ

از جناب برادر محترم و ابن حضرت العم المکرم صاحب المعرفت والفضل والکمال حضرت
حافظ محمد الو سعید مجددی طلعہ فرزند اصغر حضرت شاہ محمد معصوم و مدرس التدریس العزیز -
رسالہ کہ ازالا بونے معرفت آید
مرتبش خلف حضرت ابو الخیر است
سعید خواست کہ تاریخ طبع او گردد
چو دیدش پئے طلاب رہنما گفتم
ز بہر علم و عمل زید با صفا گفتم
چہ خوش مناجح سیر و قاجبا گفتم

۶ ۴ ۳ ۱

از برادرزادہ عزیز فاضل حافظ قاری عبد الحمید مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ
فرزند حضرت برادر محترم سابق الذکر

تَالِيفُ (سَرِيْدِي) كَضَوْءِ الْفَجْرِ يَا تَلِيْقُ
مَنَاجِحِ السِّيْرِ، مِنْ سَرٍّ مُرِّ يَعْلَمُنَا
فِيهِ الْهُدٰى وَبِهِ الْاَسْرَارُ تَنْبِيْقُ
كَيْفَ الْقُلُوْبُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعْتَلِقُ

